



فتوح الجبل

اُردو ترجمہ

دقائق الخبائ

تصنیف لطیف

محمد الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ

مستحسن

عبد مصطفیٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

مکتبہ سادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

قُتَّةُ الْاِجْتِلَاءِ

اُردو ترجمہ

دقائق الخبائ

تصنیف لطیف

محہ الاسلام ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
مستحسن

عبد مصطفیٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری
فیضانِ نظر

محہ المحدثین سند الفہرین
مکتبہ دارالکتاب
قادیان
محہ المحدثین سند الفہرین
مکتبہ دارالکتاب
قادیان

مکتبہ دارالکتاب
قادیان
محہ المحدثین سند الفہرین
مکتبہ دارالکتاب
قادیان

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

وعلى الك واصحابك يا حبيب الله

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام..... قُرَّةُ الْاَبْصَارِ اردو ترجمہ دقائِقُ الْاخبار

مصنف:..... امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم..... محمد محبت علی قادری ابن محمد علی کھرل

الموطن گہنہ گڑھی ضلع شیخوپورہ تحصیل ننکانہ نزد سید والا

صفحات..... ۲۷۸

اشاعت..... جمادی الاول ۱۴۲۲ھ جولائی ۲۰۰۳ء

ناشر..... مکتبہ قادریہ سکندریہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

تعداد.....

قیمت.....

کمپوزنگ: اختر علی (تگ و تاز) لاہور 0320-4843097

زیر سرپرستی: صاحبزادہ والا شان سید مصطفیٰ اشرف رضوی ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

ملنے کا پتہ

(۱) مکتبہ قادریہ سکندریہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور نیز گنج بخش روڈ اور دربار مارکیٹ

کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

(۲) مکتبہ اشرفیہ برکاتیہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور

(۳) جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراکوٹ بندر روڈ لاہور

﴿انتساب﴾

قدوة السالکین امام العارفین سند المحدثین اور قدوة العارفین سند الواصلین پیشوائے
 امیر اہلسنت شارح بخاری حضرت علامہ سالکین دلیل اکامین فخر السادات سیدنا
 الحاج ابوالخیرات سید محمود احمد رضوی قادری علی مرتضیٰ و سیدہ فاطمہ الزہرا کے سدا
 اشرفی مشہدی فضل الرحمانی رحمۃ اللہ علیہ پھلتے پھولتے باغ کے مہکتے پھول نسل
 امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاک امام حسن و حسین اولاد غوث الوری
 کے نام جس کی دینی و مسلکی خدمات اہل جگر گوشہ سید بہاول حق قلندر پاک نور نظر
 دین و مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے سید محمد مقیم سکون دل و جاں سید مدد یسین
 لئے ناقابل فراموش ہیں بالخصوص آپ قرۃ العین سید عارف علی شاہ راحت
 نے اپنے دور کی اہم تحریکوں میں ہر دستہ قلب سید امداد علی سرکار شہزادہ سید آغا شہار
 اول کا کردار کر کے سنیوں کی صحیح معنوں علی شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پیر
 میں رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس پر انہیں طریقت راز دار حقیقت سید اعجاز علی شاہ
 اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ گیلانی زیب سجادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ
 مقیم کے نام جن کی عنایتوں اور بندہ نوازیوں نے اس ناچیز کی دستگیری فرمائی،

فقیر محمد محبت علی قادری عفی عنہ

اللہ تعالیٰ اس سایہ قدس کو ہمارے سروں
 پر قائم رکھے آمین ثم آمین یا رب العلمین
 بحرمۃ رسولک الکریم۔

تقریظ سعید

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ شرف اہلسنت عبد

الحکیم شرف قادری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دقائق الاخبار، حجتہ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ کی تصنیف لطیف ہے جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی نورانیت احوال ملائکہ اور احوال آخرت کا تذکرہ ہے۔ امام غزالی کا نام علمی دنیا میں سند کی حیثیت رکھتا ہے ان کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اس سے پہلے اس کتاب کا فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے لیکن آج کا قاری اردو میں پڑھنا چاہتا ہے۔ مولانا علامہ محبت علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے نہ صرف اس کا اردو ترجمہ کیا ہے بلکہ کمپوز کروا کر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی مساعی لائق صد تحسین ہیں۔ مولائے کریم قبول فرمائے اور اس ترجمہ کو نافع خلایق بنائے آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

ناظم تعلیم و تربیت جماعت اہل سنت پاکستان

۱۵ صفر ۱۴۲۲ھ

تقریظ سعید

استاذ العلماء شیخ الحدیث الحافظ القاری حضرت علامہ عبد
الرشید سیالوی قادری بانی و ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ
غوثیہ شیراکوٹ نزد بکر منڈی بند روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ مولانا صوفی محبت علی قادری، زید مجددہ کا اردو ترجمہ و تالیف
الاخبار جو کہ تصنیف لطیف ہے۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی چیدہ چیدہ
جگہوں سے نظروں میں گزرا مولانا موصوف نے ترجمہ میں سلاست کو خوب مد نظر رکھا
اور بعض بعض مقام پر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مضمون کے دقیق ہونے کی بنا
پر مشکل تھی مولانا نے خوب پیرایہ میں ترجمہ کی حسن و خوبی سے حل فرمایا کہ عام قاری کو
سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی مترجم میں ایسی ہی صلاحیت ہونی چاہیے مسئلہ
نور محمدی ﷺ نہایت ہی لطیف مسئلہ ہے اس پر ہر مصنف کی بساط علمی پرکھی جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی سعی جمیلہ کو عوام الناس کے لئے نافع بنائے آمین ثم آمین
بجاہ سید المرسلین

ابوالضیاء حافظ عبد الرشید سیالوی قادری عفی عنہ

خادم الحدیث جامعہ شیراکوٹ لاہور۔

تقریظ سعید

جانشین مفتی اعظم قبلہ محدث قسوری رحمۃ اللہ علیہ پیر
طریقت ابوالعلی مفتی سعادت علی قادری شیخ الحدیث و
ناظم مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قسور
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ، اما بعد، نجۃ ال
سلام شیخ الاسلام حضور سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب دقاتق الاخبار نہایت
جامع کتاب ہے موجودہ دور میں قاری کو ایسا مواد پڑھانے کی ضرورت ہے جس
کے پڑھنے سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی محبت نصیب ہو جائے اور خالق و
مالک کی طرف متوجہ ہو کر فکر آخرت میں انہماک حاصل ہو۔ موجودہ دور میں عربی یا
فارسی کی بجائے اردو ترجمہ کی ضرورت شدت اختیار کر گئی ہے ایسے حالات میں فاضل
جلیل استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد محبت علی قادری صاحب مدظلہ مدرس
دارالعلوم جامعہ حنفیہ قسور نے نہایت محبت سے ترجمہ کی ذمہ داری قبول فرما کر احسن
انداز میں فریضہ کو سرانجام دیا ہے۔ مولانا محبت علی قادری صاحب مدظلہ نہایت فاضل
شخصیت ہیں۔ پیر طریقت نائب اعلیٰ حضرت مظہر غوث الاعظم ابوالعلا مفتی محمد عبداللہ
قادری اشرفی محدث قسور رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
مولانا محمد محبت علی قادری صاحب مدظلہ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا
فرمائے آمین آمین آمین۔

فقیر ابوالعلی محمد سعادت علی قادری
خادم الحدیث والافتاء ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ قسور

20-5-2003

تقریظ سعید

استاذ العلماء و قراء الحافظ القاری حضرت علامہ

مولانا مفتی غلام حسن قادری صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف دقائق الاخبار کے چند صفحات پروف ریڈنگ کے لئے کتاب مستطاب کے مترجم محبی فی اللہ حضرت مولانا محبت علی قادری دامت فیوضہ نے عطا فرمائے۔ میں نے اس کتاب کو عوام الناس اور علماء کرام کے لئے یکساں مفید پایا بالخصوص خطباء اور مقررین کے لئے تو اس میں بہت سارا مواد اکٹھا کیا گیا ہے موجودہ دور (جو کہ بے راہ روی کا دور ہے) میں اس کتاب کے ترجمہ کی اشد ضرورت تھی میں سمجھتا ہوں کہ مترجم کا ہم یہ احسان ہے کہ انہوں نے اس ضرورت دینیہ کو پورا فرمایا اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم کہاں تک اسے استفادہ و افادہ کی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ نہایت سلیس اور عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو پڑھنے کے ساتھ ہی جہاں مصنف علیہ الرحمۃ کا مقصد سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی وہاں علم و حکمت کے دروازے بھی کھلتے چلے جاتے ہیں اے اللہ اس کتاب کو خیر برکت کا باعث اور مصنف و مترجم کے لئے ذریعہ نجات اور قارئین کے لئے ہدایت و راہنمائی کا سامان بنائے۔

فاغفر لنا شدھا و اغفر لقارئھا

سالک الخیر یاذا الجود والکرم

دعا گو و طائب دعا

غلام حسن قادری: حزب الاحناف لاہور

اسمائے گرامی علماء کرام مصححین

اہلسنت والجماعت کے عظیم کالراور ترجمان بزرگ عالم دین

- ۱ حضرت علامہ محمد اقبال فاروقی سرپرست مکتبہ نبویہ
- ۲ استاذ العلماء شیخ فقہ حضرت علامہ مولانا غلام یسین علانی قادری صدر مدرس مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور
- ۳ فخر اہلسنت رئیس العلماء وزبدۃ الصلحاء حضرت علامہ مولانا الحاج محمد حسین صاحب رضوی خطیب اعظم موڑکھنڈا
- ۴ استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالغفور خطیب جامعہ مسجد حنفیہ چوہان روڈ لاہور
- ۵ فخر اسلام مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد عبدالستار قادری ایم اے عربی، اسلامیات، فاضل درس نظامی، خطیب اعظم و فتوہ قصور
- ۶ محترم المقام حضرت مولانا الحاج محمد عمر فاروق صاحب بی ایس سی سرپرست مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
- ۷ خطیب العصر ضیاء اہل سنت صاحبزادہ پیر ضیاء المصطفیٰ حقانی ایم اے، ناظم تعلیمات جامعہ حنفیہ غوثیہ شیراکوٹ ابن استاذ الاساتذہ جامع المنقول والمعقول حضرة العلامة قاری عبدالرشید سیالوی
- ۸ استاذ الحفاظ حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد جمال الخیری صاحب مدرس شعبہ حفظ جامعہ حزب الاحناف لاہور
- ۹ محترم جناب حافظ سید منور حسین شاہ قادری فاضل درس نظامی ایم اے اسلامیات ٹھہر قلندر شاہ ضلع شیخوپورہ
- ۱۰ خطیب اہلسنت جناب مولانا نور حسن صاحب خطیب اعظم جامع مسجد چک ۲۰ قصور
- ۱۱ جناب محترم رائے محمد شریف صاحب کھریل بی اے برادر اصغر فقیر مصنف

سخن ہائے فقیر بطور تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس اصول کے تحت کہ کلام الامام امام الکلام اس کتاب کا مرتبہ وحیثیت واضح و عیاں ہے کہ اسے آیات قرانیہ احادیث نبویہ اور آثار صحابہ واقوال تابعین و تبع تابعین و سلف صالحین رضوان اللہ علیہم سے مزین و مرتب کیا گیا ہے اور خود مصنف کتاب ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا نام علمی دنیا میں سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ زیر نظر کتاب دقائِق الاخبار کو مصنف علیہ الرحمہ نے فصیح عربی میں تصنیف فرمایا اس میں تقریباً 45 ابواب ہیں باب اول میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت و اصل کائنات ہونے کا بیان باب دوم میں آدم علیہ السلام کی تخلیق و پیدائش کا تذکرہ پھر دیگر ابواب احوال ملائکہ اور ذکر موت احوال برزخ اور اچھے برے اعمال کے نتائج و انجام اور احوال آخرت اور جنت و دوزخ کے بیان پر مشتمل ہیں۔ قبل ازیں اس کا فارسی ترجمہ شائع ہوا۔ مگر فی زمانہ فارسی سے استفادہ کرنے والے حضرات بھی اقل القلیل ہیں لہذا ضرورت تھی کہ عامۃ الناس کے استفادہ کے لئے اس کا ترجمہ عام فہم اردو میں کیا جائے اس کے پیش نظر فقیر غفر اللہ لہ نے پوری کوشش سے کہ اسے آسان سلیس کیا جائے اردو ترجمہ کیا ہے۔ ساتھ عربی بھی کمپوز کرادی ہے قارئین سے گزارش ہے کہ اس میں جو بھی کمی و کوتاہی دیکھیں بطور اصلاح و خیر خواہی آگاہ کریں تنقید و عیب جوئی سے برائے کرم اجتناب فرمائیں اللہ تعالیٰ بطفیل محبوب کریم ﷺ بندہ مسکین کی اس مساعی قلیل کو قبول فرما کر اس پر اجر عظیم عطا فرمائے اور اسے مفید عام و خاص کرے۔ آمین یا رب العلمین بحرمۃ رسولک الکریم الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و صحبہ و بارک و سلم اجمعین

(فقیر محمد محبت علی قادری) صفر 1424 ہجری

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
15	حضرت محمد ﷺ کے نور کی پیدائش کے بیان میں	1
23	حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بیان میں	2
30	ملائکہ کی پیدائش کے بیان میں	3
32	اسرافیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے پگھلنا	4
34	موت کی تخلیق میں	5
36	موت کا آسمان اور زمین میں ندا کرنا	6
37	مرنے والے کو ہر طرف سے موت کا نظر آنا	7
38	دنیا بوڑھی عورت کی صورت میں	8
39	بدکاروں کا دوبارہ دنیا میں آنے کی آرزو کرنا	9
40	ملک الموت کے روح نکالنے میں	10
40	ملک الموت کی جسامت کی وسعت	11
46	ملک الموت کو کسی کی موت کے وقت کا علم ہونا	12
51	اللہ کا ذکر چوپایوں کے زندہ رہنے کا باعث ہے	13
52	روح کے جواب کے بیان میں	14
53	اعضاء کے جواب میں	15
58	اس بیان میں کہ شیطان ایمان کیسے چھینتا ہے	16

58	ایمان سلب ہونے کے اسباب	17
60	موت کے وقت ایمان چھیننے کے لئے شیطان کے حیلے	18
62	مرنے کے بعد آدمی کا حال پانچ طرح کا ہے	19
63	روح کے بیان میں	20
66	زمین اور قبر کے ندا کرنے میں	21
68	روح کے نکلنے کے بعد کی ندا کے بیان میں	22
74	حضرت ابو قلابہ کا خواب میں مقبرہ دیکھنا	23
77	ملک الموت کو دیکھ کر کپکتی طاری ہونا	24
78	مصیبت کے وقت اور میت پر رونے کے بیان میں	25
78	مصیبت کے وقت سینہ کو بی اور نوحہ کرنا عذاب کا باعث ہے	26
79	ملک الموت کا میت پر رونے والوں سے سوال	27
82	مصیبت کے وقت صبر کرنے میں	28
83	صبر کا فائدہ	29
85	روح کا بدن سے نکلنے کے بیان میں	30
99	قیامت کو چار شخص نوری منبروں پر ہونگے	31
103	منکر و نکیر کے سوال و جواب	32
110	جو مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت پر مراوہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔	33

113	34	باجماعت نماز پڑھنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے
113	35	ہجگانہ نماز کا اہتمام سے ادا کرنے پر پندراں انعام
115	36	نمازوں میں سستی کا وبال
116	37	نماز کے اجر عظیم کا بیان
117	38	کتے کی پسندیدہ عادتیں
119	39	اس بیان میں کہ روح نکلنے کے بعد میت کی قبر اور گھر کی طرف کیسے آتی ہے
122	40	روح میت کے گھر والوں کی خبر گیری کرتی ہے
123	41	روح اترنے کی مراد کا بیان
125	42	جسم میں روح کے محل میں اختلاف
129	43	بدن سے نکلنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے
130	44	میت جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے
134	45	اللہ کی طرف سے روح کی اضافت خلقی یا تکریمی ہے
134	46	صور پھونکنے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر کے بیان میں
138	47	جب صور پھونکا جائے گا تو مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی
138	48	صور پھونکنے اور گھبراہٹ کے بیان میں
141	49	اللہ سو میں ایک رحمت دنیا میں کرتا ہے باقی آخرت میں کریگا
145	50	مخلوق کے فناء کے ذکر میں

146	مخلوق کی موت کے بعد حشر کے بیان میں	51
150	روز قیامت حضور علیہ السلام کو اپنی امت کی فکر	52
151	براق کے بیان میں	53
153	اللہ محبوب کی رضا چاہتا ہے	54
154	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدبرانہ سوال	55
155	صور پھونکنے اور اٹھنے کے بیان میں	56
165	مخلوق کے اپنی قبروں سے نکلنے کے بیان میں	57
165	قیامت کو حضور کے نمازی امتیوں کی پہچان	58
168	وہ لوگ جن سے ملائکہ قیامت کو مصافحہ کریں گے	59
173	مخلوق کے حشر کی طرف چلنے کے بیان میں	60
175	خلاق کے حشر کے بیان میں	61
176	سات شخص قیامت کو عرش کے سایہ میں ہونگے	62
179	لوائے حمد کی صفت	63
183	دس جنتی حیوان	64
184	عالم دین کا مقام	65
186	اللہ کے ولی سے محبت اور دشمن سے عداوت اصل ایمان ہے	66
188	جنت قریب ہونے کے بیان میں	67
190	روح نکلتے وقت دنیا میں بندہ پر مشکل گھڑی کے بیان میں	68

192	عملنامہ کھلنے میں قیامت کے دن	69
201	میزان قائم ہونے اور اس کے وصف کے بیان میں	70
211	دوزخ کے بیان میں	71
216	جہنم کے دروازوں کے بیان میں	72
220	لوگوں کے جہنم کی طرف جانے کے بیان میں	73
225	عذاب کے فرشتے کے بیان میں	74
225	بسم اللہ شریف کی برکت	75
228	اہل دوزخ اور ان کے کھانے پینے کے بیان میں	76
233	بقدر اعمال عذاب کی اقسام کے بیان میں	77
234	شرابی کے عذاب کے بیان میں	78
240	دوزخ سے نکلنے کے بیان میں	79
250	جنت کے بیان میں	80
252	جنت کے دروازوں کے بیان میں	81
263	ماہ رمضان کے روزہ کی فضیلت	82
264	اہل جنت کے بیان میں	83

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ بَابٌ "فِی تَخْلِیْقِ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فِی الْخَبْرِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَةً
وَلَهَا اَرْبَعَةُ اَغْصَانٍ فَسَمَّاَهَا شَجَرَةً الْیَقِیْنِ ثُمَّ خَلَقَ نُورَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِی حِجَابٍ مِّنْ دُرَّةٍ بَیْضَاءَ مِثْلَهُ
كَمِثْلِ الطَّائُوسِ وَوَضَعَهُ عَلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ فَسَبَّحَ عَلَیْهَا
مِقْدَارَ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ خَلَقَ مِرَاةَ الْحِیَاءِ وَوَضَعَهَا بِاسْتِقْبَالِهِ فَلَمَّا
نَظَرَ الطَّائُوسُ فِیْهَا رَاٰی صُوْرَتَهُ اَحْسَنَ صُوْرَةٍ وَاَزِیْنَ هِیْئَةٍ فَاسْتَحْيَا
مِنَ اللّٰهِ فَسَجَدَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَارَتْ عَلَیْنَا تِلْكَ السَّجْدَاتُ
فَرَضًا مُّوَقَّتًا فَاَمَرَ اللّٰهُ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے سب خوبیاں اللہ کو جو مالک
ہے سارے جہان والوں کا۔

اور درود ہو اس کے رسول حضرت محمد ﷺ اور آپ کی سب آل اور اصحاب پر۔

باب نمبر ۱ حضرت محمد ﷺ کے نور کی پیدائش کے بیان میں

حدیث میں آیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو پیدا کیا اور اس کی چار
شاخیں تھیں۔

تو اس کا نام شجرۃ الیقین رکھا پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے نور کو سفید مروارید کے پردے میں پیدا کیا جو کہ مور کی مانند تھا۔ پھر اسے اس درخت پر رکھا پس وہ نور بشکل مور اس درخت پر ستر ہزار سال اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آئینہ حیا کو پیدا کیا تو اسے اس مور کے سامنے رکھا جب مور نے اس آئینہ میں دیکھا تو اپنی صورت و شکل کو بہت خوب اور مزین پایا۔ تو اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے لگا پھر اس نے اللہ کے حضور پانچ سجدے کیلئے تو وہ سجدے اوقات معینہ میں ہم پر فرض ہو گئے پس اللہ تعالیٰ نے حکم کیا۔

تَعَالَى بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتِهِ
وَاللَّهُ تَعَالَى نَظَرَ إِلَى ذَلِكَ النُّورِ فَعَرَّقَ حَيَاءً مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى فَمِنْ
عَرَقِ رَأْسِهِ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ وَمِنْ عَرَقِ وَجْهِهِ خَلَقَ الْعَرْشَ وَالْكَرْسِيَّ
وَاللَّوْحَ وَالْقَلَمَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْحِجَابَ وَالْكَوَاكِبَ وَمَا كَانَ
فِي السَّمَاءِ وَمِنْ عَرَقِ صَدْرِهِ خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ وَالْعُلَمَاءَ وَ
الشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِينَ وَمِنْ عَرَقِ حَاجِبِيهِ خَلَقَ أُمَّةً مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَمِنْ عَرَقِ أُذُنِيهِ خَلَقَ أَرْوَاحَ
الْيَهُودِ وَالنَّصْرَى وَالْمَجُوسَ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَمِنْ عَرَقِ رِجْلِيهِ
خَلَقَ الْأَرْضَ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا فِيهَا ثُمَّ أَمَرَ اللَّهُ نُورَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْظُرْ إِلَى أَمَامِكَ فَنَظَرَ
نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ أَمَامِهِ نُورًا وَعَنْ

وَرَأَيْتُهُ نُورًا وَعَنْ يَمِينِهِ نُورًا وَعَنْ يَسَارِهِ نُورًا وَهُوَ
أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی امت کو پانچ نمازوں کا۔ حضور ﷺ اصل کائنات ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نور کی طرف نظر فرمائی تو حضور ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ سے حیا سے پسینہ آ گیا۔ تو آپ کے سر کے پسینہ سے اللہ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا اور آپ کے چہرہ کے پسینہ سے عرش اور کرسی اور لوح و قلم اور سورج چاند اور حجاب اور ستاروں کو اور جو کچھ آسمانوں میں ہے سب کو پیدا فرمایا اور آپ کے سینہ کے پسینہ سے انبیاء و رسل علیہم السلام اور علماء و شہداء اور صلحاء کو پیدا کیا اور آپ کے دونوں ابرو کے پسینے سے اہل ایمان مسلمان مردوں اور عورتوں کو پیدا فرمایا اور آپ کے کانوں کے پسینہ سے یہود و نصاریٰ اور مجوس اور ان کے مشابہ اوروں کی ارواح کو پیدا کیا۔ اور آپ کے پیروں کے پسینہ سے زمین مشرق تا مغرب اور جو کچھ اس میں ہے کو پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو حکم دیا کہ اپنے سامنے نظر کرے پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور نے اپنے سامنے دیکھا تو سامنے نور پایا اور پیچھے دیکھا تو نور پایا اور دائیں اور بائیں بھی نور دیکھا اور وہ نور ابو بکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا تھا،

وَعَلَىٰ "رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ ثُمَّ سَبَّحَ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
ثُمَّ خَلَقَ نُورًا لَا نُبْيَاءَ مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ نَظَرَ إِلَىٰ ذَلِكَ النُّورِ خَلَقَ أَرْوَاحَهُمْ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ"

رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ خَلَقَ قُنْدِيلًا مِّنَ الْعَقِيقِ الْأَحْمَرِ يُرَى ظَاهِرُهُ مِّنْ بَاطِنِهِ
ثُمَّ خَلَقَ صُورَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَصُورَتِهِ
فِي الدُّنْيَا ثُمَّ وَضَعَ فِي هَذِهِ الْقُنْدِيلِ قِيَامَهُ كَقِيَامِهِ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ
طَافَتْ الْأَرْوَاحُ حَوْلَ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَسَبَّحُوا وَهَلَّلُوا مِقْدَارَ مِائَةِ أَلْفِ سَنَةٍ ثُمَّ أَمَرَ لِيَنْظُرُوا إِلَيْهَا كُلُّهُمْ
فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهَا كُلُّهُمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى رَأْسَهُ فَصَارَ خَلِيفَةً وَسُلْطَانًا
بَيْنَ الْخَلَائِقِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى وَجْهَهُ فَصَارَ أَمِيرًا عَادِلًا وَمِنْهُمْ مَّنْ
رَّأَى عَيْنَيْهِ فَصَارَ حَافِظًا لِكَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى حَاجِبِيهِ
فَصَارَ مُقْبِلًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى أُذُنَيْهِ فَصَارَ مُسْتَمِعًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى
خَدَّيْهِ فَصَارَ مُحْسِنًا وَعَاقِلًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى أَنْفَهُ

اس کے بعد وہ نور ستر ہزار برس اللہ کی تسبیح کرتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے اس نور محمد ﷺ سے
انبیاء علیہم السلام کے نور کو پیدا کیا پھر اس نور کی طرف نظر فرمائی تو اس سے انبیاء علیہم
السلام کی روحوں کو پیدا کیا پس انہوں نے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پھر اللہ تعالیٰ نے سرخ عقیق سے قندیل کو پیدا کیا۔

کہ اس کے ظاہر سے اس کا باطن دکھائی دیتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ کو پیدا کیا جس طرح کہ آپ کی دنیا میں صورت بعد
ازیں صورت مبارکہ کو اس قندیل میں قیام کی ہیئت میں رکھا جس طرح کہ آپ کا نماز
میں قیام پھر ستر ہزار سال تک تمام روحيں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کے ارد

گردطواف کرتی رہیں پس ایک لاکھ سال تک تسبیح و تہلیل کرتی رہیں پھر اللہ تعالیٰ نے سب ارواح کو حکم دیا کہ وہ حضور ﷺ کی صورت مبارکہ کو دیکھیں تو سب نے اس کی طرف دیکھا ان میں سے جس نے آپ کے سر مبارک کو دیکھا وہ خلیفہ اور سلطان بنا اور جس نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا وہ عادل اور مخلوق میں امیر ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کی آنکھوں کو دیکھا وہ کلام اللہ کا حافظ ہوا اور جس نے آپ کی ابرؤوں کو دیکھا وہ سعادت مند بنا اور ان میں سے جس نے آپ کے کانوں کو دیکھا وہ حق سننے والا ہوا اور جس نے آپ کے رخساروں کو دیکھا وہ نیک کار عقلمند ہوا اور جس نے آپ کی ناک مبارک کو

فَصَارَ حَكِيمًا وَطَبِيبًا وَعَطَّارًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى شَفْتَيْهِ فَصَارَ أَحْسَنَ
الْوَجْهِ وَوَزِيرًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى فَمَّهُ فَصَارَ صَائِمًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى
سِنِّهِ فَصَارَ أَحْسَنَ الْوَجْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى
لِسَانَهُ فَصَارَ رَسُولًا بَيْنَ السَّلَاطِينِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى حَلْقَهُ فَصَارَ
وَاعِظًا وَمُؤَذِّنًا وَنَا صِحَا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى لِحْيَتَهُ فَصَارَ مُجَاهِدًا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى غُنْقَهُ فَصَارَ تَاجِرًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى
عُضْدِيهِ فَصَارَ رَمًا حَاوِسِيًّا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى عُضْدَهُ الْيُمْنَى فَصَارَ
حَجَّامًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى عُضْدَهُ الْيُسْرَى فَصَارَ جَلَّادًا وَجَاهِدًا وَمِنْهُمْ
مَّنْ رَّأَى كَفَّهُ الْيُمْنَى فَصَارَ صَرَّافًا وَطَرَّازًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى كَفَّهُ
الْيُسْرَى فَصَارَ كَيًّا لَا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَى يَدَيْهِ فَصَارَ سَخِيًّا وَكَيًّا سَا

وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَىٰ ظَهْرَ كَفِّهِ

دیکھا وہ حکیم طبیب اور عطار ہوا اور جس نے آپ کے ہونٹوں کو دیکھا وہ حسین و جمیل اور وزیر بنا اور جس نے آپ کے دہن شریف کو دیکھا وہ پابند صوم ہوا اور جس کسی نے آپ کے داندان مبارک کو دیکھا وہ انسانوں میں سے خوبصورت ہوا اور جس نے آپ کی زبان کو دیکھا وہ سلاطین کے درمیان سفیر ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کے حلق مبارک کو دیکھا وہ واعظ موزن ناصح ہوا اور جس نے آپ کی ریش مبارک کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوا اور جس نے آپ ﷺ کی گردن مبارک کو دیکھا وہ تاجر بنا اور جس نے آپ کے بازوؤں کو دیکھا وہ نیزہ زن اور شمشیر زن ہوا اور ان میں سے جس نے آپ کے دائیں بازو کو دیکھا وہ حجام بنا اور جس نے آپ کے بائیں بازو کو دیکھا وہ جلا داور تو انا ہوا اور جس نے آپ کی دائیں ہتھیلی کو دیکھا وہ صراف اور نقش ساز ہوا اور جس نے آپ کی بائیں ہتھیلی کو دیکھا وہ کیا ل (تولنے) والا ہوا اور جس نے آپ کے ہاتھ مبارک کو دیکھا وہ نخی اور ہوشیار ہوا اور جس کسی نے آپ کی ہتھیلی کی پشت کو دیکھا وہ بخیل اور گھٹیا بنا اور جس نے آپ کی دائیں ہتھیلی کی پشت دیکھی وہ رنگ ساز ہوا اور جس نے آپ کی بائیں ہتھیلی کی پشت دیکھی۔

فَصَارَ بَخِيلًا وَلَيْثِمًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَىٰ ظَهْرَ كَفِّهِ الْيُمْنَىٰ فَصَارَ صَبًا غَا
وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَىٰ ظَهْرَ كَفِّهِ الْيُسْرَىٰ فَصَارَ حَاطِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَىٰ
أَنَامِلَهُ فَصَارَ كَاتِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ رَّأَىٰ ظُهُورَ أَصَابِعِهِ الْيُمْنَىٰ فَصَارَ خِيَا طًا

وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظُهُورَ أَصَابِعِهِ الْيُسْرَى فَصَارَ حَدَّادٌ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى
 صَدْرَهُ فَصَارَ عَالِمًا وَشُكُورًا وَمُجْتَهِدًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَهْرَهُ
 فَصَارَ مُتَوَاضِعًا وَمُطِيعًا بِأَمْرِ الشَّرْعِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى جَبِينَهُ فَصَارَ
 غَازِيًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى بَطْنَهُ فَصَارَ قَانِعًا وَزَاهِدًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى
 رِجْلَيْهِ فَصَارَ سَاجِدًا وَرَاكِعًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى رِجْلَيْهِ فَصَارَ صَيًّا دَا
 وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَصَارَ مَا شَاءَ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظِلَّهُ
 فَصَارَ مُغْنِيًا وَصَاحِبَ الطُّنُبُورِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ فَصَارَ
 مُدَّعِيًا رُبُوبِيَّتِهِ كَالْفَرَاعِنَةِ وَغَيْرَهَا مِنَ الْكُفَّارِ وَمِنْهُمْ مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ
 وَلَمْ يَرَهُ فَصَارَ يَهُودِيًّا وَنَصْرَانِيًّا وَمَجُوسِيًّا وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْكُفَّارِ
 اَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الصَّلَوَاتِ عَلَى صُورَةِ اسْمِ أَحْمَدَ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى

وہ لکڑ ہارا ہوا اور جس نے آپ کی انگلیوں کے پوروں کو دیکھا وہ کاتب بنا اور جس نے
 آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشتوں کو دیکھا درزی بنا اور جس کسی نے آپ کے
 بائیں ہاتھ کی پشت کو ملاحظہ کیا وہ آہن گر بنا اور جس نے آپ کے سینہ مبارک کی
 زیارت کی وہ عالم اور شکر گزار اور مجتہد ہوا اور جس نے حضور ﷺ کی پشت مبارک کی
 زیارت کی وہ متواضع اور احکام شرعیہ کا مطیع ہو اور جس کسی نے آپ کی پیشانی کی
 زیارت کی وہ غازی کا بنا اور جس نے حضور ﷺ کے نورانی شکم اقدس کو دیکھا وہ قانع
 اور زاہد ہوا اور جس نے آپ کے زانوں کو دیکھا وہ رکوع و سجود کرنے والا بنا اور جس

نے آپ کے قدموں کو دیکھا وہ شکاری بنا اور جس نے آپ کے قدموں کے ہاتھ کو دیکھا وہ پیادہ چلتے والا ہوا اور جس نے آپ کے سایہ کو دیکھا وہ گونچہ اور صاحب ظہور ہوا اور جس نے آپ کی طرف نہ دیکھا وہ مدی الو بیت ہوا جیسا کہ فرعون وغیرہ کفار اور جس نے انسانوں میں سے آپ کی طرف نظر کی مگر دیکھ نہ پایا وہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی وغیرہ کفار سے ہوا۔ جانتا چاہیے کہ نماز میں نمازی کی صورت اسم احمد کے مشابہ ہو جاتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اس بیت پر پڑھنے کا حکم دیا جو کہ اسم احمد۔

(واضح رہے کہ اس جگہ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب مہار کو دیکھنے سے بعض کا حقیر پیشہ یا بری کیفیت اختیار کرنے کا ذکر ہوا اس سے آپ کے وجود باسود پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر صیغہ و لفظ سے مبرور و پاک پیدا کیا یا یہ کہ پھر ان حقیر پیشہ یا بری کیفیت کے اظہار کا کیا سبب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے اللہ کی رحمت ہے مگر زمین اپنی خاصیت کے مطابق ہی چیزیں اگاتی ہے اچھی زمین اچھی چیزیں اور بری زمین بری کھیتی دیکھ رہی ہے۔ ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو مہار کہہ کا کائنات کے لئے رحمت ہے مگر سب نے اپنی خاصیت و قسمت کے مطابق اثر قبول کیا۔

عَلَيْهِ وَالْإِلَهِ وَسَلَّمَ لِقَابِهِمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَلْفِ وَالْأَلْفِ كَالْحَمْدِ
وَالشُّعْرَةِ كَالْجَنِّ وَالْفُخْرَةِ كَالْإِلَهِ وَخَلْقِ الْخَلْقِ عَلَى صُورَةٍ
مُحَسَّنَةٍ لِقَابِهِمْ مَذُورٌ كَالْجَنِّ وَالْإِلَهِ كَالْحَمْدِ وَالْبَطْنِ كَالْجَنِّ

وَالرَّجُلَانِ كَالَّذَالِ وَلَا يُحْرِقُ أَحَدٌ" مِّنَ الْكُفَّارِ عَلَى صُورَتِهِ بَلْ
تُبَدَّلُ صُورَتُهُ عَلَى صُورَةِ الْخَنزِيرِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِهِ بَابٌ "فِي
تَخْلِيْقِ آدَمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى آدَمَ مِنْ
أَقَالِيمِ الدُّنْيَا فَرَأْسُهُ مِنْ تُرَابِ الْكَعْبَةِ وَصَدْرُهُ مِنْ تُرَابِ الدَّهْنِ
وَبَطْنُهُ وَظَهْرُهُ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ وَيَدَاهُ مِنْ تُرَابِ الْمَشْرِقِ وَرِجْلَاهُ
مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ وَقَالَ وَهْبُ ابْنُ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى آدَمَ مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعِ فَرَأْسُهُ مِنَ الْأَوَّلِ وَغُنْقُهُ
مِنَ الثَّانِيَةِ وَصَدْرُهُ مِنَ الثَّلَاثَةِ وَيَدَاهُ مِنَ الرَّابِعَةِ وَظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ مِنَ
الْخَامِسَةِ وَفَخَذَاهُ وَعَجُزُهُ مِنَ السَّادِسَةِ وَسَاقِيهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صورت بنتی ہے پس نماز میں قیام الف کی شکل سے
مشابہ ہے اور رکوع حا کے اور سجدہ میم کے اور قعدہ دال کے اللہ تعالیٰ نے انسان کا وجود
اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ بنایا اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے وجود کو اسم محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل پر پیدا کیا پس انسان کا سر میم کی مانند اور دو ہاتھ حا کی طرح اور
پیٹ میم کی طرح اور دو پاؤں دال کی مانند اور کفار میں سے کسی کو بھی انسانی صورت پر
دوزخ میں نہیں جلایا جائے گا بلکہ اس کی صورت خنزیر کی صورت کی طرح کی جائے گی،

اور اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ باب نمبر 2 (حضرت آدم علیہ السلام

کی تخلیق کے بیان میں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دنیا کی کئی جگہوں کی مٹی سے پیدا کیا آپ کے سر کو کعبہ کی مٹی سے آپ کے سینہ کو دھنا مقام کی مٹی سے اور آپ کے بطن مبارک اور پشت مبارک کو ملک ہند کی مٹی سے اور آپ کے ہاتھوں کو مشرق کی مٹی سے اور آپ کے پاؤں کو مغرب کی مٹی سے اور وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ساتوں زمینوں کی مٹی سے پیدا فرمایا پس آپ کے سر کو زمین اول اور آپ کی گردن کو ثانیہ سے اور آپ کے سینہ کو تیسری زمین سے اور آپ کے ہاتھوں کو چوتھی اور آپ کی پشت اور بطن کو پانچویں سے آپ کی رانوں کو چھٹی اور سرین کو ساتویں اور آپ کی دونوں پنڈلیوں اور قدموں کو آٹھویں زمین سے پیدا کیا۔

وَقَدْ مِیْہِ مِنَ السَّابِعَةِ وَفِی رِوَایَہِ أُخْرٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَدَمَ رَاسَہُ مِنْ تُرَابِ الْبَیْتِ الْمُقَدَّسِ وَوَجْہَہُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ وَاسْنَانَہُ مِنْ تُرَابِ الْکَوْثَرِ وَیَدَہُ الْیُمْنٰی مِنْ تُرَابِ الْکَعْبَةِ وَیَدَہُ الْیُسْرٰی مِنْ تُرَابِ الْفَارِسِ وَرِجْلَیْہِ مِنْ تُرَابِ الْہِندِ وَعَظْمَہُ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ وَعَوْرَتَہُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ وَظَہْرَہُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ وَقَلْبَہُ مِنْ تُرَابِ الْفِرْدَوْسِ وَلِسَانَہُ مِنْ تُرَابِ الطَّائِفِ وَعَیْنِیْہِ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْکَوْثَرِ فَلَمَّا کَانَ رَاسَہُ مِنْ تُرَابِ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَا جَرَمَ صَارَ مَوْضِعَ الْعَقْلِ وَالْفِطْنَةِ وَالنُّطْقِ وَلَمَّا کَانَ وَجْہَہُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ صَارَ مَوْضِعَ الْمَلَا حَہِ وَلَمَّا کَانَتْ اَسْنَانُہُ مِنْ تُرَابِ الْکَوْثَرِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے سر کو بیت مقدس کی مٹی سے بنایا اور آپ کے چہرہ کو جنت کی مٹی سے آپ کے دانتوں کو حوض کوثر کی مٹی سے اور آپ کا دایاں ہاتھ کعبہ کی مٹی سے اور بائیں ہاتھ فارس کی مٹی سے اور آپ کے دونوں پاؤں ہند کی مٹی سے اور آپ کی ہڈیاں پہاڑ کی مٹی سے اور آپ کی شرمگاہ بابل شہر کی مٹی سے اور آپ کی پشت عراق کی مٹی سے اور آپ کا دل جنت الفردوس کی مٹی سے اور آپ کی زبان طائف کی مٹی سے اور آنکھیں حوض کوثر کی مٹی سے۔ پس جب آپ کا سر بیت المقدس کی مٹی سے بنا تھا۔ البتہ وہ محل عقل و فراست اور نطق ہوا اور آپ کا چہرہ جنت کی مٹی سے بنا تھا لہذا وہ مقام ملاحت حسن و جمال ہوا اور آپ کے دندان حوض کوثر کی مٹی سے تھے لہذا وہ محل مشاس ہوا اور آپ کا دایاں ہاتھ کعبہ کی مٹی سے تھا البتہ وہ آلہ مدد ہوا اور آپ کی پشت عراقی مٹی سے تھی اس لئے وہ قوتہ بنی اور آپ کی شرمگاہ بابل کی مٹی سے تھی اس لئے وہ جائے شہوت ہوئی۔ (تطبیق) ابن عباس و ابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ان روایتوں میں مطابقت یوں ہے کہ دونوں روایتوں میں ایک طرف اختصار ہے اور دوسری طرف سے تفصیل ابن عباس کی روایت میں اختصار یہ ہے کہ اس میں صرف زمین اول سے مٹی لینے کا ذکر ہے باقی زمینوں کا نہیں جب کہ زمین اول سے مختلف مقام سے مٹی لینے کی تفصیل ہے ابن منبہ کی روایت کا اختصار و تفصیل اس کے برعکس ہے۔

الْحَلَاوَةُ وَلَمَّا كَانَتْ يَدُهُ الْيُمْنَى مِنْ تُرَابِ الْكُفَّةِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ

الْمَعُونَةِ وَلَمَّا كَانَتْ ظَهْرُهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ الْقُوَّةِ
 وَلَمَّا كَانَتْ عَوْرَتُهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ الشَّهْوَةِ وَلَمَّا
 كَانَتْ عَظْمُهُ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ فَصَارَتْ مَوْضِعَ الصَّلَابَةِ وَلَمَّا
 كَانَتْ قَلْبُهُ مِنْ تُرَابِ الْفَرْدُوسِ فَصَارَ مَوْضِعَ الْإِيْمَانِ وَلَمَّا كَانَ
 لِسَانُهُ مِنْ تُرَابِ الطَّائِفِ فَصَارَ مَوْضِعَ الشَّهَادَةِ وَجَعَلَ فِيهِ تِسْعَةَ
 أَبْوَابٍ سَبْعَةٌ فِي رَأْسِهِ وَهِيَ عَيْنَاهُ وَأُذُنَاهُ وَمِنْخَرَاهُ وَفَمُهُ وَاثْنَيْنِ فِي
 بَدْنِهِ وَهِيَ قُبْلُهُ وَدُبُرُهُ" وَجَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَوَاسِ فِي آدَمَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ الْبَصَرَ فِي الْعَيْنَيْنِ وَالسَّمْعَ فِي الْأُذُنَيْنِ وَالشَّمَّ فِي
 الْمِنْخَرَيْنِ وَالذَّوْقَ فِي اللِّسَانِ وَاللُّمَسَ فِي الْيَدَيْنِ وَالْمَشْيَ فِي
 الرَّجْلَيْنِ وَيُقَالُ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْفَخَ الرُّوحَ فِي آدَمَ أَمَرَ الرُّوحَ أَنْ
 يَدْخُلَ مِنْ فَمِهِ وَيُقَالُ مِنْ دِمَاعِهِ وَهُوَ الْأَصْحُ فَاسْتَدَارَتْ فِيهِ
 مِقْدَارَ مَا تَمَّى عَامٌ ثُمَّ نَزَلَتْ مِنَ الرَّأْسِ إِلَى عَيْنَيْهِ فَنَظَرَ آدَمُ إِلَى نَفْسِهِ
 فَرَأَى كُتْلَةً طِينًا فَلَمَّا بَلَغَتْ إِلَى أُذُنَيْهِ سَمِعَ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ
 نَزَلَتْ إِلَى خَيْشُومِهِ فَعَطَسَ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ عَطْسِهِ نَزَلَتْ الرُّوحُ
 إِلَى فَمِهِ وَلِسَانِهِ فَلَقَّنَهُ الْحَمْدَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاجَابَهُ رَبُّهُ
 بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ يَا آدَمُ ثُمَّ نَزَلَتْ إِلَى صَدْرِهِ فَعَجَّلَ

اور آپ کی ہڈیاں پہاڑ کی مٹی سے بنیں لہذا وہ سخت ہوئیں اور آپ کا دل
 جنت الفردوس کی مٹی سے تھا لہذا وہ مقام ایمان ہوا اور آپ کی زبان طائف کی مٹی سے

تھی البتہ وہ محل شہادت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں نور وازرے بنائے اور ان میں سے سات آپ کے سر میں اور دو آنکھیں اور دو کان ہیں اور دو ان میں سوراخ اور ایک آپ کا منہ اور دو باقی بدن میں ذکر اور دبر (شرمگاہ) اور اللہ تعالیٰ نے مختلف حواس کو آدم علیہ السلام میں جمع کر دیا دیکھنے کی قوت کو آنکھوں میں رکھ دیا اور سننے کی قوت کو کانوں میں اور سونگنے کی حس کو ناک کے دو سوراخوں میں اور ذائقہ کو زبان میں اور کسی چیز کو چھو کر محسوس کرنے والی حس کو پورے بدن میں اور پکڑنے کی قوت کو ہاتھوں میں اور چلنے کی قوت کو پاؤں میں اور بیان کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آدم علیہ السلام میں روح ڈالے تو روح کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کے منہ میں داخل ہو اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آدم کے دماغ میں داخل ہونے کا حکم کیا اور یہی صحیح ہے تو روح دو سو سال کی مدت میں دماغ میں داخل ہوئی پھر سر سے آنکھوں کی طرف آئی پس آدم علیہ السلام نے اپنے وجود کو دیکھا تو سب جسم کو مٹی پایا پھر جب روح دونوں کانوں کو پہنچی تو آپ نے فرشتوں کی تسبیح سنی پھر روح ناک کے سوراخوں کو پہنچی تو آپ نے چھینک لی ابھی چھینکنے سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ روح نے آپ کے منہ اور زبان پر تصرف کیا تب آپ کو حمد باری تعالیٰ کا القاء ہوا آپ نے پڑھا الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا یرحمک اللہ یا آدم۔ اے آدم تجھ پر اللہ کی رحمت ہو پھر جب روح آپ کے سینہ تک آئی تو آپ جلدی سے کھڑے ہونے لگے مگر کھڑے نہ ہو سکے۔

الْقِيَامَ فَلَمْ يُمْكِنَهُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا وَلَمَّا

وَصَلْتُ إِلَى جَوْفِهِ اِشْتَهَى الطَّعَامَ ثُمَّ اَنْتَثَرَتِ الرُّوحُ فِي جَسَدِهِ كُلِّهِ
فَصَارَ لَحْمًا وَدَمًا وَعُرْوُوقًا وَعَصَبًا ثُمَّ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِبَاسًا مِّنْ ظُفْرِ
تَزْيِدُ كُلَّ يَوْمٍ حُسْنًا فَلَمَّا قَارَبَ الذَّنْبَ بَدَّلَ اللّٰهُ هَذَا الظُّفْرَ بِالْجِلْدِ
وَبَقِيَتْ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فِي الْاَنَامِلِ لِيَذْكُرَ اَوَّلَ حَالِهِ فَلَمَّا اَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰی
خَلْقَهُ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ وَالْبَسَهُ لِبَاسًا مِّنْ لِّبَاسِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَنُورُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم يَلْمَعُ فِيْ جَبْهَتِهِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی
لَهُمْ طُوفُوا بِهِ فِي السَّمٰوٰتِ لِيَرٰی عَجَائِبَهَا مِمَّا فِيْهَا فَيَزِدَا دَيِّقِنَا
فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَبَّنَا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ
وَطَافُوا فِي السَّمٰوٰتِ مَقْدَارَ مِائَتِيْ عَامٍ ثُمَّ خُلِقَ لَهُ 'فَرَسٌ' مِّنَ
الْمِسْكِ اِلَّا ذُفْرٌ يُقَالُ لَهَا مَيْمُونَةٌ وَلَهَا جَنَاحَانِ مِّنَ
الدَّرِّ وَالْمَرْجَانِ فَرَكِبَ اٰدَمُ وَاَخَذَ جِبْرٰٓئِیْلُ بِلِجَامِهَا وَمِيْكَائِیْلُ
عَنْ يَمِيْنِهِ وَاِسْرَافِیْلُ عَنْ سَيَّارِهِ وَطَافُوا بِهِ فِي السَّمٰوٰتِ

انسان کی اسی جلد بازی کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا۔ وہاں انسان عجولاً
اور انسان جلد باز ہے۔ اور جب روح آدم علیہ السلام کے پیٹ کو پہنچی تو آپ نے
کھانے کی تمنا کی پھر روح آپ کے تمام جسم میں پھیل گئی تو جسم گوشت خون رگیں
پٹھے بن گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ناخن کا لباس پہنایا آپ ہر دن حسن میں بڑھتے
رہے یہاں تک کہ آپ سے بھول سرزد ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ناخن کے لباس کو کھال

سے بدل دیا اور ناخن کے لباس سے کچھ انگلیوں کے پوروں پر باقی رکھاتا کہ ان کو اپنی پہلی حالت یاد رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کو پورا کر کے اس میں روح پھونک دی اور آپ کو جنتی لباس عطا کر دیا تو آپ کی پیشانی میں حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک رکھ دیا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند درخشاں تھا۔ پھر آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو اٹھایا تو فرشتوں نے اسے اپنی گردنوں پر اٹھالیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ اسے تمام آسمانوں کی سیر کراؤ تاکہ ان عجائب کو دیکھے جو ان میں ہیں تاکہ اس کا یقین بڑھے پس فرشتوں نے عرض کی اے ہمارے پروردگار ہم نے سنا اور مانا فرشتے آدم علیہ السلام کو دو سال تک آسمانوں کی سیر کرتے رہے پھر ملائکہ نے انہیں اپنی گردنوں پر اٹھالیا اور دو سو سال تک آسمانوں کی سیر کراتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیز خوشبو کستوری سے اس کے لئے گھوڑا پیدا کیا جسے میمونہ کہا جاتا ہے۔ اس گھوڑے کے دو پر مرورید اور مرجان سے تھے جب آدم علیہ السلام اس پر سوار ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے اس کی باگیں تھا میں میکائیل اس کی دائیں جانب ہو لئے اور اسرافیل اس کی بائیں جانب اور اسے تمام آسمانوں کی سیر کرائی۔

كُلِّهَا وَهُوَ يُسَلِّمُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فِيمَا بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ بَابٌ "فِي تَخْلِيقِ الْمَلَائِكَةِ اَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ اَحَدُهُمْ مِيكَائِيلُ وَثَانِيَهُمْ اسْرَافِيلُ وَثَالِثُهُمْ جِبْرَائِيلُ وَرَابِعُهُمْ عِزْرَائِيلُ عَلَيْهِمُ

السَّلَامُ وَجَعَلَهُمْ سَبَبَ أُمُورِ الْخَلَائِقِ وَتَدْبِيرِ الْعَالَمِ فَجَعَلَ جِبْرَائِيلَ
صَاحِبَ الْوَحْيِ وَالرِّسَالَةِ وَمِيكَائِيلَ صَاحِبَ الْأَمْطَارِ وَالْأَرْزَاقِ
وَعِزْرَائِيلَ قَابِضَ الْأَرْوَاحِ وَاسْرَافِيلَ صَاحِبَ الْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ إِنَّ اسْرَافِيلَ سَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُعْطِيَهُ قُوَّةَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ فَأَعْطَاهُ
وَقُوَّةَ سَبْعِ أَرْضِينَ فَأَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الْجِبَالِ فَأَعْطَاهُ وَقُوَّةَ السَّبَاعِ
فَأَعْطَاهُ وَقُوَّةَ الثَّقَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ وَلَهُ أَجْنَحَةٌ "وَمِنْ لَدُنْ قَدَمَيْهِ إِلَى
رَأْسِهِ شُعُورٌ" مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَفِي كُلِّ شَعْرَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَجْهِ وَفِي كُلِّ
وَجْهِ أَلْفُ أَلْفٍ فَمِ وَعَلَى كُلِّ فَمٍ أَلْفُ أَلْفٍ لِسَانٍ وَالْأَفْوَاهُ
وَالْأَلْسِنَةُ كُلُّهَا

اور آدم علیہ السلام جب ملائکہ کے پاس سے گزرے تو کہتے السلام علیکم اور اس کے
جواب میں وہ کہتے کہ علیکم السلام ورحمۃ اللہ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم یہ آپ
اور آپ کی اولاد کے تمام مومنین کا قیامت تک آپس میں سلام رہے گا۔ باب

نمبر 3 (ملائکہ کی پیدائش کے بیان میں) جان لو کہ بے شک اللہ

تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا فرمایا ایک ان میں میکائیل دوسرے اسرافیل تیسرے جبرائیل
اور چوتھے عزرائیل علیہم السلام اور ان چاروں کو مخلوق کے امور اور عالم کی تدبیر کا
سبب کیا۔ پس جبرائیل کو صاحب وحی و پیغام کیا اور میکائیل کے ذمہ بارش اور رزق کیا
اور عزرائیل کو ارواح قبض کرنے پر مامور کیا۔ اسرافیل کے ذمہ قیامت کو صور پھونکنا کیا

پھونکنا کیا اسرافیل کی قوت کا بیان حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسرافیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ساتوں آسمانوں کا زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا ساتوں زمینوں کا زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا۔ اور پہاڑوں کی قوت مانگی تو اسے دی گئی اور اس نے سب درندوں کی قوت مانگی تو اسے دی گئی، اور اس نے جن وانس کے برابر زور مانگا تو اسے عطا کیا گیا اور اس کے بازو ہیں اور قدموں سے سر تک زعفران کے بال ہیں اور ایک بال میں ہزار ہزار (دس لاکھ) چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ہزار ہزار (دس لاکھ) منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار ہزار (دس لاکھ) زبانیں ہیں اور سب منہ اور سب زبانیں بالوں میں پوشیدہ ہیں۔

مُغَطَّاةٌ" بِالْأَجْنَحَةِ يُسَبِّحُ اللَّهَ تَعَالَى بِكُلِّ لِسَانٍ بِأَلْفِ أَلْفِ لُغَةٍ وَيَخْلُقُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ نَفْسٍ مَلَكًا يُسَبِّحُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهُمْ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَكِرَامُ الْكَاتِبِينَ وَهُمْ عَلَى صُورَةِ إِسْرَافِيلَ وَيَنْظُرُ إِسْرَافِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى جَهَنَّمَ فَيَذُوبُ جِسْمُهُ وَيَصِيرُ كَوَتَرِ الْقَوْسِ وَيَبْكِي وَيَتَضَرَّعُ وَلَوْ لَا أَنَّ اللَّهَ مَنَعَ بُكَاءَهُ وَدُمُوعَهُ لَا امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ بِدُمُوعِهِ وَيَصِيرُ الدُّنْيَا كَطُوفَانِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَوْ أَنَّ دُمُوعَهُ أُرْسِلَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا لَغَرِقَتْ أَهْلُ الدُّنْيَا كَمَا غَرِقُوا فِي الطُّوفَانِ وَمِنْ عَظَمَتِهِ أَنَّهُ لَوْ صُبَّ مَاءُ جَمِيعِ الْبُحُورِ وَالْأَنْهَارِ عَلَى رَأْسِهِ مَا وَقَعَتْ قَطْرَةٌ عَلَى الْأَرْضِ وَأَمَّا مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَلَقَهُ اللَّهُ

تَعَالَى بَعْدَ إِسْرَافِيلَ بِخُمْسِمِائَةِ عَامٍ وَمِنْ رَأْسِهِ إِلَى قَدَمِهِ شُعُورٌ
 مِنْ الزَّرِّ عَفْرَانٍ وَأَجْنَحَةٌ مِّنَ الزَّبْرِ جَدٍ وَعَلَى كُلِّ شَعْرٍ أَلْفُ أَلْفٍ
 وَجْهٌ وَفِي كُلِّ وَجْهِ أَلْفُ أَلْفٍ عَيْنٌ وَفِي كُلِّ فَمٍ أَلْفُ أَلْفٍ لِّسَانٌ
 وَعَلَى كُلِّ لِسَانٍ أَلْفُ أَلْفٍ لُّغَةٌ وَ

وہ ہر زبان سے ہزار ہزار لغات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
 اسرائیل کے ہر سانس سے فرشتہ پیدا فرماتا ہے وہ فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح
 بیان کرتے رہیں گے اور وہ مقرب ملائکہ عرش اٹھانے والے اور کرام الکاتبین ہیں اور

وہ سب اسرائیل کی صورت پر ہیں (اسرائیل علیہ السلام کا جہنم کے

خوف سے پگھلنا) اور اسرائیل علیہ السلام ہر دن تین بار جہنم کی جانب دیکھتا

ہے۔ جس کے سبب اس کا جسم پگھلتا ہے اور کمان کی تانت کے مانند ہو جاتا ہے اور وہ

روتا اور زاری کرتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے رونے اور آنسوؤں کو نہ روکے تو روئے

زمین اس کے آنسوؤں سے بھر جائے اور دنیا پر نوح علیہ السلام کے طوفان جیسا طوفان

آجائے اور اگر آنسو دنیا پر چھوڑے جائیں تو اہل دنیا اس میں غرق ہو جائیں جس

طرح نوح علیہ السلام کے طوفان میں غرق ہوئے تھے اور اسرائیل علیہ السلام کا جسم

اس قدر بڑا ہے کہ اگر سب دریاؤں اور نہروں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک

قطرہ بھی زمین پر نہ گرے اور اسرائیل کے بعد پانچ سو برس اللہ تعالیٰ نے میکائیل کو

پیدا فرمایا اور اس کے سر سے قدموں تک زعفران کے بال ہیں اور اس کے پر زبر

جد کے ہیں اور ہر بال پر ہزار ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرہ میں ہزار ہزار آنکھیں اور منہ ہیں اور ہر چہرہ میں ہزار ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان سے ہزار ہزار لغات بول سکتا ہے۔

بِكُلِّ عَيْنٍ يِّكِي رَحْمَةً عَلَى الْمُذْنِبِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبِكُلِّ لِسَانٍ يِّسْتَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَقْطُرُ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ سَبْعُونَ أَلْفَ قَطْرَةٍ فَيَخْلُقُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا عَلَى صُورَةِ مِيكَائِيلَ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَأَسْمَاؤُهُمْ رُوحَانِيُونَ وَأَمَّا صُورَةُ مَلِكِ الْمَوْتِ فَمِثْلُ صُورَةِ إِسْرَافِيلَ فِي الْوُجُوهِ وَالْأَلْسِنَةِ وَالْأَجْنِحَةِ بَابٌ "فِي تَخْلِيقِ الْمَوْتِ قَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَوْتَ حَجَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْخَلَائِقِ بِأَلْفِ أَلْفِ حِجَابٍ وَعَظُمَتُهُ أَكْبَرُ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَلَقَدْ شَدَّ بِسَبْعِينَ أَلْفَ سِلْسِلَةٍ طُولُ كُلِّ سِلْسِلَةٍ مِيسِرَةُ أَلْفِ عَامٍ لَا يُقَرَّبُونَهُ الْمَلَائِكَةُ وَلَا يَعْلَمُونَ مَكَانَهُ وَيَسْمَعُونَ صَوْتَهُ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ وَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ إِلَى وَقْتِ آدَمَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى آدَمَ وَسَلَّطَ مَلِكَ الْمَوْتِ عَلَيْهِ فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ يَا رَبِّ مَا الْمَوْتُ فَأَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَجَبَ أَنْ تُنْكَشِفَتْ فَأُنْكَشِفَتْ حَتَّى رَأَاهُ مَلِكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى

اور وہ ہر آنکھ سے گہنگار موسمین پر رحمت کے سبب روتا ہے اور ہر زبان کے

ساتھ وہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے اور ہر آنکھ سے ستر ہزار آنسوؤں کے قطرے بہاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ میکائیل کی صورت پر پیدا فرماتا ہے۔ وہ سب فرشتے قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہیں گے۔ اور ان کے نام روحانیوں ہے اور بہر حال ملک الموت کی صورت چہروں اور زبانوں اور پروں کے

اعتبار سے اسرائیل جیسی ہے۔ باب نمبر 4 (موت کی تخلیق میں) حدیث

مرفوع میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب موت کو پیدا فرمایا تو اسے ہزار ہزار (دس لاکھ) پردوں میں مخلوق سے پوشیدہ رکھا اور ہر پردے کی موٹائی سب آسمانوں اور زمینوں سے بڑی تھی اور موت کو ستر ہزار زنجیروں سے باندھ رکھا ہر زنجیر کی لمبائی ایک ہزار سال چلنے کی مسافت تھی۔ ملائکہ اس کے قریب نہ جاسکتے اور نہ اس کی جگہ جانتے اور اس کی آواز ہر طرف سے سنتے تھے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا چیز ہے آدم علیہ السلام کی پیدائش تک یوں ہی رہا پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ملک الموت کے ذمہ اس کی موت کی تو ملک الموت نے عرض کیا اے پروردگار موت کیا ہے؟ (اللہ تعالیٰ کا موت سے پردوں کو ہٹانا) پس اللہ تعالیٰ نے پردوں کو موت سے کھلنے کا حکم دیا پردے کھل گئے یہاں تک کہ ملک الموت نے موت کو دیکھ لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور موت کی طرف دیکھو تو سب کے سب فرشتوں نے کھڑے ہو کر موت کو دیکھا۔

لِلْمَلَائِكَةِ قِفُوا وَاَنْظُرُوا اِلَى الْمَوْتِ فَوَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُونَ وَقَالَ لِلْمَوْتِ طَرُوعُهُمْ بِالْاُجْنَحَةِ كُلِّهَا وَاَفْتَحَ اَعْيُنَكَ كُلَّهَا فَلَمَّا

طَارَ الْمَوْتُ وَ نَظَرَتْ الْمَلٰٓئِكَةُ فَخَرَّتْ كُلُّهُمْ مُغْشِيًا عَلَيْهِ الْفِيْ عَامٍ
فَلَمَّا اَفَاقُوا قَالُوْا رَبَّنَا اَخْلَقْتَ اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا خَلْقًا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا
خَلَقْتُهُ وَاَنَا اَعْظَمُ مِنْهُ وَقَدْ يَذُوْقُ مِنْهُ كُلُّ خَلْقٍ وَقَالَ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى
يَا عَزْرٰٓئِيْلُ قَدْ سَلَطْتُكَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا اِلٰهِيْ بَايَ قُوَّةٍ اَخِذْهُ فَاِنَّهُ
عَظِيْمٌ " فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قُوَّةً ثُمَّ اَخِذْهُ مَلِكُ الْمَوْتِ فَسَكَنَ
الْمَوْتُ فَقَالَ الْمَوْتُ يَا رَبِّ اُذِنْ لِّيْ حَتّٰى اُنَادِيَ فِى السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ مَرَّةً ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَنَادٰى الْمَوْتُ بِاَعْلٰى صَوْتٍ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِىْ
اُفْرِقُ بَيْنَ كُلِّ حَبِيْبٍ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِىْ اُفْرِقُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجَتِهِ اَنَا
الْمَوْتُ الَّذِىْ اُفْرِقُ بَيْنَ الْبَنَاتِ وَالْاُمّهَاتِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِىْ اُفْرِقُ بَيْنَ
الْاَبْنَاءِ وَالْاَبَاءِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِىْ اُفْرِقُ بَيْنَ الْقَوٰى وَالضَّعِيْفِ مِنْ بَنِيْ
اٰدَمَ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِىْ اُفْرِقُ بَيْنَ الْاَخْوَاتِ وَالْاَخْوَانِ اَنَا الْمَوْتُ الَّذِىْ
اُخْرِبُ الدُّوْرَ وَالْقُصُوْرَ اَنَا الْمَوْتُ

اور اللہ نے موت کو حکم دیا کہ ان فرشتوں پر اپنے تمام پروں کے ساتھ اڑ اور آنکھوں کو
پوری طرح کھول پس جب موت نے پوری قوت کے ساتھ پرواز کی اور ملائکہ نے
اسے دیکھا تو سب بے ہوش ہو کر گر پڑے دو ہزار برس تک ان پر غشی طاری رہی پھر
جب انہیں آفاقہ ہوا تو عرض کی اے ہمارے پروردگار کیا تو نے کوئی چیز اس موت سے
بڑی بھی پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسے پیدا کیا اور میں اس سے بہت
بڑا ہوں اور مخلوق سے ہر ایک نے اس موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے

فرمایا اے عزرائیل میں نے تجھے اس موت پر قدرت دی تب اس نے عرض کی یا الہی کس قوت سے میں اس پر قابو پاؤں گا پس بے شک وہ تو بہت ہی بڑی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسے قوت عطا کی اور ملک الموت نے موت پر قابو پا لیا تو ساکن ہو گئی تب موت نے عرض کی اے پروردگار مجھے اذن دے تا کہ میں آسمان اور زمین میں ایک بار نداء کر لوں پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اذن دیا (موت کا آسمان اور زمین میں ندا کرنا) تو موت نے باواز بلند ندائی کہ میں وہ موت ہوں کہ پیاروں کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں کہ شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بیٹیوں اور ماؤں کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بیٹوں اور باپوں کے درمیان جدائی کر دیتی ہوں اور میں وہ موت ہوں جو بنی آدم کے قوی اور ضعیف کسی سے نہیں ٹلتی ہوں اور میں وہ موت ہوں کہ بنی آدم کے بھائیوں کے بھائی چارے توڑ دیتی ہوں اور میں گھروں اور شہروں کو ویران کر دیتی ہوں۔

الَّذِي أَهْلَكَكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ وَلَمْ يَبْقَ مَخْلُوقٌ إِلَّا يَذُوقُ مِئِي فَإِذَا نَزَلَ الْمَوْتُ عَلَى أَحَدٍ قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى صُورَتِهِ ثُمَّ تَقُولُ النَّفْسُ مَنْ أَنْتَ وَمَا تُرِيدُ قَالَ أَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاجْعَلْ أَوْلَادَكَ يَتِيمًا وَزَوْجَتَكَ أَرْمَلَةً وَمَالَكَ مَوْرُوثًا بَيْنَ وَرَثَتِكَ الَّتِي لَا تُحِبُّهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكَ فِي حَالِ حَيَاتِكَ فَإِنْ تَقَدَّمَ لِنَفْسِكَ خَيْرًا الْيَوْمَ جَاءَتْ إِلَيْكَ وَلَمْ يَنْفَعَكَ الْخَيْرُ

بَعْدَكَ فَإِنْ سَمِعْتَ النَّفْسُ مِنَ الْمَوْتِ حَوْلَ وَجْهِهِ إِلَى الْحَائِطِ
فَتَرَى الْمَوْتِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْهَا فَتُحَوَّلُ وَجْهَهَا إِلَى الْجَانِبِ الْأُخْرَى
فَتَرَى الْمَوْتِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ الْمَوْتُ أَلَمْ تَعْرِفْنِي أَنَا الْمَوْتُ الَّذِي
قَبَضْتُ رُوحَ وَالِدَيْكَ وَأَنْتِ تَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَلَمْ تَنْفَعُهُمَا الْيَوْمَ اخْذِي
رُوحَكَ حَتَّى يَنْظُرَ أَوْلَادُكَ إِلَيْكَ وَلَمْ يَنْفَعُونِكَ وَأَنَا الْمَوْتُ
الَّذِي قَدْ أَفْنَيْتِ الْقُرُونَ الْمَاضِيَةَ قَدْ كَانَتْ أَكْثَرُ قُوَّةً مِنْكَ ثُمَّ يَقُولُ
لَهُ الْمَوْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَهَا الدُّنْيَا فَيَقُولُ رَأَيْتَهَا غَدَارَةً مَكَارَةً ثُمَّ يَخْلُقُ
اللَّهُ تَعَالَى الدُّنْيَا

اور میں وہ موت ہوں کہ تمہیں ہلاک کر دیتی ہوں اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو اور
مخلوق میں سے کوئی بھی میرا ذائقہ چکھنے سے نہیں بچتا (مرنے والے کو ہر طرف
سے موت کا نظر آنا) پس جب کسی کی موت کا وقت ہو تو اپنی صورت میں اس کے
سامنے کھڑی ہو جاتی ہے پھر وہ جان پوچھتی ہے تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے تب وہ
کہتی ہے میں وہ موت ہوں کہ تجھے دنیا سے نکال لوں گی اور تیری اولاد کو یتیم کر دوں
گی اور تیری بیوی کو بیوہ کر دوں گی اور تیرا مال تیرے ورثا کے درمیان میراث کر دوں
گی۔ جن کو تو دنیا کی زندگی میں پسند نہیں کرتا تھا اور نہ وہ تجھے پسند کرتے تھے پس اگر تو
نے اپنے لئے کچھ آگے بھیجا تو آج تجھے پہنچے گا اور پیچھے چھوڑا ہوا تیرے بعد تجھے فائدہ
نہ دے گا پس جب قریب المرگ جان موت کا کلام سنتی ہے تو اپنا چہرہ اس سے موڑ کر
دیوار کی طرف کر لیتی ہے تو موت کو اس جانب اپنے سامنے پاتی ہے اور اپنا رخ

دوسری جانب کرتی ہے پس موت کو اس طرف اپنے سامنے کھڑی دیکھتی ہے پھر موت اسے کہتی ہے کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں وہی موت ہوں جس نے تیرے والدین کی روح تیری آنکھوں کے سامنے قبض کی اور تو انہیں پہچانہ سکا آج میں تیری روح قبض کرتی ہوں دریں حال کہ تیری اولاد تجھے دیکھتی ہوگی اور تجھے کچھ فائدہ نہ دیگی اور میں وہ موت ہوں جس نے گزشتہ زمانے کے لوگوں کو نہ چھوڑا حالانکہ وہ تجھ سے قوی تھے پھر موت اس سے پوچھتی ہے تو نے دنیا کو کیسا پایا وہ شخص کہتا ہے میں نے اسے غدارہ اور مکارہ پایا ہے (دنیا بوڑھی عورت کی صورت میں) پھر اللہ تعالیٰ دنیا کو بوڑھی عورت کی صورت میں اس مرنے والے کے سامنے پیش کرتا ہے۔

عَلَى صُورَةٍ عَجُوزَةٍ فَتَقُولُ الدُّنْيَا يَا عَاصِيُ أَمَا تَسْتَحْيِي أَنْتَ أَذْنِبْتَ فِيَّ وَلَمْ تَمْنَعْ عَنِ الْمَعَاصِي إِنْكَ طَلَبْتَنِي وَأَنَا مَا طَلَبْتُكَ حَتَّى إِنْكَ لَا تَفَرِّقُ الْحَلَالَ مِنَ الْحَرَامِ ظَنَنْتَ إِنْكَ لَا تَفَارِقُ الدُّنْيَا فَإِنَّا بَرِيئٌ مِنْكَ وَمِنْ عَمَلِكَ وَيَرَى مَالَهُ قَدْ وَقَعَ فِي يَدِ غَيْرِهِ فَيَقُولُ الْمَالُ يَا عَاصِيُ إِنْكَ قَدْ كَسَبْتَنِي بِغَيْرِ حَقٍّ وَلَا تَصَدَّقْتَنِي عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ الْيَوْمَ وَقَعْتُ فِي يَدِ غَيْرِكَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ط فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَرْجِعْنِي لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ فَيَقُولُ تَعَالَى إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ وَلَنْ يُؤَخَّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ثُمَّ أَخَذَ رُوحَهُ إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَعَلَى السَّعَادَةِ

وَأِنْ كَانَ مُنَافِقًا فَعَلَى الشَّقَاوَةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى كَلَّا إِنَّ كِتَابَ
الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيْنَ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سَجِينٍ بَاب "۵" فِي
ذِكْرِ مَلِكِ الْمَوْتِ إِنَّهُ كَيْفَ يَأْخُذُ الْآرْوَاحَ ذِكْرٌ فِي كِتَابِ السَّلْوَى
عَنْ مُقَاتِلِ ابْنِ

اور وہ اسے کہتی ہے اے عاصی تو شرم نہیں کرتا تھا تو میری طلب میں گناہ میں مبتلا ہو
جاتا تھا اور گناہوں سے باز نہیں رہتا تھا تو نے مجھے طلب کیا میں نے تجھے طلب نہ کیا
یہاں تک کہ تو حلال و حرام میں تمیز نہ کرتا تیرا گمان تھا کہ تو دنیا سے جدا نہ ہوگا پس اب
میں تجھ سے اور تیرے عمل سے بیزار ہوں اور وہ اپنے مال کو دوسروں کے ہاتھوں جاتا
دیکھتا ہے تب اس کا مال اسے کہتا ہے اے گناہ میں مبتلا ہونے والے تو نے مجھے نا جائز
طریقہ سے حاصل کیا اور فقیروں مسکینوں پر خرچ نہ کیا آج میں تیرے غیر کے ہاتھ جا
رہا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد شاہد ہے۔ یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ
اتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔ آج کے دن نہ نفع دے گا مال اور نہ اولاد مکروہ جو کہ (بد عقید
گی اور گناہ سے) محفوظ دل کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا بدکاروں کا دو بارہ
دنیا میں آنے کی آرزو کرنا پھر وہ شخص کہے گا اے میرے پروردگار مجھے دنیا میں
ایک بار پھر لوٹا شاید میں اچھے کام کر لوں جو پہلے نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب
انسانوں کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ ایک گھڑی بھی اس کو پیچھے یا آگے نہیں کر سکتے
اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہیں دیتا جب اس کی موت کا معینہ وقت آجائے پھر ملک
الموت اس کی روح قبض کرتا ہے اگر مرنے والا مومن ہو تو خوشخبری پر مرتا ہے اور اگر

منافق ہو تو بد بختی پر جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کلا ان کتب الا برابر لفی
 علیین ط کلا ان کتب الفجار لفی سجن حق ہے کہ تحقیق نیکوں کا اعمال نامہ میں علیین ہے
 حق ہے کہ بدکاروں کا اعمال نامہ سجن میں ہے۔ باب نمبر ۵ (ملک الموت کے

روح نکالنے میں) مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سلوی میں ہے کہ

سُلَيْمَانُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ لَهُ 'سَرِيرٌ' فِي
 السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَيُقَالُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ نُورٍ
 وَلَهُ 'سَبْعُونَ أَلْفَ قَائِمَةٍ' وَلَهُ أَرْبَعَةُ أَجْنَحَةٍ مَمْلُوءَةٍ 'جَمِيعُ جَسَدِهِ
 بِالْعُيُونِ وَالْأَلْسِنَةِ بِقَدْرِ خَلْقِهِ مِنَ الْإِنْسَانِ وَالطَّيْرِ وَالسَّبَاعِ وَلَيْسَ
 أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْمَخْلُوقَاتِ مِنَ الْإِنْسَانِ وَالطَّيْرِ وَالْوَحْشِ وَكُلِّ ذِي
 رُوحٍ إِلَّا وَلَهُ' فِي جَسَدِهِ وَجْهٌ 'وَعَيْنٌ' وَيَدٌ 'بَعْدَ دِهِمٍ' فَيَأْخُذُ رُوحَهُ
 بِذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَهُ سِتَّةُ
 أَوْجُهٍ وَجْهٌ 'بَيْنَ يَدَيْهِ وَوَجْهٌ' وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَوَجْهٌ 'عَنْ يَمِينِهِ
 وَوَجْهٌ' عَنْ يَسَارِهِ وَوَجْهٌ 'عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهٌ' تَحْتَ قَدَمَيْهِ قِيلَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تِلْكَ الْوُجُوهُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمَّا الْوَجْهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ فَيَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَأَمَّا
 الْوَجْهُ الَّذِي عَنْ يَسَارِهِ فَيَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَأَمَّا الْوَجْهُ
 الَّذِي عَنْ يَسَارِهِ فَيَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ أَهْلِ الْمَغْرِبِ وَأَمَّا الْوَجْهُ الَّذِي

وَرَأَى ظَهْرَهُ فَيَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ أَهْلِ الْكِبَائِرِ وَأَهْلِ النَّارِ وَأَمَّا الْوَجْهُ
الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنْ أُمَّتِي
وَأَمَّا الْوَجْهُ الَّذِي

بے شک ملک الموت کے لئے ساتویں آسمان میں تخت ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ
چوتھے آسمان میں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نور سے بنایا ہے جس کے ستر ہزار پائے ہیں
اور ملک الموت کے چار پر ہیں اور اس کا تمام جسم پروں سے بھرا ہوا ہے اور اس کی
زبانیں بقدر تمام مخلوق آدمیوں اور پرندوں اور درندوں کے ہیں اور نہیں کوئی ایک بھی
اس مخلوقات میں سے آدمیوں اور پرندوں اور وحشیوں سے اور تمام ذی روح سے مگر
ان سب کے بقدر ملک الموت کے جسم میں چہرے آنکھیں اور ہاتھ ہیں تو ان کی روح
ان کے ساتھ قبض کرتا ہے اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق ملک الموت کے چھ
چہرے ہیں ایک چہرہ اس کے سامنے ہے اور ایک چہرہ اس کی پیٹھ کی طرف ہے اور
ایک چہرہ اس کے سر پر ہے اور ایک چہرہ اس کے قدموں کے نیچے ہے عرض کیا گیا یا
رسول اللہ ملک الموت کے اتنے چہرے کس لئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ
چہرہ جو دائیں طرف ہے اس سے وہ اہل مشرق کی روح قبض کرنے پر متوجہ ہوتا ہے اور
وہ چہرہ جو بائیں جانب ہے اس سے وہ اہل مغرب کی ارواح قبض کرنے کو متوجہ ہوتا
ہے اور جو چہرہ اس کی پیٹھ پیچھے ہے اس سے اہل کبائر اور اہل دوزخ کی روہیں نکالنے
کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ جو سامنے کی طرف ہے اس سے وہ میری امت کے مومنین و
مومنات کی روہیں نکالنے کو متوجہ ہوتا ہے اور وہ چہرہ

عَلَى رَأْسِهِ فَيَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَأَمَّا الْوُجْهُ الَّذِي تَحْتَ
 قَدَمَيْهِ فَيَقْبِضُ أَرْوَاحَ الْجِنِّ وَقَالَ فَيَاخُذُ بِتِلْكَ الْيَدِ الرَّوْحَ
 وَيَنْظُرُ بِالْوُجْهِ الَّذِي يُحَادِثُهُ وَكَذَلِكَ يَقْبِضُ بِهِ أَرْوَاحَ الْمَخْلُوقِينَ
 فِي كُلِّ مَكَانٍ فَإِذَا مَاتَتْ نَفْسٌ أَحَدٍ فِي الدُّنْيَا ذَهَبَ عَيْنُ مَنْ
 جَسَدِهِ وَيُقَالُ إِنَّ لَهُ أَرْبَعَةَ أَوْجُهٍ الْأَوَّلُ مِنْ قُدَّامِهِ وَالثَّانِي عَلَى رَأْسِهِ
 وَالثَّلَاثُ عَلَى ظَهْرِهِ وَالرَّابِعُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَيَاخُذُ أَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ
 وَالْمَلَائِكَةِ مِنَ الْوُجْهِ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ وَالْأَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ
 الْوُجْهِ الَّذِي مِنْ قُدَّامِهِ وَأَرْوَاحَ الْكَافِرِينَ مِنَ الْوُجْهِ الَّذِي وَرَاءَ
 ظَهْرِهِ وَأَرْوَاحَ الشَّيْطَانِ وَالْجِنِّ مِنَ الْوُجْهِ الَّذِي تَحْتَ قَدَمَيْهِ
 وَاحِدًا رِجْلَيْهِ عَلَى جَسْرِ جَهَنَّمَ وَالْآخَرَى عَلَى سَرِيرِ الْجَنَّةِ وَيُقَالُ
 مِنْ عَظَمَتِهِ لَوْ صُبَّ مَاءُ جَمِيعِ الْبُحُورِ وَالْأَنْهَارِ عَلَى رَأْسِ مَلِكِ
 الْمَوْتِ مَا وَقَعَتْ قَطْرَةٌ عَلَى الْأَرْضِ وَيُقَالُ إِنَّ الدُّنْيَا بَاسِرُهَا فِي
 جَنْبِ مَلِكِ الْمَوْتِ كَخَوَانٍ قَدْ وُضِعَ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ وَوُضِعَ بَيْنَ
 يَدَيْ رَجُلٍ لِيَأْكُلَهُ فَيَأْكُلُ مَا شَاءَ فَكَذَلِكَ مَلِكُ الْمَوْتِ فِي
 الْخَلَائِقِ وَيُقَالُ مَلِكُ الْمَوْتِ الدُّنْيَا

جو اس کے سر پر ہے اس سے وہ آسمان والوں کی روہیں قبض کرنے کو متوجہ ہوتا ہے اور
 وہ چہرہ جو اس کے قدموں کی طرف ہے اس جنات کی روہیں نکالنے کو رخ کرتا ہے۔
 اور حضور ﷺ نے فرمایا ملک الموت اس ہاتھ سے روح قبض کرتا ہے اور اس چہرے

سے دیکھتا ہے جو روح کے محاذی ہو اور ایسے ہی مخلوق کی ارواح ہر جگہ قبض کرتا ہے تو مخلوق میں سے جب کوئی دنیا سے فوت ہو جائے تو ملک الموت کی بھی ایک آنکھ جسم سے چلی جاتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ملک الموت کے چار چہرے ہیں ایک اس کے سامنے اور دوسرا اس کے سر پر اور تیسرا اس کی پیٹھ کی طرف اور چوتھا اس کے قدموں کے نیچے۔ پس انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کی روہیں قبض کرتے ہوئے اس چہرہ سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے سر پر ہے اور مومنین کی ارواح قبض کرتے ہوئے اس چہرہ سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور جب کفار کی روہیں نکالتا ہے تو اس چہرہ سے دیکھتا ہے جو اس کی پیٹھ کی طرف ہے اور جب شیطانوں اور سرکش جنوں کی روہیں نکالتا ہے تو اس چہرے سے دیکھتا ہے جو اس کے قدموں کے نیچے ہے اور موت کے فرشتے کا ایک پاؤں دوزخ کے پل پر ہے اور دوسرا جنت کے تخت پر (ملک الموت کی جسامت کی وسعت) اور ملک الموت کی جسامت اس قدر بڑی ہے کہ اگر تمام دریاؤں اور نہروں کا پانی اس کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گر سکے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ تمام دنیا ملک الموت کے پہلو میں اس دسترخوان کی طرح ہے جس پر ہر قسم کے کھانے رکھے جائیں اور وہ دسترخوان ایک شخص کے آگے رکھا جائے تاکہ وہ اس سے کھائے تو اس نے کھایا جو چاہا پس ایسے ہی ملک الموت کی مثال تمام مخلوق میں ہے اور ملک الموت دنیا کو اپنی ہتھیلی میں ایسے گماتا ہے جیسے کوئی آدمی درہم کو اپنی ہتھیلی میں گھماتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ملک الموت

فِي رَاحَتِهِ كَمَا يُقَلِّبُ الرَّجُلُ دِرْهَمًا وَيُقَالُ لَا يَنْزِلُ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَّا

إِلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَهُ لِقَبْضِ أَرْوَاحِ السِّبَاعِ
وَالْبَهَائِمِ أَعْوَانٌ" وَيُقَالُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا أَفْنَى الْخَلْقَ كُلَّهُ مِنَ النَّاسِ
وغيره يَطْمِسُ الْعُيُونُ الَّتِي عَلَى جَسَدِ مَلِكِ الْمَوْتِ كُلِّهَا وَيَبْقَى
ثَمَانِيَةٌ لَثَمَانِيَةٌ يُقَالُ هِيَ جِبْرَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَعِزْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ
وَأَرْبَعَةٌ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَمَّا مَعْرِفَةُ انْتِهَاءِ الْأَجَالِ
فَيُقَالُ أَنَّ مَلِكَ الْمَوْتِ إِذَا رَفَعَ إِلَيْهِ نُسخَةَ الْمَوْتِ وَالْمَرَضِ يَقُولُ
إِلَهِي وَسَيِّدِي مَتَى أَقْبِضُ رُوحَ الْعَبْدِ وَعَلَى أَيِّ حَالٍ وَهَيْئَةٍ أَرْفَعُ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلِكَ الْمَوْتِ هَذَا عِلْمُ غَيْبِي لَا يَطْلُعُ عَلَيْهِ أَحَدٌ
غَيْرِي وَلَكِنْ أَعْلَمُكَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهُ وَأَجْعَلُ لَكَ عِلَامَاتٍ تَقِفُ
عَلَيْهِ هِيَ وَأَنَّ الْمَلِكَ الَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ "عَلَى الْأَنْفَاسِ يَأْتِي إِلَيْكَ
فَيَقُولُ تَمَّتْ أَنْفَاسُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ وَالْمَلِكُ الَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ
عَلَى الْأَرْزَاقِ وَالْأَعْمَالِ يَقُولُ تَمَّ رِزْقُهُ وَعَمَلُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ
السُّعْدَاءِ يَتَبَيَّنُ عَلَى اسْمِهِ الَّذِي هُوَ مَكْتُوبٌ"

انبیاء اور رسل علیہم السلام کے سوا کسی کی طرف نہیں اترتا اور درندوں اور چوپایوں کی
ارواح قبض کرنے کو اس کے نائب ہیں اور بیان ہوا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جب سب
مخلوق انسانوں وغیرہ ہم کو فنا کر دیگا تو ملک الموت کے جسم سے تمام آنکھیں مچو ہو
جائیں گی سوا آٹھ آنکھوں کے جو آٹھ فرشتوں کے لئے ہیں کہا گیا ہے کہ وہ جبرائیل
اور اسرافیل و عزرائیل و میکائیل اور چار فرشتے حاملین عرش ہیں علیہم السلام اور

اجلوں کا وقت پورا ہونے کی پہچان پس کہا گیا ہے کہ تحقیق ملک الموت کی طرف جب موت اور مرض اٹھائی جائے گی تو عرض کرے گا الہی وسیدی میں تیرے بندہ کی روح کب اور کس حال اور ہیئت پر قبض کروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ملک الموت یہ غیبی علم ہے۔ جس پر میرے بتائے سوا کوئی مطلع نہیں ہوتا لیکن جب اس کا وقت آئے گا تو میں تجھے بتا دوں گا۔ اور تیرے لیے نشانیاں کر دوں گا کہ ان کے ذریعے تو اس پر آگاہ ہو جائے گا اور وہ یہ کہ بے شک آئینہ تیرے پاس وہ فرشتہ جو مقرر ہے سانسوں پر پس وہ کہے گا فلاں بن فلاں کے سانس پورے ہو گئے اور آئے گا وہ فرشتہ جو مقرر ہے رزقوں اور اعمالوں پر کہے گا فلاں بن فلاں کا رزق اور عمل پورا ہو گیا پس اگر نیک بختوں سے ہو گا تو اس کا وہ نام ظاہر کرے گا جو لکھا ہوا ہے۔

فِي صَحِيفَةِ الَّتِي عِنْدَ مَلِكِ الْمَوْتِ خَطٌّ "مَنْ النُّورِ حَوْلَ اسْمِهِ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ تَبَيَّنَ خَطٌّ" "مَنْ السَّوَادِ ثُمَّ لَا يَتِمُّ لِمَلِكِ الْمَوْتِ عِلْمٌ" بِذَلِكَ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَيْهِ وَرَقَةٌ "مَنْ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَحْتَ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ" عَلَيْهَا اسْمُهُ "فَحِينَئِذٍ يَقْبِضُ رُوحَهُ" وَرَوَى عَنْ كُفَيْبِ الْأَخْبَارِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ شَجَرَةً تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَيْهَا أَوْرَاقٌ "بَعْدَ كُلِّ خَلَائِقٍ فَإِذَا انْقَضَى أَجَلُ الْعَبْدِ وَبَقِيَ لَهُ مِنْ عُمُرِهِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا سَقَطَتْ وَرَقَةٌ" فَيَقَعُ عَلَى حُجْرٍ عِزْرٍ آئِيلٍ فَيَطْلُعُ بِذَلِكَ فَأَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِ صَاحِبِهَا وَبَعْدَ ذَلِكَ يُسْمَوْنَهُ مَيِّتًا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ حَيٌّ "عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا وَيُقَالُ إِنَّ

مِكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِي عَلَى مَلِكِ الْمَوْتِ بِصَحِيفَةٍ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ
فِيهَا اسْمُ مَنْ أَمَرَ بِقَبْضِ رُوحِهِ وَالْمَوْضِعُ الَّذِي يُقْبَضُ فِيهِ وَالسَّبَبُ
الَّذِي يُقْبَضُ رُوحُهُ عَلَيْهِ وَذَكَرَ أَبُو اللَّيْثِ السَّمَرَقَنْدِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ
تَعَالَى عَلَيْهِ تَنْزِيلَ قَطْرَتَانِ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ عَلَى اسْمِ صَاحِبِهِ أَحَدُ
هُمَا خَضِرَاءُ وَالْأُخْرَى

(ملک الموت کو کسی کی موت کے وقت کا علم ہونا) اس صحیفہ میں جو ملک
الموت کے پاس ہے کہ اس اسم کے ارد گرد نور کا دائرہ ہے اور اگر وہ آدمی بد بختوں
سے ہوگا تو اس کا نام سیاہ دائرہ میں ظاہر ہوگا پھر ملک الموت کے لئے ان علامتوں
کے ساتھ علم پورا نہ ہوگا یہاں تک کہ ملک الموت پر اس درخت کا ایک پتہ گرے گا جو
عرش کے نیچے ہے اس پر جسے موت آتی ہے اس کا نام لکھا ہوگا پس اس وقت موت کا
فرشتہ اس کی روح قبض کرے گا اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اس پر تمام مخلوق
کی تعداد کے برابر پتے ہیں تو جب کسی کے اجل قریب آتی ہے اور اس کی عمر کے
چالیس روز باقی رہ جاتے ہیں تو اس درخت کا ایک پتہ گرتا ہے تو عزرائیل علیہ السلام
کے پہلو پر لگتا ہے پس وہ مطلع ہوتا ہے اس کے ساتھ تو اس کے بعد اپنے نائب کو حکم دیتا
ہے روح قبض کرنے کا اس کی جس کے نام کا پتہ گرا ہے اسی وقت آسمان پر اس کا نام
مردہ شمار ہوتا ہے۔ حالانکہ زمین پر وہ ابھی زندہ ہوتا ہے چالیس دن تک اور یہ بھی بیان
ہوا ہے کہ ملک الموت کے پاس میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک صحیفہ

لیکھ آتا ہے جس میں اس کا نام شمار ہوتا ہے جس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور اس جگہ کا نام جس میں اس کی روح قبض ہو اور اس سبب کا ذکر ہوتا ہے جس سے وہ مرے اور ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ عرش کے نیچے سے دو قطرے گرتے ہیں ایک قطرہ سبز رنگ کا اور دوسرا سفید۔

بَيُّضَاءُ فَإِذَا وَقَعَتِ الْخَضِرَاءُ عَلَى آيِ اسْمٍ كَانَ عُرِفَ أَنَّهُ شَقِيٌّ
وَإِذَا وَقَعَتِ الْبَيُّضَاءُ عَلَى آيِ اسْمٍ كَانَ عُرِفَ أَنَّهُ سَعِيدٌ وَأَمَّا مَعْرِفَةُ
الْمَوْضِعِ الَّذِي يَمُوتُ فِيهِ فَيُقَالُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ مَلَكًا
مُوكَّلًا بِكُلِّ مَوْلُودٍ يُقَالُ لَهُ مَلِكُ الْأَرْحَامِ فَإِذَا وَلِدَ مَوْلُودٌ أَمَرَ اللَّهُ
أَنْ يُدْرَجَ فِي النُّطْفَةِ الَّتِي فِي رَحِمِ أُمِّهِ مِنْ تُرَابِ الْأَرْضِ الَّتِي
يَمُوتُ عَلَيْهَا فَيَدُورُ الْعَبْدُ حَيْثُ مَا يَدُورُ حَتَّى يَعُودَ إِلَى مَوْضِعِ رُفْعِ
تُرْبَةِ تِلْكَ النُّطْفَةِ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِيهَا وَعَلَى هَذَا يَدُلُّ قَوْلُهُ تَعَالَى قُلْ
لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ
وَعَلَى هَذَا حِكْيَ أَنْ مَلِكَ الْمَوْتِ كَانَ يَظْهَرُ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ
فَدَخَلَ يَوْمًا عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاحْدَ النَّظَرُ فِي
شَابٍ عِنْدَهُ فَارْتَعَدَ الشَّابُّ مِنْهُ فَلَمَّا غَابَ مَلِكُ الْمَوْتِ قَالَ
الشَّابُّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أُرِيدُ أَنْ تَأْمُرَ الرِّيحَ لِتَحْمِلَنِي إِلَى الصِّينِ فَأَمَرَ
سُلَيْمَانُ الرِّيحَ فَحَمَلَتْهُ إِلَى الصِّينِ فَجَاءَ مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى سُلَيْمَانَ
فَسَأَلَهُ

پس جب کسی کے نام پر سبز قطرہ پڑے تو اس کے بد بخت ہونے کی علامت ہوتا ہے اور جب کسی کے نام پر سفید قطرہ پڑے تو اس کے نیک ہونے کی علامت ہوتا ہے اور بہر حال اس جگہ کی پہچان جس میں کسی کی موت واقعی ہونی ہو پس کہا گیا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرشتہ پیدا کیا ہے جو کہ ہر پیدا ہونے والے کے ساتھ موکل ہے اسے ملک الارحام کہا جاتا ہے جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے فرشتے کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ملایا جائے اس نطفہ میں جو کہ اس کی ماں کے رحم میں ہے اس مٹی سے جس پر اس کی موت آئے گی پھر وہ گھومتا ہے جہاں گھومنا چاہے آخر اسی جگہ لوٹتا ہے جہاں سے نطفہ میں ملانے کو مٹی لی گئی تھی تو اس جگہ وہ مرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد دلالت کرتا ہے کہ اے میرے محبوب فرما دیجئے اگر تم اپنے گھروں میں ہو اللہ ضرور ان کو جن کا قتل ہونا لکھا جا چکا ہے ان کی قتل گاہوں کی طرف لیجائے گا۔ اسی طرح جس جگہ سے بندہ کے خیر کے لئے مٹی لی گئی وہاں اس کی موت آتی ہے حکایت کی گئی ہے کہ تحقیق ملک الموت پہلے زمانے میں نظر آتا تھا تو ایک دن سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے دربار میں داخل ہوا وہاں بیٹھے ایک نوجوان کو تیز نظروں سے دیکھنے لگا جس سے نوجوان کا پنے لگا پس جب ملک الموت غائب ہوا تو وہ نوجوان سلیمان سے عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی میں چاہتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم کریں کہ وہ مجھے چین لے جائے سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا وہ اسے اٹھا کر چین لے گی پھر ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا تو سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ

عَنْ سَبَبِ نَظَرِهِ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أَقْبِضَ رَوْحَهُ فِي

ذَلِكَ الْيَوْمِ بِالصِّينِ فَرَأَيْتُهُ عِنْدَكَ فَعَجِبْتُ مِنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ
 سُلَيْمَانُ بِقِصَّتِهِ كَيْفَ سَأَلَنِي أَنْ أَمُرَ الرِّيحَ لَتَحْمِلَهُ إِلَى الصِّينِ
 فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ أَنَا قَدْ قَبَضْتُ رُوحَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِالصِّينِ
 وَفِي خَبَرٍ آخَرٍ يُقَالُ إِنَّ لِمَلِكِ الْمَوْتِ أَعْوَانًا يَقُومُونَ بِقَبْضِ
 الْأَرْوَاحِ إِلَّا تَرَى أَنَّهُ رُويَ أَنَّ رَجُلًا أُلْقِيَ عَلَى لِسَانِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 وَالْمَلِكِ الشَّمْسِ فَاسْتَاذَنَ هَذَا الْمَلِكُ رَبَّهُ فِي زِيَارَتِهِ فَلَمَّا نَزَلَ
 عَلَيْهِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَكْثِرُ الدُّعَاءَ لِي فَمَا حَاجَتُكَ قَالَ حَاجَتِي
 إِلَيْكَ أَنْ تَحْمِلَنِي إِلَى مَكَانِكَ وَتَسْأَلَ عَنْ مَلِكِ الْمَوْتِ أَنْ
 يُجْبِرَنِي بِاقْتِرَابِ أَجَلِي فَحَمَلَهُ وَأَقْعَدَهُ فِي مَقْعَدِهِ مِنَ الشَّمْسِ ثُمَّ
 صَعَدَ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِي آدَمَ أُلْقِيَ عَلَى
 لِسَانِهِ أَنْ يَقُولَ كُلَّمَا صَلَّى اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِمَلِكِ الشَّمْسِ وَقَدْ
 طَلَبَ مِنِّي أَنْ أَطْلُبَ مِنْكَ أَنْ تُعَلِّمَهُ أَجَلَهُ قُرْبَ لِيَسْتَعِدَّ لَهُ فَنَظَرَ
 مَلِكُ

نو جوان کو ہیبت کی نظر دیکھنے کا کیا سبب تھا اس نے کہا کہ مجھے اس دن اس کی چین سے
 روح قبض کرنے کا حکم تھا جب میں نے اسے آپ کے پاس دیکھا تو مجھے اس سے تعجب
 ہوا پھر سلیمان علیہ السلام نے اس کا واقعہ بیان کیا کہ اس نے مجھ سے کس طرح سوال
 کیا کہ میں ہوا کو حکم دوں تاکہ اسے اٹھا کر چین لے جائے۔ ایک اور حدیث میں ہے
 کہ تحقیق ملک الموت کے کچھ معاون ہیں جن میں ہر ایک ارواح قبض کرنے پر تیار

رہتا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا جو کہ روایت میں آیا کہ بے شک ایک شخص کی زبان پر جاری ہوا اے اللہ مجھے بخش دے اور اس فرشتے کو جو سورج پر مامور ہے۔ تو اس فرشتے نے اپنے رب سے اس شخص کو ملنے کا اذن چاہا پس جب اس پر اتر اتو اسے کہا تو نے میرے لئے بہت دعا کی اب بتا تیری کیا چاہت ہے اس نے کہا میری حاجت تجھ سے یہ ہے کہ تو مجھے اپنی جگہ اٹھا کے لیجا اور ملک الموت سے کہے کہ مجھے میری موت کے قریب ہونے کا وقت بتائے پس اس نے اسے اٹھالیا اور اسے وہاں جا بیٹھایا جو سورج سے اس کے بیٹھنے کی جگہ ہے پھر وہ اوپر کو ملک الموت کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ بنی آدم سے ایک شخص جس کی زبان پر جاری ہوتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے مجھے اور سورج کے فرشتے کو بخش دے مجھ سے سوال کیا کہ میں تجھ سے پوچھوں اس کی موت کا وقت کب ہے تا کہ وہ اس کی تیاری کرے تو ملک الموت نے اپنی کتاب کو دیکھا۔

الْمَوْتُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ هِيَآتِ اِنَّ لِصَاحِبِكَ شَانًا عَظِيْمًا وَهُوَ اَنَّهُ لَا يَمُوْتُ حَتّٰى يَجْلِسَ مَجْلِسَكَ مِنَ الشَّمْسِ فَقَالَ قَدْ جَلَسَ مَجْلِسِيْ مِنْهَا فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ تَوَقَّتْهُ رُسُلُنَا عَلٰى ذٰلِكَ وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ وَاَمَّا اَنْتَ هَآءِ اَجَالِ الْبَهَائِمِ وَالطُّيُوْرِ فَفِي الْخَبْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اَنَّهُ قَالَ اَجَالُ الْبَهَائِمِ كُلِّهَا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا تَرَ كُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَبَضَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ وَلَيْسَ لِمَلِكِ الْمَوْتِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَقَدْ قِيلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ قَابِضُ الْاَرْوَاحِ وَاِنَّمَا اُضِيفَ اِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ كَمَا اُضِيفَ الْقَتْلُ اِلَى

الْقَاتِلِ وَالْمَوْتِ إِلَى الْأَمْرَاضِ وَعَلَى هَذَا يَذُلُّ قَوْلُهُ تَعَالَى اللَّهُ يَتَوَفَّى
الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَاسِكِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي
قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ط بَابُ فِي ذِكْرِ جَوَابِ الرُّوحِ وَفِي
الْخَبَرِ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ إِذَا أَرَادَ قَبْضَ الرُّوحِ يَقُولُ الرُّوحُ لَا
أَطِيعُكَ مَا لَمْ

پھر کہا بے شک تیرے صاحب کی بڑی شان ہے وہ نہیں مرے گا جب تک وہ اس جگہ نہ
بیٹھے جو سورج سے تیرے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ پس اس نے کہا تحقیق وہ میری جگہ بیٹھا
ہے پھر ملک الموت نے کہا پس یہی اس کی موت کا وقت ہے ہمارے بھیجے ہوئے اسی
جگہ اسے موت دینگے اور وہ اپنے کام میں کوتاہی نہیں کرتے اور بہر حال چوپایوں اور
پرندوں کی اجلوں کا پورا ہونا پس نبی کریم ﷺ سے (اللہ کا ذکر چوپایوں کے
زندہ رہنے کا باعث ہے) مرفوع حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا
چوپایوں کی آجال اللہ تعالیٰ کے ذکر پر موقوف ہیں جب وہ اللہ کا ذکر چھوڑ دینگے اللہ
تعالیٰ ان کی روحوں کو قبض کر لیگا۔ ملک الموت کو ان کی ارواح سے کچھ سروکار نہیں اور
تحقیق کہا گیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ارواح کو قبض کرنے والا ہے اور ملک الموت کی
طرف قبض ارواح کی صرف اس طرح نسبت کی جاتی ہے جس طرح قتل کی نسبت
قاتل کی طرف اور موت کی نسبت امراض کی طرف، اور اس پر ہی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد
دلالت کرتا ہے

اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مرے انہیں ان کے سونے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری معیاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں۔ سوچنے والوں کے لئے باب

نمبر 6 (روح کے جواب کے بیان میں) حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق ملک الموت جب روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو روح کہتی ہے میں تیری نہیں مانوں گی جب تک مجھے اللہ حکم نہیں دیتا تو ملک الموت کہتا ہے۔

يَا مَرُّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ مَلِكُ الْمَوْتِ اَمَرَ نِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ فَيَطْلُبُ الرُّوْحَ مِنْهُ الْعَلَامَةُ وَالْبَرْهَانُ فَيَقُوْلُ الرُّوْحُ اِنَّ رَبِّيْ خَلَقَنِيْ وَاَدْخَلَنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَلَمْ تَكُنْ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَلَا نَ تَرِيْدُ اَنْ تَاْخُذَنِيْ فَيَرْجِعُ مَلِكُ الْمَوْتِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ عَبْدَكَ يَقُوْلُ كَذًا وَكَذًا وَيَطْلُبُ الْبَرْهَانَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَدَقَ رُوْحُ عَبْدِيْ يَا مَلِكُ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَى الْجَنَّةِ وَخُذْ تُفَاحَةً وَعَلَيْهَا اِسْمِيْ مَكْتُوْبٌ " وَاَرْهَا رُوْحَ عَبْدِيْ فَيَذْهَبُ مَلِكُ الْمَوْتِ فَيَاْخُذُهَا وَعَلَيْهَا مَكْتُوْبٌ " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَيُرِيْهِ فَاِذَا اَرَاهُ رُوْحَ الْعَبْدِ يَخْرُجُ مَعَ النِّشَاطِ بِابٍ " فِيْ ذِكْرِ جَوَابِ الْاَعْضَاءِ وَفِي الْخَبَرِ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَبْضَ رُوْحِ عَبْدِهِ يَجِيْءُ مَلِكُ الْمَوْتِ مِنْ قَبْلِ الْفَمِ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ مِنْهُ فَيَخْرُجُ الذِّكْرُ مِنْ فَمِهِ وَيَقُوْلُ لَا

سَبِيلَ لَكَ فِي هَذِهِ الْجِهَةِ وَإِنَّمَا فِيهِ ذِكْرُ رَبِّي فَيَرْجِعُ مَلِكُ الْمَوْتِ
إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے پھر روح اس سے علامت اور دلیل مانگتی ہے روح کہتی ہے کہ بے شک میرے رب نے مجھے پیدا کیا اور جسم میں مجھے داخل کیا اور تو اس وقت موجود نہ تھا تو اب تو مجھے نکالنا چاہتا ہے پس ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ بے شک تیرا بندہ ایسا ایسا کہتا ہے اور دلیل مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ملک الموت میرے بندے کی روح نے سچ کہا اب جنت کی طرف جا اور ایک سیب لیکر آ جس پر میرا نام لکھا ہے اور وہ سیب میرے بندے کی روح کو دیکھا پھر ملک الموت جاتا ہے پس سیب لاتا ہے اور اس پر لکھا ہوتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم: ملک الموت روح کو دکھاتا ہے جب بندے کی روح وہ سیب دیکھتی ہے تو

بخوشی نکلنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ باب نمبر 7 (اعضاء کے جواب

میں) حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کی روح نکالنا چاہتا ہے تو ملک الموت منہ کی طرف سے آتا ہے تاکہ روح کو اس سے قبض کرے پس اس کے منہ سے ذکر آتا ہے اور ملک الموت سے کہتا ہے اس طرف سے روح نکالنے پر تجھے قابو نہیں اس میں تو میرے رب کا ذکر جاری ہے پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے۔

وَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ يَقُولُ وَكَيْتُ وَكَيْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى

اقْبِضْ رُوحَهُ مِنْ جِهَةِ أُخْرَىٰ فَيَجِيءُ مَلِكُ الْمَوْتِ مِنْ قَبْلِ الْيَدِ
 لِيُخْرِجَهُ مِنْهُ فَيَقُولُ الْيَدُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ لَا سَبِيلَ لَكَ إِلَيَّ فَإِنِّي
 تَصَدَّقْتُ كَثِيرًا وَمَسَحْتُ رَأْسَ الْيَتِيمِ وَكَتَبْتُ الْعِلْمَ وَضَرَبْتُ
 السَّيْفَ عَلَىٰ عُنُقِ الْكُفَّارِ ثُمَّ يَجِيءُ إِلَى الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا سَبِيلَ
 لَكَ مِنْ قِبَلِي فَإِنَّهُ مَشَىٰ بِي إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَعِيَادَةِ
 الْمَرَضِ وَمَجْلِسِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ثُمَّ يَجِيءُ إِلَى الْأَذْنَيْنِ فَيَقُولَانِ
 لَا سَبِيلَ لَكَ مِنْ قِبَلِنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ بِنَا الْقُرْآنَ وَالذِّكْرَ فَيَجِيءُ إِلَى
 الْعَيْنَيْنِ فَيَقُولَانِ لَا سَبِيلَ لَكَ مِنْ قِبَلِنَا فَإِنَّهُ نَظَرَ بِنَا إِلَى الْمَصَاحِفِ
 وَوَجَّهَ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَيَقُولُ يَا
 رَبِّ غَلَبَنِي أَعْضَاءُ الْعَبْدِ بِالْحُجَّةِ وَيَقُولُ كَذًا وَكَذَا فَكَيْفَ اقْبِضْ
 رُوحَهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اكْتُبْ اسْمِي عَلَى كَفِّكَ وَارَهُ عَبْدِي
 الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَرَنَّهُ فَيَكْتُبُ مَلِكُ الْمَوْتِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى كَفِّهِ
 وَيُرِيهِ رُوحَ الْعَبْدِ فَيَجِيءُ فَيُخْرِجُ

اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار بے شک تیرا بندہ ایسے ایسے کہتا ہے اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے اس کی روح کسی دوسری طرف سے قبض کر لو تو ملک الموت ہاتھ کی طرف
 سے آتا ہے تاکہ روح کو اس طرف سے نکالے پس ہاتھ ملک الموت سے کہتا ہے تجھے
 مجھ پر کچھ قابو نہیں کیونکہ میں بکثرت خیرات کرتا ہوں اور یتیم کے سر پر پھرتا اور علم
 لکھا رکھتا ہوں اور اللہ کی راہ میں کفار کی گردنوں پر تلوار چلاتا ہوں پھر ملک الموت پیر

کی طرف سے روح نکالنے آتا ہے تو پیر کہتا ہے تیرا میری طرف سے کچھ زور نہیں چلے گا کیونکہ میرے ساتھ وہ جمعہ اور جماعت اور مریض کی عیادت اور مجلس علم و علماء کو چل کر جاتا ہے پھر وہ کانوں کی جانب آتا ہے تو وہ کہتے ہیں تجھے ہم پر کچھ قابو نہیں اس لئے وہ ہمارے ساتھ قرآن اور ذکر سنتا ہے پھر فرشتہ آنکھوں کی طرف سے آتا ہے تو آنکھیں کہتی ہیں تیرے لئے ہماری طرف سے کوئی راستہ نہیں اس لئے کہ وہ ہمارے ساتھ قرآن و علماء کی زیارت کرتا ہے پھر ملک الموت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹ جاتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے پروردگار تیرے بندہ کے اعضاء حجت کے ساتھ مجھ پر غالب آگئے اور وہ ایسے ایسے کہتا ہے اب میں اس کی روح کیسے قبض کروں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ لو اور میرے مومن بندے کو دکھاؤ تا کہ وہ اسے دیکھے پس ملک الموت اللہ تعالیٰ کا نام اپنی ہتھیلی پر لکھ لیتا ہے اور بندہ مومن کی روح کو دکھاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر بندہ مومن کے جسم سے نکل آتی ہے۔

رُوحُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ فَمِنْ أُنْسِ اسْمِهِ يَنْصَرِفُ عَنْهُ مِرَازَةُ النَّزْعِ
فَيُخْرِجُ مَعَ النِّشَاطِ فَكَيْفَ لَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ وَالْقَطِيعَةُ
وَالْفَضِيعَةُ وَلِذَلِكَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَى صُدُورِكُمْ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى
وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّنْ رَبِّهِ
فَيَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ وَأَهْوَالُ الْقِيَامَةِ وَفِي الْخَبَرِ إِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي
النَّزْعِ يَنَادِي مَنَادٌ مِّنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ دَعَا حَتَّى يَسْتَرْيَحَ فَإِذَا بَلَغَ إِلَى

الصَّدرِ يُنادِي مُنادٍ حَتَّى يَسْتَرِيحَ وَكَذَلِكَ إِذَا بَلَغَ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ
وَالسُّرَّةِ فَإِذَا بَلَغَ إِلَى الحُلُقُومِ يُنادِي مُنادٍ دَعَا حَتَّى يُوَدَّعَ
الأَعْضاءَ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُوَدَّعُ العَيْنَانِ وَيَقُولَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ إِلَى
يَوْمِ القِيَمَةِ وَكَذَلِكَ الأَذْنَانِ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَيُوَدَّعُ الرُّوحُ
وَالنَّفْسُ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ وَدَاعِ الإِيْمَانِ عَنِ اللِّسَانِ وَودَاعِ القَلْبِ
عَنْ مَعْرِفَةِ الرَّحْمَنِ فَيَبْقَى اليَدَانِ بِلا حَرَكَةٍ وَالرِّجْلَانِ بِلا حَرَكَةٍ
وَالْحَدَقَتَانِ

پس اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نام سے محبت کے سبب نزع کی سختی اس سے ٹل جاتی
ہے اور روح بخوشی قبض ہو جاتی ہے۔ تو پھر آخرت کا عذاب کیسے نہ ٹلے گا اور اللہ تعالیٰ
سے انقطاع اور شرمندگی کیونکہ ہوگی اور اسی لئے اللہ نے ان کے دلوں پر اپنا نام لکھا
ہے۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھا
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا وہ اپنے رب
کے نور پر ہے۔ تو اسی طرح عذاب اور قیامت کے خوف ٹل جائینگے اور حدیث میں
ہے کہ جب بندہ نزع میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ
اس کے بندہ کو چھوڑ دو تا کہ آرام پائے پس جب روح اس کے سینہ کو پہنچتی ہے پھر
جب روح حلق کو پہنچتی ہے تو منادی ندا کرتا ہے کہ اسے چھوڑ دو تا کہ اعضاء ایک
دوسرے کو الوداع کریں پس آنکھیں الوداع کرتی ہوئی کہتی ہیں تجھ پر قیامت تک
سلامتی ہو اور اس طرح کان و ہاتھ اور پاؤں الوداع کرتے ہیں اور روح و نفس الوداع

کہتے ہیں پس ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ایمان کے وداع زبان سے اور دل کے وداع اللہ تعالیٰ کی معرفت سے پس پھر ہاتھ اور پاؤں بلا حرکت رہ جاتے ہیں اور آنکھیں بلا بینائی رہ جاتی ہیں۔

لَا بَصَرَ لَهُمَا وَالْأَذْنَ لَا سَمْعَ لَهُمَا وَالْبَدَنُ لَا رُوحَ لَهُ فَلَوْ بَقِيَ
اللسانُ بلا شَهادَةِ وَالْقَلْبُ بلا مَعْرِفَةِ فَكَيْفَ حالُ الْعَبْدِ فِي
الْتَّحَدِلِ لَا يَرَى أَحَدًا لَا أَبًا وَلَا أُمًّا وَلَا أَوْلَادًا وَلَا إِخْوَانًا وَلَا
أَصْحَابًا وَلَا فِرَاشًا وَلَا حِجَابًا فَلَوْ لَمْ يَرِ حَمُّ رَبِّهِ الْكَرِيمِ فَقَدْ خَسِرَ
خُسْرَانًا عَظِيمًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَكْثَرُ مَا لَمْ
يُسَلَبِ إِلَّا يُمَانٌ مِنَ الْعَبْدِ فِي وَقْتِ النَّزْعِ أَعَاذَنَا اللَّهُ وَآيَاكُمْ مَنْ
سَلَبِ الْإِيمَانَ بَابٌ فِي ذِكْرِ الشَّيْطَانِ كَيْفَ يُسَلَبُ الْإِيمَانُ فِي
الْخَبَرِ يَجِيءُ الشَّيْطَانُ إِلَيْهِ فَيَجْلِسُ عِنْدَ يَسَارِهِ وَهُوَ فِي النَّزْعِ
فَيَقُولُ لَهُ أَتْرُكُ هَذَا الدِّينَ وَقُلِ الْهَيْنِ اثْنَيْنِ حَتَّى تَنْجُو مِنْ هَذِهِ
السَّلَاسَةِ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فَالْخَطَرُ عَظِيمٌ "فَعَلَيْكَ بِالْبُكَاءِ
وَالْتَضَرُّعِ وَاحْيَاءِ اللَّيْلَةِ وَكَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَتَّى تَنْجُو مِنْ
عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَسُئِلَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَيُّ ذَنْبٍ
أَخْوَفُ لِسَلَبِ الْإِيمَانِ قَالَ تَرْكُ الشُّكْرِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَرْكُ
خَوْفِ الْخَاتِمَةِ وَالظُّلْمِ عَلَى الْعِبَادِ وَ

اور کانوں میں قوت سماعت نہیں رہتی اور بدن بغیر روح ہو جاتا ہے۔ پھر اگر زبان بلا

شہادت اور دل بلا معرفت ہو جائے تو بندے کا قبر میں کیا حال ہو گا وہاں تو کسی کو نہیں دیکھے گا نہ باپ کو نہ ماں نہ اولاد نہ بھائی اور نہ دوستوں کو اور نہ فرش اور نہ پردہ پس اگر اس کا رب کریم رحم نہ کرے تو بلاشبہ وہ بہت بڑے نقصان میں پڑ جائے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ وقت نزع جو بندے کے ایمان کو سب سے زیادہ

بچاتا ہے وہ اللہ کی پناہ مانگنا ہے اور اپنے ایمان کو سلب سے بجاؤ۔ باب

نمبر 8 (اس بیان میں کہ شیطان ایمان کیسے چھینتا ہے)

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان بندے کے پاس نزع کے وقت آکر اس کی بائیں جانب بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے اس دین کو چھوڑ دے اور کہ دو خدا ہیں تاکہ تو اس سختی سے خلاصی پائے پس جب معاملہ اس طرح ہے یعنی ایمان کے سلب کو خوف بہت ہے تو تجھے گریہ وزاری اور رات کو بیدار رہنا اور رکوع و سجود کی کثرت کرنا ضروری ہے تاکہ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات پائے (ایمان کے سلب ہونے کے اسباب) اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کونسے گناہ سے ایمان کے سلب کا زیادہ خطرہ ہے فرمایا ایمان پر شکر نہ کرنا اور برے خاتمہ سے بے خوف ہونا اور بندوں پر ظلم کرنا اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ إِنَّ مَنْ كَانَ فِيهِ هَذِهِ الْخَصَالُ الثَّلَاثُ فَلَا غَلَبَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا كَافِرًا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ إِلَّا مَنْ أَدْرَكَهُ السَّعَادَةُ الْوَلِيَّةُ وَيُقَالُ أَشَدُّ الْحَالِ عَلَى الْمَيِّتِ عِنْدَ النَّزْعِ

الْعَطَشُ وَاحْتِرَاقُ الْكَبِدِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ يَجِدُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ
 فُرْصَةً مِنْ نَزْعِ الْإِيمَانِ لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعْطَشُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ
 فَيَجِيءُ الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَأْسِهِ مَعَ الْقَدَحِ مِنَ الْمَاءِ جَمْدٍ فَيُحَرِّكُ
 الْقَدَحَ لَهُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ أَعْطِنِي مِنَ الْمَاءِ وَلَا يَدْرِي أَنَّهُ شَيْطَانٌ
 فَيَقُولُ لَهُ قُلْ لَا صَانِعَ لِلْعَالَمِ حَتَّى أُعْطِيَكَ الْمَاءَ فَإِنْ لَمْ يَجِبْهُ
 الْمُؤْمِنُ يَجِيءُ إِلَى مَوْضِعٍ قَدْ مِئِهِ فَيُحَرِّكُ الْقَدَحَ فَيَقُولُ أَعْطِنِي
 مِنَ الْمَاءِ فَيَقُولُ لَهُ قُلْ كَذَبَ الرُّسُلُ حَتَّى أُعْطِيَكَ الْمَاءَ فَمَنْ
 أَدْرَكَتْهُ الشَّقَاوَةُ يَجِيبُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ لَا يُطِيقُ عَلَى الْعَطَشِ فَيَخْرُجُ مِنَ
 الدُّنْيَا كَافِرًا وَمَنْ أَدْرَكَتْهُ السَّعَادَةُ يَرُدُّ كَلَامَهُ وَيَتَفَكَّرُ مَا أَمَامَهُ كَمَا
 حَكَى أَنَّ أَبَا زَكَرِيَّا الزَّاهِدَ لَمَّا حَضَرَتْهُ

نے فرمایا کہ جس میں یہ تینوں عادتیں ہوں اندیشہ ہے کہ وہ دنیا سے کافر مرے ہم اس
 سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ہاں مگر جس کسی کی دستگیری سعادت ازلیہ کرے اور کہا گیا ہے
 کہ سخت تر تکلیف میت کو نزع کے وقت پیاس اور جگر سوزی کی ہوتی ہے تو اس وقت
 شیطان اس پر موقع پا کر ایمان چھیننے کی کوشش کرتا ہے اس لئے کہ مومن اس وقت
 پیاسا ہوتا ہے پس شیطان اس کے سر کے پاس ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کا پیالہ لاتا ہے
 اور اس کی طرف بڑھاتا ہے تو مومن اس سے پانی مانگتا ہے اس کے فریب میں نہ آئے تو
 شیطان اس کے قدموں کی طرف سے آتا ہے اور پانی کا پیالہ اس کے سامنے چھلکاتا
 ہے تو مومن اس سے پانی مانگتا ہے۔ شیطان اسے کہتا ہے کہ نبیوں کو جھوٹا کہے (نعوذ

باللہ من ذلک) تب میں تجھے پانی دوں گا پھر جس کو ازلی بد بختی نے گھیر لیا وہ اس کی مان لے گا کیونکہ وہ پیاس پر تاب نہ لا سکے گا تو دنیا سے کافر جائے گا اور جس کی ازلی سعادت نے دشگیری کی وہ شیطان کی بات کو رد کرے گا اور اپنی آخرت کی فکر کرے گا (موت کے وقت ایمان چھیننے کے لئے شیطان کے حیلے) حکایت ہے کہ ابو زکریا زہد کی جب موت کا وقت قریب آیا۔

الْوَفَاةُ فَاتَاهُ صَدِيقٌ "لَهُ وَهُوَ فِي سَكْرَاتِ الْمَوْتِ فَلَقَّنَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ" رَسُولُ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ الزَّاهِدُ بِوَجْهِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَقَالَ لَهُ ثَانِيًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ ثَالِثًا فَقَالَ لَا أَقُولُ فَخَشِيَ صَدِيقُهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ وَجَدَ أَبُو زَكْرِيَّا خِفَّةً وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ هَلْ قُلْتُمْ لِي شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ عَرَضْنَا عَلَيْكَ الشَّهَادَةَ ثَلَاثًا فَأَعْرَضْتَ مَرَّتَيْنِ وَقُلْتَ فِي الثَّالِثَةِ لَا أَقُولُ فَقَالَ اتَانِي ابْلِيسُ وَمَعَهُ قَدْحٌ "مِنْ الْمَاءِ وَوَقَفَ عَنْ يَمِينِي وَحَرَّكَ الْقَدَحَ وَقَالَ لِي اتَّحْتَاجُ إِلَى الْمَاءِ قُلْتُ بَلَى فَقَالَ لِي قُلْ عَيْسَى ابْنُ اللَّهِ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ ثُمَّ اتَانِي مِنْ قَبْلِ الرَّجُلِ فَقَالَ لِي كَذَلِكَ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ وَفِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَالَ لِي قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ لَا أَقُولُ فَضْرَبَ الْقَدَحَ عَلَى الْأَرْضِ وَوَلَّى نَادِمًا فَأَنَا رَدَدْتُ عَلَى ابْلِيسَ لَا عَلَيْكُمْ فَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَعَلَى هَذَا الْخَبَرِ رَوَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

تو سکر ات موت کے عالم میں ان کے پاس اس کا ایک دوست آیا اور اسے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کی تلقین کی تو زاہد نے اس کی طرف سے اپنا چہرہ پھیر لیا اور نہ پڑھا پھر اس نے اسے پڑھنے کو کہا اس نے منہ پھیر لیا پھر جب اس نے تیسری بار کہا تو اس نے کہا میں نہیں پڑھتا تب اس کا دوست ناراض ہو گیا پھر جب کچھ وقت بعد ابو زکریا کو افاقہ ہوا اور اپنی آنکھوں کو کھولا اور پوچھا کیا تم نے مجھے کچھ کہا تھا لوگوں نے کہا ہاں ہم نے تم کو تین بار کلمہ پڑھنے کو کہا پس تو نے دوبار تو اپنا چہرہ پھیر لیا اور تیسری بار کہا کہ میں نہیں پڑھتا تب اس نے بتایا کہ میرے پاس اس وقت ابلیس آیا اور اس کے پاس پانی کا بھرا پیالہ تھا اور میری دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور پیالے کو حرکت دی اور مجھ سے کہا کیا تجھے پانی کی حاجت ہے میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا پھر عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہو پس میں نے اس سے انکار کیا پھر وہ میرے پاؤں کی طرف سے آیا تو مجھے وہی کہا میں نے پھر اس کا انکار کیا اور اس نے تیسری بار مجھے کہا کہو کوئی بھی معبود نہیں میں نے کہا میں ایسا نہیں کہوں گا تب اس نے پیالہ زمین پر پھینک دیا اور نادم ہو کر چل دیا تو میں نے اس وقت شیطان کی بات کو رد کیا تھا تمہاری بات کا انکار نہیں کیا تھا پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا خاص بندہ اور رسول ہے اور اس حدیث کی بناء پر حضرت منصور بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا

أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَدْنَى مَوْتُ الْعَبْدِ قُسِمَ حَالُهُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجِهٍ الْمَالُ لِلْوَارِثِ وَالرُّوحُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ وَاللَّحْمُ لِلدِّيدَانِ وَالْعَظْمُ لِلتُّرَابِ

وَالْحَسَنَاتُ لِلْخَصَمَاءِ فَذَهَبَ الْوَارِثُ بِالْمَالِ وَذَهَبَ الدُّوْدُ بِالْحَمِ
وَذَهَبَ التُّرَابُ بِالْعَظْمِ وَذَهَبَ الْخَصَمَاءُ بِالْحَسَنَاتِ وَيَأْلِيَتْ
الشَّيْطَانُ لَا يَذْهَبُ بِالْإِيمَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ يَكُونُ فِرَاقًا مِّنَ الرَّبِّ
فَإِنَّ فِرَاقَ الرُّوحِ مِنَ الْجَسَدِ غَيْرُ فِرَاقِ الرَّبِّ فَإِنَّهُ فِرَاقٌ "لَا بَدَلَ
مِنْهَا بَابٌ" فِي ذِكْرِ الرُّوحِ فِي الْخَبَرِ إِذَا فَارَقَ الرُّوحُ مِنَ الْبَدَنِ
نُودِيَ مِنَ السَّمَاءِ ثَلَاثَ صِيْحَاتٍ يَا بَنَ آدَمَ أَتَرَكْتَ الدُّنْيَا أَمْ الدُّنْيَا
تَرَكَتْكَ أَجَمَعْتَ الدُّنْيَا أَمْ الدُّنْيَا جَمَعَتْكَ أَقْبَلْتَ الدُّنْيَا أَمْ الدُّنْيَا
قَبِلَتْكَ وَإِذَا وُضِعَ عَلَى الْمُغْتَسِلِ نُودِيَ مِنَ السَّمَاءِ بِثَلَاثِ
صِيْحَاتٍ يَا بَنَ آدَمَ أَيُّنَ الْقَوِيَّ فَمَا أَضْعَفَكَ وَأَيُّنَ لِسَانَكَ
لَفْصِيحُ فَمَا أَسْكَنَكَ وَأَيُّنَ أُذُنَكَ السَّامِعُ فَمَا أَصَمَّكَ وَأَيُّنَ
أَحْبَاؤَكَ

(مرنے کے بعد آدمی کا حال پانچ طرح کا ہے) جب بندہ کی موت کا
وقت قریب آتا ہے تو اس کا حال پانچ طرح پر تقسیم ہوتا ہے مال و رثاء کے لئے روح
ملک الموت کے لئے گوشت کیڑوں کے لئے ہڈیاں مٹی کے لئے اور نیکیاں حقوق
طلب کرنے والوں کے لئے تو بعد از موت مال و رثاء لیجاتے ہیں اور روح ملک
الموت لیجاتا ہے اور گوشت کیڑے کھا جاتے ہیں اور ہڈیاں مٹی کھا جاتی ہے اور نیکیاں
حقوق مانگنے والے لیجاتے ہیں اور کاشکہ شیطان ایمان کو بوقت موت نہ لیجائے کیونکہ
ایمان کا جانا رب سے جدائی ہے اور بیشک روح کی جسم سے جدائی رب سے جدائی

نہیں۔ رب سے جدائی تو وہ چیز ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ باب نمبر 9 (روح

کے بیان میں) حدیث میں ہے کہ جب روح بدن سے جدا ہوتی ہے تو آسمان سے تین بار آواز آتی ہے کہ اے ابن آدم کیا تو نے دنیا چھوڑ دی یا دنیا نے تجھے چھوڑ کیا تو نے دنیا جمع کی یا دنیا نے تجھے جمع کیا؟ کیا تو نے دنیا قبول کی یا دنیا نے تجھے قبول کیا اور جب اسے تختہ غسل پر رکھا جاتا ہے تو آسمان سے تین بار آواز دی جاتی ہیں کہ اے ابن آدم تیرا قوی بدن کہاں ہے اب کس چیز نے اسے ضعیف کر دیا ہے اور تیری فصیح زبان کہاں ہے اسے کس چیز نے خاموش کر دیا اور تیرے سننے والے کان کہاں ہیں تو اب انہیں کس نے بہرا کر دیا اور تیرے پیارے دوست کہاں ہیں۔

فَمَنْ أَوْحَشَكَ إِذْ وَضِعَ فِي الْكَفَنِ نُودَى بِثَلَاثِ صِيْحَاتٍ يَا بَنَ آدَمَ طُوبَى لَكَ إِنْ كَانَ مَا وَآكَ الْجَنَانُ وَالْوَيْلُ لَكَ إِنْ كَانَ مَا وَآكَ النَّيْرَانُ يَا بَنَ آدَمَ طُوبَى لَكَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَيْلُ لَكَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ سَخَطُ اللَّهِ يَا بَنَ آدَمَ قَدْ تَذَهَّبَ إِلَى سَفَرٍ طَوِيلٍ بِغَيْرِ زَادٍ وَتُخْرَجُ مِنْ مَنْزِلِكَ فَلَا تَرْجِعْ إِلَيْهِ أَبَدًا وَتَصِيرُ إِلَى بَيْتٍ لَا هَوَالَ وَإِذَا وَضِعَ عَلَى الْجَنَازَةِ نُودَى بِثَلَاثِ صِيْحَاتٍ يَا بَنَ آدَمَ طُوبَى لَكَ إِنْ كَانَ عَمَلُكَ خَيْرًا وَالْوَيْلُ لَكَ إِنْ كَانَ عَمَلُكَ شَرًّا وَطُوبَى لَكَ إِنْ كُنْتَ تَائِبًا وَصَاحِبُكَ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَيْلُ لَكَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكَ سَخَطُ

اللَّهُ وَإِذَا وَضَعْتَ لِلصَّلَاةِ نُودَى بِثَلَاثِ صَيِّحَاتٍ يَا بَنَ آدَمَ كُلِّ
عَمَلٍ عَمَلْتَهُ تَرَاهُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَإِنْ كَانَ عَمَلُكَ خَيْرًا تَرَاهُ
خَيْرًا وَإِنْ كَانَ عَمَلُكَ شَرًّا تَرَاهُ شَرًّا طُوبَى لَكَ إِنْ كُنْتَ
أَصْلَحْتَ عُمْرَكَ وَالْوَيْلُ لَكَ إِنْ كُنْتَ ضَيَّعْتَ عُمْرَكَ وَإِذَا
وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ

اب کس نے تجھے تنہا کر دیا اور جب اسے کفن میں لپیٹا جاتا ہے تو تین آوازیں آتی ہیں
کہ ابن آدم خوشی ہے تیرے لئے اگر تیرا ٹھکانہ جنت ہے اور خرابی ہے تیرے لئے اگر
تیرا ٹھکانہ آگ ہے اور اے ابن آدم تیری خوش بختی ہے اگر تیرا ساتھی اللہ کی رضا ہو اور
بر بادہی ہے تیرے لئے اگر تجھ پر اللہ کی ناراضگی ہے۔ اے ابن آدم تحقیق تو طویل سفر
کی طرف بغیر زاد راہ کے جا رہا ہے اور تو جس گھر سے نکل رہا ہے اس کی طرف نہیں
آئے گا اور تو خوف ناک گھر کی طرف چلا جائے گا اور جب اسے قبرستان لے جانے
کو چار پائی پر رکھا جاتا ہے تو تین بار آوازیں دی جاتی ہیں کہ اے ابن آدم تیرے لئے
خوشی ہے اگر تیرے عمل اچھے تھے اور تیری خرابی ہے اگر تیرے عمل برے تھے اور
تیرے لئے خوشی ہے اگر تو توبہ کرنے والا ہے کہ تیرے لئے اللہ کی رضا ہے اور تیرے
لئے خرابی ہے اگر تجھ پر اللہ کی ناراضگی ہے اور جب جنازہ کے لئے رکھا جاتا ہے تو تین
بار ندا آتی ہے کہ اے ابن آدم ہر عمل جو تو نے کیا اسے اب دیکھ لیا اگر اچھا تھا تو اچھا
دیکھا اور برا تھا تو برا دیکھا خوشی ہے تیرے لئے اگر تو نے اپنی زندگی اصلاح و نیکی میں
گزاری اور خرابی ہے تیرے لئے اگر تو نے اپنی زندگی کو ضائع کیا اور جب میت کی

چار پائی قبر کے کنارے رکھی جاتی ہے تو اسے زمین تین بار آواز دیتی ہے کہ اے ابن آدم جب تو میری پشت پر تھا تو ہنستا تھا اب میرے پیٹ میں روتا ہوا جائے گا۔

عَلَى شَفِيرَةِ الْقَبْرِ نُودِيَ بِثَلَاثِ صِيْحَاتٍ يَا بْنَ آدَمَ كُنْتَ عَلَى ظَهْرِي ضَاحِكًا وَصِرْتَ فِي بَطْنِي بَاكِيًا وَكُنْتَ عَلَى ظَهْرِي فَرِحًا وَفَصِرْتَ فِي بَطْنِي حَزِينًا وَكُنْتَ عَلَى ظَهْرِي نَاطِقًا وَصِرْتَ فِي بَطْنِي سَاكِتًا وَإِذَا أَذْبَرَ النَّاسُ عَنْهُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا عَبْدِي بَقِيتَ وَحِيدًا فَرِيدًا وَتَرَ كُوكَ فِي ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَقَدْ عَصَيْتَنِي لِأَجْلِهِمْ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ عَلَيْكَ الْيَوْمَ رَحْمَةً يَتَعَجَّبُ مِنْهَا الْخَلَائِقُ وَأَنَا شَفِيقٌ عَلَيْكَ مِنَ الْوَالِدَةِ بَوْلِدَهَا بَابٌ فِي ذِكْرِ نِدَاءِ الْأَرْضِ وَالْقَبْرِ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الْأَرْضَ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ بَعَشْرَ كَلِمَاتٍ يَقُولُ يَا بْنَ آدَمَ تَسْعَى عَلَى ظَهْرِي وَمَصِيرُكَ فِي بَطْنِي وَتَعْصِي عَلَى وَتَغْدُبُ فِي بَطْنِي وَتَضْحَكُ عَلَى ظَهْرِي وَتَبْكِي فِي بَطْنِي وَتَأْكُلُ الْحَرَامَ عَلَى ظَهْرِي وَتَأْكُلُ الدُّوْدَ لِحِمَمِكَ فِي بَطْنِي وَتَفْرَحُ عَلَى ظَهْرِي وَتَحْزَنُ فِي بَطْنِي وَتَسْمِنُ بِالْحَرَامِ عَلَى ظَهْرِي وَتَذُوبُ فِي بَطْنِي وَتَخْتَالُ عَلَى ظَهْرِي

اور جب تو میری پشت پر تھا تو خوش تھا اب تو میرے پیٹ میں غمناک ہو کر جائے گا تو میری پشت پر ناطق تھا اب مجھ میں خاموش رہیگا اور جب لوگ اسے دفن کر پلٹتے ہیں تو

اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے بندے اب تو تنہا رہیگا تیرے پیارے تجھے اندھیری قبر میں چھوڑ گئے جن کے لئے تو نے میری نافرمانی کی پس آج تجھ پر رحمت کرتا ہوں جس پر مخلوق حیران رہے گی اور میں اس سے بڑھ کر تجھ پر شفیق ہوں کہ جتنی شفقت باپ کو اپنی اولاد پر ہوتی ہے۔

باب نمبر 10 (زمین اور قبر کے ندا کرنے میں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر دن زمین دس کلموں کے ساتھ ندا کرتی ہے کہ اے ابن آدم اب تو میرے پیٹھ پر بھاگتا ہے آخر تیرا ٹھکانہ میرا پیٹ ہوگا اور میری پیٹھ پر نافرمانی کرتا ہے آخر میرے پیٹ میں تجھے عذاب ہوگا اور میری پیٹھ پر ہنستا ہے پھر میرے پیٹ میں روتا آئے گا اور اب میری پشت پر حرام کھاتا ہے میرے پیٹ کے اندر تیرا گوشت کیڑوں کی غذا ہوگا اور اب تو میری پشت پر خوش ہے اور پھر میرے پیٹ میں غم کرے گا اور اب تو میری پشت پر پلتا ہے۔ پھر میرے پیٹ میں پگلے گا اور اب میری پشت پر اتر کر چلتا ہے پھر میرے میں عاجز بن کے آئے گا۔

تَذِلُّ فِي بَطْنِي وَتَمْشِي سُورًا عَلَى ظَهْرِي وَتَقَعُ حَزِينًا فِي بَطْنِي
وَتَمْشِي فِي النُّورِ عَلَى ظَهْرِي وَتَقَعُ فِي الظُّلُمَاتِ فِي بَطْنِي وَتَمْشِي
مَعَ الْجَمَاعَةِ عَلَى ظَهْرِي وَتَقَعُ وَحِيدًا فِي بَطْنِي وَفِي الْخَبَرِ أَنَّ
الْقَبْرَ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ بِثَلَاثِ كَلِمَاتٍ يَقُولُ أَنَا بَيْتُ
الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَمَاذَا أَعْدَدْتُ لِي وَيُقَالُ
إِنَّ الْقَبْرَ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ يَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ

فَاحْمِلْ مُوْنَسًا وَهُوَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَأَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ فَاحْمِلْ
 سِرَاجًا وَهُوَ الصَّلَاةُ فِي اللَّيْلِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ فَاحْمِلْ إِلَى فِرَاشٍ
 وَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَأَنَا بَيْتُ الْآفَاعِي وَالْعَقَارِبِ فَاحْمِلْ التَّرْيَاقَ
 وَهُوَ الصَّدَقَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاهْرَاقِ الدَّمُوعَ وَأَنَا بَيْتُ
 سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فَكَثِّرْ عَلَى ظَهْرِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ
 اللَّهِ بَابٌ فِي ذِكْرِ نِدَاءِ الرُّوحِ بَعْدَ الْخُرُوجِ وَفِي الْخَبَرِ رَوَى عَنْ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً مُرَبَّعَةً فِي

اور آج تو مجھ پر خوشی سے چلتا ہے پھر تو مجھ میں غمناک ہوگا اور آج تو میرے اوپر روشنی
 میں چلتا ہے کل تو میرے اندر اندھیرے میں رہے گا آج تو میرے پر پیاروں کے
 ساتھ ہے کل تو میرے اندر تنہا رہے گا اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ قبر بردن تین بار
 تین کلموں کے ساتھ ندادیتی ہے کہتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا
 گھر ہوں اور میں اندھیرا گھر ہوں تو نے میرے لئے کیا تیاری کی اور یہ بھی کہا گیا ہے
 کہ قبر بردن پانچ بار ندا کرتی ہے کہتی ہے میں تنہائی کا گھر ہوں اپنے ساتھ ساتھی لا اور
 وہ قراءت قرآن ہے اور میں اندھیرا گھر ہوں اپنے ساتھ چراغ لا اور وہ تہجد کی نماز
 ہے اور میں مٹی کا گھر ہوں اپنے ساتھ بچھونا لا اور وہ نیک عمل ہیں اور میں سانپوں
 اور بچھوؤں کا گھر ہوں اپنے ساتھ تریاق لا اور وہ صدقہ اور بسم اللہ پڑھنا اور خوف خدا
 میں اٹکبار ہونا ہے اور میں منکر و نکیر کے سوال کی جگہ ہوں تو میری پشت پر لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ پڑھنے کی کثرت کر۔

باب نمبر 11 (روح کے نکلنے کے بعد کی ندا کے بیان میں)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ فرمایا میں گھر میں چار زنانوں ہو کر بیٹھی تھی کہ

الْبَيْتِ إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُودَ لَهُ كَمَا كَانَ عَادَتِي عِنْدَ مَجِيئِهِ إِلَيَّ فَقَالَ اجْلِسِي مَكَانَكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَعَدْتُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حُجْرِي وَنَامَ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ فَطَلَبْتُ شَيْبَةً فِي لِحْيَتِهِ فَرَأَيْتُ فِيهَا تِسْعَةَ عَشَرَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ فَتَفَكَّرْتُ فِي نَفْسِي فَقُلْتُ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا وَيُبْقَى أُمَّتُهُ بِلَا نَبِيٍّ فَبَكَيْتُ حَتَّى سَالَ دَمْعِي عَلَى خَدَيَّ وَتَقَاطَرَتْ مِنْهُ عَلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ وَقَالَ مَا الَّذِي أَبْكََاكِ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيُّ حَالٍ أَشَدُّ عَلَى الْمَيِّتِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ بَلَى قَوْلِي أَنْتِ فَقُلْتُ لَا يَكُونُ الْحَالُ أَشَدُّ مِنْ وَقْتِ خُرُوجِهِ مِنْ دَارِهِ يَعْدُونَهُ أَوْلَادُهُ خَلْفَهُ وَيَقُولُونَ يَا وَالِدَهُ وَيَا أُمَّاهُ وَيَقُولُ الْوَالِدُ وَوَابْنَاهُ فَقَالَ هَذَا شَدِيدٌ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَا شَدُّ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّ حَالٍ أَشَدُّ عَلَى الْمَيِّتِ قُلْتُ لَا يَكُونُ الْحَالُ أَشَدُّ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَنْ يَوْضَعَ فِي لَحْدِهِ وَيُهَالَ عَلَيْهِ التُّرَابُ

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس میں نے چاہا کہ آپ کی تعظیم کو کھڑی ہو جاؤں جیسا کہ آپ کی آمد پر کھڑا ہونا میری عادت تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین اپنی جگہ بیٹھی رہے پس میں بیٹھ گئی تو آنحضرت ﷺ میری گود میں اپنا سر رکھ کر پشت کے بل محو خواب ہو گئے تو میں آپ کی ریش مبارک کے سفید بال ڈھونڈنے لگی تو میں نے انیس سفید بال دیکھے پس میں اپنے دل میں فکر کرنے لگی اور جی میں کہنے لگی کہ آپ تو دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور امت نبی سے محروم ہو جائے گی تو میں رونے لگی حتیٰ کہ میرے آنسو میرے رخساروں پر بہنے لگے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ٹپکنے لگے تو آپ نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا اے ام المومنین تمہارے آنسو ٹپکنے کا کیا سبب ہے تو میں نے آپ کو اپنا واقعہ سنا دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ام المومنین کونسا حال میت پر زیادہ سخت ہوتا ہے میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں تو فرمایا اری کچھ تو بتاؤ تو میں نے عرض کی سب سے زیادہ اس کا اپنے گھر سے نکلنے وقت کا حال سخت ہوتا ہے جب کہ اس کی اولاد اس کا جنازہ کے پیچھے بھاگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے باپ اے ہماری والدہ اور اگر بیٹے کا جنازہ ہو تو باپ روتا ہے کہتا ہے اے میرے بیٹے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واقعی یہ حال اس پر بہت دشوار ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی حال سخت نہیں پھر پوچھا اس کے علاوہ میت پر کونسا دشوار حال ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اس وقت حال میت پر زیادہ مشکل ہوتا ہے جب اسے قبر میں اتار کر اس پر مٹی ڈالتے ہیں۔

وَيَرْجِعُ عَنْهُ أَقْرَبًا وَهُوَ وَأَوْلَادُهُ وَأَحِبَّاءُهُ وَيُسَلِّمُونَهُ إِلَى اللَّهِ

تَعَالَى مَعَ عَمَلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ
 الْمُؤْمِنِينَ هَذَا شَدِيدٌ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَا شَدُّ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّ حَالٍ أَشَدُّ
 عَلَى الْمَيِّتِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ ااعْلَمِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ أَشَدَّ
 الْحَالِ عَلَى الْمَيِّتِ حِينَ يَدْخُلُ الْغَسَّالُ دَارَهُ لِيُغَسِّلَهُ وَيُخْرِجَ
 الثِّيَابَ مِنْ بَدَنِهِ وَيُخْرِجَ خَاتِمَ الشَّبَابِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَيَنْزِعَ قَمِيصَ
 الْعُرُوسِ مِنْ بَدَنِهِ وَيَرْفَعَ عِمَامَةَ الشَّيْخِ وَالْفَقِيهِ وَالْقَاضِي مِنْ رَأْسِهِ
 فَعِنْدَ ذَلِكَ يُنَادِي رُوحُهُ حِينَ يَرَى نَفْسَهُ عَارِيًا بِصَوْتِ حَزِينٍ
 يَسْمَعُهُ كُلُّ الْخَلَائِقِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيُنَادِي يَا غَسَّالُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ أَنْ
 تَنْزِعَ ثِيَابِي بِرَفْقٍ فَإِنِّي أَلَا نِ اسْتَرَحْتُ مِنْ مُخَالِبِ مَلِكِ الْمَوْتِ
 فَإِذَا أَصَبُ عَلَيْهِ الْمَاءُ صَاحَتِ الرُّوحُ كَذَلِكَ يَقُولُ يَا غَسَّالُ لَا
 تَجْعَلِ الْمَاءَ حَارًّا وَلَا بَارِدًا وَلَا تَصُبَّ عَلَى الْمَاءِ حَارًّا وَلَا بَارِدًا
 فَإِنَّ جَسَدِي مَجْرُوحٌ بِنَزْعِ الرُّوحِ

اور اس کے اقارب و اولاد اور دوست اسے اللہ کو سوئپ کر اس کے پاس سے واپس
 لوٹتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ام المؤمنین یہ حال اس پر سخت ہوتا ہے مگر اس
 سے بھی کوئی حال اس پر زیادہ مشکل ہوتا ہے پھر فرمایا وہ کونسا وقت ہے جو اس پر سب
 سے زیادہ مشکل آتا ہے تو میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں تب
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جان لے کہ تحقیق سب سے زیادہ مشکل وقت میت پر وہ آتا
 ہے۔ جب کہ اس کے گھر میں غسل دینے والا داخل ہوتا ہے اور اس کے جسم سے

کپڑے اتارتا ہے اور اس کی جوانی کے وقت کی انگوٹھی اس کی انگلی سے نکالتا ہے اور
 سہاگ کے کپڑے اس کے جسم سے اتارتا ہے اور شیخ و فقیہ و قاضی کی دستار اس کے سر
 سے اتار دیتا ہے پس اس وقت اس کی روح ندا دیتی ہے جب کہ وہ اپنے کو برہنہ دیکھتا
 ہے درد بھری آواز سے اسے تمام مخلوق سنتی ہے سوائے جن و انس کے پس وہ ندا کرتا
 ہے اے غسل دینے والے! تجھے اللہ کی قسم میرے کپڑے نرمی کے ساتھ اتار پس بے
 شک میں نے ابھی ملک الموت کے چنگل سے آرام پایا پھر جب اس پر پانی ڈالتا ہے تو
 روح فریاد کرتی ہے کہتی ہے اے غسل دینے والے پانی کو زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈا نہ کر
 اور مجھ پر پانی زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈا نہ ڈال پس بے شک میرا جسم روح نکلنے کی وجہ
 سے نرمی ہے۔

فَاِذَا غَسَّلَهُ، يَقُولُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَا تَمَسِّنِيْ بِقُوَّتِكَ فَاِنَّ
 جَسَدِيْ مَجْرُوحٌ "بِخُرُوجِ الرُّوْحِ فَاِذَا فَرَّغَ مِنْ غُسْلِهِ وَوَضَعَهُ
 فِيْ كَفْنِهِ وَشَدَّ مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ نَادَاهُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَا تَشُدُّ
 الْكَفْنَ عَلٰى رَاسِيْ حَتّٰى يَرٰى وَجْهِيْ اَهْلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَقْرَبَاءِيْ
 فَاِنَّ هٰذَا اٰخِرُ رُؤْيٰى لَهُمْ فَاِنِّىْ لَيَوْمَ اِفْرَاقِهِمْ وَلَا اَرَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ
 الْقِيَمَةِ وَاِذَا اُخْرِجُوْا الْمَيِّتَ مِنْ دَارِهِ نَادٰى بِاللّٰهِ يَا جَمَاعَتِيْ لَا
 تَعْجَلُوْا نِيْ حَتّٰى اُوَدِّعَ دَرِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ ثُمَّ يَنَادِيْ بِاللّٰهِ تَرَكْتُ
 اَمْرًا بِيْ اَرْمِلَةً فَعَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُؤْذُوْهَا وَاَوْلَادِيْ يَتِيْمًا فَعَلَيْكُمْ اَنْ لَا
 تُؤْذُوْهُمْ فَاِنِّىْ الْيَوْمَ اُخْرِجُ مِنْ دَارِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا

فَإِذَا حَمَلُوهُ عَلَى الْجَنَازَةِ يَقُولُ بِاللَّهِ يَا جَمَاعَتِي لَا تُعْجِلُونِي حَتَّى
أَسْمَعَ صَوْتِ أَهْلِي وَأَوْلَادِي وَأَقْرَبَائِي فَإِنِّي الْيَوْمَ أُخْرَجُ
أَفَارِقُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَإِذَا أُضِيعَ عَلَى سَرِيرِ الْجَنَازَةِ وَخَطُوا
بِهَائِلَتِ خُطُوبٍ يُنَادِي بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا

پھر جب اس کو غسل دیتا ہے تو میت کہتی ہے اے غسل دینے والے تجھے اللہ کی قسم مجھے
زور سے مت چھو پس بے شک میرا جسم روح نکلنے کے سبب زخمی ہے پس جب اس کے
غسل سے فارغ ہوتا ہے اور اس کو اس کے کفن میں لپیٹتا ہے اور اس کے قدموں کی
طرف سے کفن کو باندھتا ہے تو میت اسے پکار کر کہتی ہے تجھے اللہ کی قسم اے غسل دینے
والے کفن کو میرے سر کی طرف سے نہ باندھ جب تک کہ میرے چہرے کو میرے اہل
و عیال اور اقارب نہ دیکھ لیں۔ پس بے شک ان کے دیکھنے کا آخری دن اور آخری
وقت ہے بے شک آج میں ان سے نکھڑنے والا ہوں اور پھر میں ان کو قیامت تک نہ
دیکھ سکوں گا اور جب میت کو لوگ اس کے گھر سے نکالتے ہیں تو وہ پکار کر کہتی ہے کہ
اے لوگو مجھے لے جانے میں جلدی نہ کرو جب تک کہ میں اپنے گھر اور اہل خانہ کو اور
مال کو الوداع نہ کہہ لوں۔ پھر ندا دیتی ہے کہ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی کو بیوہ چھوڑا
ہے پس تم پر لازم ہے کہ اسے تکلیف نہ پہنچاؤ اور میں نے اپنی اولاد کو یتیم چھوڑا ہے
پس تم پر لازم ہے کہ انہیں اذیت نہ دو پس بے شک میں آج اپنے گھر سے نکالا جا رہا
ہوں پھر ان کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا پھر جب اس کو چار پائی پر اٹھاتے ہیں تو میت
کہتی ہے اے اٹھانے والو تمہیں اللہ کی قسم مجھے جلدی نہ لے جاؤ یہاں تک کہ میں اپنی

آواز اہل و عیال اور اقارب کو سنانہ لوں پس بے شک میں آج کے دن ان سے قیامت تک جدا ہو رہا ہوں پھر جب اس کو جنازے کی چارپائی پر لٹا کر چلتے ہیں تو ان کے تین قدم چلنے کے بعد میت بلند آواز سے ندا کرتی ہے کہ اس کی آواز کو سوائے جن و انس کے ہر چیز سنتی ہے۔

أَحِبَّائِي وَيَا إِخْوَانِي وَيَا أَوْلَادِي لَا تُغَرِّ نَكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا كَمَا غَرَّ
نَبِيٍّ وَلَا تَلْعَبُ بِكُمْ الدُّنْيَا كَمَا لَعَبْتَنِي فَاعْتَبِرُوا يَا وَلِيَّ الْأَبْصَارِ
لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ فَإِنِّي خَلَفْتُ مَا جَمَعْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنْتُمْ تَعِيشُونَ مِنْ
وَرَأَيْتَنِي وَلَا تَحْمِلُونَ مِنْ خَطَايَايَ شَيْئًا وَلَدَيَّانِ يُحَاسِبُنِي وَأَنْتُمْ
تَنْسَوْنَنِي وَتَذَعُونَنِي ثُمَّ لَا تَبْتَغُونَنِي فَإِذَا صَلُّوا عَلَى الْجَنَازَةِ وَرَجَعَ
بَعْضُ أَهْلِهِ وَأَصْدِقَائِهِ مِنَ الْمُصَلِّينَ يَقُولُ بِاللَّهِ يَا إِخْوَانِي إِنِّي كُنْتُ
أَعْلَمُ أَنَّ الْمَيِّتَ تَنْسَى لَكِنْ لَا تَنْسَوْنَنِي بِهَذِهِ السَّرْعَةِ رَجَعْتُمْ قَبْلَ
أَنْ دَفَنْتُمُونَنِي فَإِذَا وَضَعُوا فِي لَحْدِهِ يَقُولُ بِاللَّهِ يَا وَرَثَاتِي إِنِّي قَدْ
جَمَعْتُ مَا لَا كَثِيرًا فِي الدُّنْيَا وَتَرَكْتُ لَكُمْ فَلَا تَنْسَوْنَنِي بِكَسْرَةِ
خُبْزِ كُمْ وَعَلَّمْتُكُمْ الْقُرْآنَ وَالْأَدَبَ فَلَا تَنْسَوْنَنِي بِدُعَائِكُمْ وَإِذَا
رَجَعُوا بَعْدَ دَفْنِهِ يَقُولُ يَا إِخْوَانِي إِنِّي كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْمَيِّتَ أَبْرَدُ
مِنَ الزَّمْهَرِيرِ فِي قُلُوبِ الْأَحْيَاءِ وَلَكِنْ لَا تَنْسَوْنَنِي بِهَذِهِ السَّرْعَةِ
وَعَلَى هَذَا حُكِيَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى

کہ اے میرے دوستوں اور اے میرے بھائیوں اور اے میری اولاد تم کو

دنیا کی زندگی دھوکہ نہ دے جیسے اس نے مجھے دھوکہ دیا اور تم سے دنیا نہ کھیلے جیسے وہ مجھ سے کھیلی پس اے آنکھو والوں عبرت حاصل کرو تا کہ تم فلاح پاؤ پس تحقیق میں پیچھے چھوڑ چلا جو کچھ جمع کیا اپنے وارثوں کے لئے تو تم اے وارثو! تم میرے بعد عیش کرو اور میرے گناہوں سے تم کچھ بوجھ نہ اٹھاؤ قرض خواہ مجھ سے حساب مانگتے ہیں اور تم مجھے بھولتے ہو اب چھوڑو مجھے خاک میں پھر نہ بلانا پھر جب وہ اس پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور نمازیوں میں سے کچھ اس کے گھر والے اور دوست واپس لوٹتے ہیں تو میت کہتی ہے اللہ کی قسم اے میرے بھائیوں تحقیق میں جانتا ہوں کہ بے شک میت کو لوگ بھول جاتے ہیں لیکن مجھے نہ بھولنا اس جلدی کے ساتھ کہ لوٹ جاؤ تم مجھے دفن کرنے سے پہلے تو جب وہ اسے لحد میں اتارتے ہیں تو میت کہتی ہے کہ اللہ کی قسم اے میرے وارثوں بے شک میں دنیا میں مال کثیر جمع کیا اور تمہارے لئے چھوڑ آیا پس مجھے نہ بھولنا تم کھانا کھاتے وقت مجھے یاد رکھنا میں نے تمہیں قرآن اور ادب سکھایا پس مجھے تم اپنی دما میں نہ بھولنا اور جب وہ اس کے دفن کے بعد واپس لوٹتے ہیں تو میت کہتی ہے اے میرے بھائیوں بے شک میں جانتا ہوں کہ تحقیق میت دوستوں کے دلوں میں زہریے سے بھی ٹھنڈی ہوتی ہے لیکن تم مجھے اس جلدی سے نہ بھولنا (حضرت ابو قلابہ کا خواب میں مقبرہ دیکھنا) اور اسی کے متعلق حضرت ابو قلابہ سے ہے کہ تحقیق انہوں نے خواب میں

فِي الْمَنَامِ مَقْبَرَةً كَانَ قُبُورُهَا قَدْ انْشَقَّتْ وَخَرَجَ مِنْهَا أَمْوَاتُهَا
وَقَعَدُوا عَلَى شَفِيرَةِ لُقُورٍ وَكَانَ بَيْنَ يَدَيَّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ طَبَقٌ

مَنْ نُورٍ وَرَأَى فِيمَا بَيْنَهُمْ رَجُلًا مِّنْ جِيرَانِهِمْ وَلَمْ يَرِ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقًا
مِّنْ نُورٍ وَسَأَلَهُ وَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى بَيْنَ يَدَيْكَ طَبَقَ النُّورِ فَقَالَ إِنَّ
لِهَؤُلَاءِ أَوْلَادًا وَأَصْدِقَاءَ يَدْعُونَ لَهُمْ وَيَتَصَدَّقُونَ لَا جِلْهَ لَهُمْ وَهَذَا
لِنُورٍ مِّمَّا بَعَثُوا إِلَيْهِمْ وَكَانَ لِي ابْنٌ "غَيْرُ صَالِحٍ لَا يَدْعُو وَلَا
يَتَصَدَّقُ لَا جِلِّي وَلِهَذَا لَا النُّورَ لِي وَأَنَا خَجَلُ بَيْنَ جِيرَانِي فَلَمَّا
أَنْتَبَهَ أَبُو قَلَابَةَ دَعَا ابْنَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَى فَقَالَ الْإِبْنُ إِنِّي قَدْ تَبْتُ
عَلَى يَدَيْكَ وَلَا أَرْجِعُ إِلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ أَبَدًا وَأَنَا لَا أَغْفَلُ مِنْهُ مَا
كُنْتُ حَيًّا فَاشْتَغَلْتُ فِي الطَّاعَاتِ وَالِدُعَاءِ لِابْنِهِ وَالصَّدَقَةِ لِأَجَلِهِ
فَلَمَّا مَضَى عَلَيْهِ مُدَّةٌ رَأَى أَبُو قَلَابَةَ فِي مَنَامِهِ ذَلِكَ الْمَقْبَرَةَ عَلَى
حَالِهَا وَرَأَى نُورًا أَضْوَاءَ مِنَ الشَّمْسِ وَكَثَرَ مِنْ نُورِ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا
بَا قَلَابَةَ جَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى

ایک مقبرہ کو دیکھا کہ اس کی سب قبریں پھٹ گئیں ہیں اور ان سے مردے باہر نکل کر
قبروں کے کنارے بیٹھ گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے سامنے نور کا طبق تھا تو ابو
قلا بہ نے ان کے درمیان ان کے ہمسایوں میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے
سامنے نور کا طبق نہیں تو اس نے اسے پوچھا کہ اے شخص کیا وجہ ہے کہ میں تیرے سا
منے نور کا طبق نہیں دیکھتا ہوں پس اس نے کہا بے شک ان لوگوں کے اولاد اور دوست
ہیں جو ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور ان کے ایصالِ ثواب کو صدقہ کرتے ہیں اور یہ
نور اس سے ہے جو ان کی طرف ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ اور میرا ایک بیٹا غیر صالح

ہے جو کہ نہ میرے لئے دعا کرتا ہے اور نہ صدقہ تو اس لئے میرے پاس نور نہیں ہے
میں اپنے ہمسایوں کے درمیان شرمندہ ہوں تو جب ابوقلا بہ رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو
اس کے بیٹے کو بلا کر اپنے خواب کی خبر دی پس اس نے عرض کیا آج سے میں تیرے
ہاتھ پر تائب ہوتا ہوں اور جو میں پہلے کرتا تھا اب ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ اور اپنے باپ کو
نہ بھولوں گا جب تک میں زندہ ہوں۔ پس پھر وہ عبادات اور اپنے باپ کے لئے دعا
میں مشغول ہو گیا اور اس کے ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ کیا پھر جب کچھ مدت گزری
تو ابوقلا بہ نے اسی مقبرہ کو خواب میں دیکھا اس کے پہلے حال پر دیکھا اور اس شخص کے
سامنے نور دیکھا جو سورج سے بھی زیادہ روشن ہے اور اس کے ساتھ والوں کے نور سے
زیادہ روشن ہے پس اس نے کہا اے ابوقلا بہ اللہ تعالیٰ تجھے میری طرف سے جزا خیر
دے کہ میں تیرے کہنے پر آگ سے اور ہمسایوں کی شرمندگی سے نجات پا گیا۔

عَنْ خَيْرٍ ابْنِ بَقُولِكَ نَجُوثُ مِنَ النَّيْرَانِ وَخِجَالَةِ الْجِيرَانِ وَفِي
الْخَبْرِ أَنَّ مَلِكَ الْمَوْتِ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ بِالْأَسْكَندَرِيَّةِ فَقَالَ لَهُ
الرَّجُلُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَنَا مَلِكُ الْمَوْتِ فَإِذَا هُوَ يُرْتَعِدُ فَرَأَيْتُ هِيَ
اللَّحْمُ الَّتِي بَيْنَ الْجَنْبِ وَالْكَتِفِ فَقَالَ لَهُ مَلِكُ الْمَوْتِ مَا هَذَا
الَّذِي أَرَى مِنْكَ قَالَ خَوْفًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ اكْتُبْ
لَكَ كِتَابًا حَتَّى تَنْجُو مِنَ النَّارِ قَالَ بَلَى فَدَعَا مَلِكُ الْمَوْتِ
بِصَحِيفَةٍ وَكَتَبَ فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط وَقَالَ هَذَا بَرَاءَةٌ
-ةٌ مِنَ النَّارِ وَفِي الْخَبْرِ سَمِعَ رَجُلٌ "عَارِفٌ" مِنْ رَجُلٍ يَقْرَأُ بِسْمِ

اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ط فَصَاحَ فَقَالَ إِذَا كَانَ اسْمُ الْحَبِيبِ هَذَا
فَكَيْفَ رُؤْيَتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّ الدُّنْيَا مَعَ مَلِكِ الْمَوْتِ لَا
تُسَاوِي بِدَانِي وَإِذَا قُلْتُ إِنَّا الدُّنْيَا بِلَا مَلِكِ الْمَوْتِ لَا تَسَاوِي بِدَانِي
لَإِنَّ مَلِكَ الْمَوْتِ يُوصِلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ بَابٌ "فِي ذِكْرِ
الْمُصِيبَةِ وَالنُّوحِ

(ملک الموت کو دیکھ کر کپکپی طاری ہونا) اور حدیث شریف میں آیا

ہے کہ بے شک ملک الموت سکندر یہ میں ایک آدمی کے پاس داخل ہوا پس اس سے
اس شخص نے پوچھا تو کون ہے کہا میں ملک الموت ہوں پس جبھی اس کے پٹھے کا پنے
لگے فرائض سے مراد وہ گوشت ہے جو پہلو اور شانہ کے درمیان ہوتا ہے پس اس کو ملک
الموت نے کہا یہ کیا حال ہے جو میں تجھ سے دیکھ رہا ہوں اس شخص نے کہا جہنم کے
خوف سے پھر ملک الموت نے کہا میں تجھے ایک تحریر لکھ دیتا ہوں یہاں تک تو اس کے
سبب جہنم سے نجات پائے جائے گا اس نے کہا کہ ہاں لکھ دو پس ملک الموت نے کاغذ
منگوا کر اس میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہا یہ تیرے لئے جہنم سے نجات ہے اور
ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرد عارف نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ بسم
اللہ شریف پڑھتا ہے تو اس نے کہا جب پیارے کا نام اس شان کا ہے تو اسے دیکھنے کا
کیا عالم ہوگا۔ پھر بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ بیشک دنیا مع الملک الموت ایک دانگ
کے برابر نہیں میں یوں کہتا ہوں بیشک دنیا ملک الموت کے بغیر درہم کے چھٹے حصے کے
برابر بھی نہیں اس لئے کہ بیشک ملک الموت تو دوست سے ملاتا ہے۔

باب نمبر 12 (مصیبت کے وقت اور میت پر رونے کے بیان

میں) حدیث میں مروی ہے۔

عَلَى الْمَيِّتِ رُويَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ مَنْ أَصِيبَ بِمُصِيبَةٍ فَخَرَّقَ ثَوْبًا
أَوْ ضَرَبَ صَدْرًا فَكَانَ نَمًّا أَخَذَ الرُّمَحَ وَحَارَبَ رَبَّهُ، وَرُويَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَوَّدَ بَابًا عِنْدَ الْمُصِيبَةِ أَوْ
ثِيَابًا أَوْ خَرَّقَ ثَوْبًا أَوْ خَرَّبَ دُكَّانًا أَوْ كَسَرَ شَجَرَةً أَوْ نَتَفَ شَعْرَةً
بَنَى اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَوَرَقٍ بَيْتًا فِي النَّارِ وَكَانَ نَمًّا أَشْرَكَ بِاللَّهِ
وَأَرَادَ دَمَ سَبْعِينَ نَبِيًّا وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَلَا صَدَقَةً
وَلَا دُعَاءَ مَا دَامَ ذَلِكَ السَّوَادُ عَلَى بَابِهِ وَثِيَابِهِ وَضَيَّقَ اللَّهُ قَبْرَهُ
وَشَادَّ عَلَيْهِ حَسَابَهُ، وَلَعَنَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَكُلُّ مَلِكٍ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَكُتِبَ عَلَيْهِ أَلْفُ خَطِيئَةٍ وَقَامَ مِنْ قَبْرِهِ عُرْيَانًا وَمَنْ خَرَّقَ
عَلَى مُصِيبَةٍ جَبِيهَ خَرَّقَ اللَّهُ دِينَهُ، وَمَنْ لَطَمَ خَدَّاهُ وَخَدَشَ وَجْهَهُ
حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ النَّظْرَ إِلَى وَجْهِ الْكَرِيمِ وَفِي خَبَرٍ إِذَا مَاتَ ابْنُ
آدَمَ رَاجَتِ الصِّيَاحُ فِي دَارِهِ وَيَقُومُ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَى بَابِ

(مصیبت کے وقت سینہ کو بھی اور نوحہ کرنا عذاب کا باعث ہے) پس

بے شک جسے مصیبت پہنچی تو اس نے کپڑے کو پھاڑا یا سینہ پٹا پس وہ ایسا ہی ہے جیسے
کہ اس نے نیزہ اٹھایا اور اپنے رب سے جنگ کی اور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے

کہ آپ نے فرمایا جس نے اپنے دروازے کو سیاہ کیا مصیبت کے وقت یا کپڑوں کو یا اس نے کپڑوں کو پھاڑا۔ یا مکان کو خراب کیا یا درخت کو توڑا یا بال نوچے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر بال کے بدلے اور ہر پتے کے بدلے جہنم میں گھر بنائے گا اور اس کا گناہ اس پر ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور ستر نبیوں کا خون بہایا اور نہیں قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے نفل اور نہ فرض اور نہ صدقہ اور دعا جب تک یہ سیاہی اس کے دروازہ پر یا کپڑوں پر موجود رہے اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کر دیتا ہے اور اس کا حساب اس پر مشکل کر دیتا ہے اور ہر چیز اور سب فرشتے جو درمیان آسمان و زمین کے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور اس کے اعمال نامہ میں ایک ہزار برائی لکھی جاتی ہے اور قیامت کے روز وہ اپنی قبر سے برہنہ اٹھے گا اور جس نے مصیبت کے وقت اپنا گریبان پھاڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال ضائع کر دے گا۔ اور جس نے اپنے رخسار کو پیٹا اور چہرہ چھیلا۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر اپنی زیارت حرام فرما دے گا۔ (ملک الموت کا میت پر رونے والوں سے سوال) اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابن آدم فوت ہوا اور رونے والیاں اس کے گھر جمع ہوں تو ملک الموت اس کے گھر کے دروازہ پر کھڑا ہو کر کہتا ہے

دَارِهِ وَيَقُولُ مَا هَذِهِ الصِّيَاحُ فَوَ اللّٰهُ مَا نَفَضْتُ مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ عُمْرًا
وَلَا رِزْقًا وَمَا ظَلَمْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَإِنْ كَانَ صِيَا حُكْمٍ مِنِّي فَإِنِّي
عَبْدٌ "مَأْمُورٌ" وَإِنْ كَانَ مِنَ الْمَيْتِ فَهُوَ مَقْهُورٌ" وَإِنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ
تَعَالَى فَإِنَّتُمْ كُفِرْتُمْ بِاللّٰهِ فَوَ اللّٰهُ إِنَّ لِيْ فِيْكُمْ عَوْدًا ثُمَّ عَوْدٌ حَتَّى

لَا يَنْفِي مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ الْفَقِيهُ النَّوْحُ حَرَامٌ وَلَا بَأْسٌ بِالْبُكَاءِ عَلَى
 الْمَيِّتِ وَالصَّبْرُ أَفْضَلُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ
 بِغَيْرِ حِسَابٍ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ النَّائِحَةُ وَمَنْ حَوْلَهَا وَمَنْ يُعِينُهَا وَمُسْتَمِعُهَا فَعَلَيْهِنَّ لَعْنَةُ اللَّهِ
 وَالْدَنِّكَ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَيُقَالُ لَمَّا مَاتَ حَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ سَلَامُ اللَّهِ
 عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِمَا اغْتَكَفَتْ امْرَأَتُهُ عَلَى قَبْرِ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَمَّا كَانَ
 رَأْسُ الْحَوْلِ رَفَعَتْ الْفُسْطَاطَ فَسَمِعَتْ صَوْتًا مِنْ جَانِبِ الْقَبْرِ هَلْ
 وَجَدْتَ مَا فَقَدْتَ وَرَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ لَمَّا مَاتَ ابْنُهُ

کیا ہیں یہ رونے والیاں پس اللہ کی قسم نہیں کم کیا میں نے تم میں سے کسی ایک کی عمر کو
 اور نہ رزق اور نہیں ظلم کیا میں نے تم میں سے کسی ایک پر اور اگر ہے تمہارا رونا چیخنا
 میری وجہ سے پس میں تو حکم کا بندہ ہوں۔ اور اگر میت کے سبب سے ہے تو وہ مجبور ہے
 اور اگر اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے تو تم اللہ کی ناشکری کرتے ہو۔ پس اللہ کی قسم مجھے تو تم
 میں بار بار آنا ہے یہاں تک کہ تم میں سے کوئی نہ رہے اور فقیہ ابواللیث سمرقندی نے
 فرمایا کہ نوحہ کرنا حرام ہے اور میت پر رونے میں حرج نہیں اور صبر افضل ہے۔ پس
 تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوا اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب
 اجر دیتا ہے اور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ فرمایا نوحہ کرنے والی اور جو اس کے گرد
 جمع ہوں اور جو اس کی مدد کرے اور اس کے نوحہ کو سنے ان سب پر اللہ تعالیٰ کی اور

تعالیٰ عنہ کا کم عمری میں وصال ہوا تو آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہمیں رونے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں دو گناہ کی آوازوں اور دو حماقت کے کاموں سے منع کیا تھا ایک نوحہ کرنے والی آواز سے اور دوسری گانے کی آواز سے اور چہرہ چھیلنے سے اور گریبان پھاڑنے سے اور لیکن یہ رونا تو رحمت ہے اللہ نے اس رحمت کو رحمدل والوں کے دلوں میں رکھا ہے پھر فرمایا اے ابراہیم تیری جدائی سے دل غم میں ہے اور آنکھ آنسو برساتی ہے اور حضرت وھب بن کیسان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے دیکھا تو اسے منع کیا اور فرمایا کہ مت رو پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اسے اپنے حال پر چھوڑ دو پس بے شک آنکھ روتی اور

جان مصیبت رسیدہ ہے اور وقت پریشانی کا ہے۔ باب نمبر 13 (مصیبت

کے وقت صبر کرنے میں) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ لہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو قلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوح محفوظ پر لکھا وہ یہ تھا کہ بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ میرا بندہ خاص اور رسول ہیں اور میری سب مخلوق سے بہتر ہے۔

اَسْتَسْلِمُ لِقَضَائِيْ وَصَبْرٍ عَلٰی بَلَائِيْ وَشَكَرٍ عَلٰی نِعْمَائِيْ اُكْتَبُ
صَدِيْقًا وَّ اَبْعَثُهُ مَعَ الصِّدِّیْقِيْنَ یَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِيْ
وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِيْ وَلَمْ یَشْكُرْ عَلٰی نِعْمَائِيْ فَلْیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ

سَمَاعِي وَلِيَطْلُبُ رَبًّا سِوَانِي قَالَ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى الصَّبْرُ
 عَلَى الْبَلَاءِ وَذَكَرُ اللَّهُ عِنْدَ الْمَصَائِبِ مِمَّا يَجِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ لِأَنَّهُ
 إِذَا ذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ كَانَ رِضًا مِنْهُ لِقَضَاءِ اللَّهِ
 تَعَالَى وَتَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 الصَّبْرُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ صَبْرٌ "عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ "عَلَى الْمَصِيبَةِ
 وَصَبْرٌ "عَلَى الْبَلَاءِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ أَعْطَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 ثَلَاثَ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
 وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَصِيبَةِ أَعْطَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ سِتْمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا
 بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْبَلَاءِ
 أَعْطَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(صبر کا فائدہ) اور جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلاؤں پر صبر کیا اور میری
 نعمتوں کا شکر کیا میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کو اسے صدیقوں کے ساتھ اٹھاؤں گا
 اور جس نے میری قضا کو نہ مانا اور میری بلاؤں پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں کا شکر نہ کیا پس
 اسے چاہیے کہ میرے آسمان کے نیچے سے کہیں اور جگہ چلا جائے اور میرے سوا کوئی اور رب
 ڈھونڈ لے۔ قفیه ابواللیث سمرقندی نے کہا کہ بلاؤں پر صبر اور مصیبتوں کے وقت اللہ کا ذکر
 کرنا انسان پر واجبات سے ہے اس لئے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی قضا پر
 اس کی رضا ہے اور شیطان کو ذلیل کرنا ہے حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے
 فرمایا کہ صبر تین طرح کا ہے عبادت پر اور مصیبت پر صبر اور بلاء پر صبر تو جس نے عبادت پر

صبر کیا اللہ اسے روز قیامت تین سو درجے عطا کرے گا ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر وسعت ہوگی جس قدر آسمان وزمین کے درمیان اور جس نے مصیبت پر صبر کیا اللہ اسے روز قیامت سات سو درجے عطا کرے گا ہر دو درجوں کی درمیانی وسعت آسمان وزمین کی درمیان کی وسعت کے برابر ہوگی اور جس نے بلاء پر صبر کیا اللہ اسے قیامت کے دن نو سو درجے عطا فرمائے گا۔

تَسْعِمَايَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالْثَّرَى
 بَاب "فِي ذِكْرِ خُرُوجِ الرُّوحِ مِنَ الْبَدَنِ وَفِي الْخَبَرِ إِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ
 فِي النَّزْعِ وَحَبَسَ لِسَانُهُ يَدُ خُلِّ عَلَيْهِ خُمْسَةُ أَمْلاَكٍ فَجَاءَ الْأَوَّلُ
 وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَنَا مُوَكَّلٌ" بِأَرْزُقَكَ فَطَلَبْتُ
 فِي الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ مِنْ رَزْقِكَ لُقْمَةً حَتَّى
 دَخَلْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ يَدُ خُلِّ الثَّانِي وَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ
 اللَّهِ أَنَا مُوَكَّلٌ بِشَرَابِكَ مِنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ فَطَلَبْتُ فِي الْأَرْضِ
 شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَكَ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ حَتَّى
 دَخَلْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ يَدُ خُلِّ الثَّالِثِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 أَنَا مُوَكَّلٌ بِأَقْدَامِكَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَكَ قَدَّ
 مَّا مِنْ أَقْدَامِكَ ثُمَّ يَدُ خُلِّ الرَّابِعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ
 اللَّهِ أَنَا مُوَكَّلٌ بِأَنْفَاسِكَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَكَ
 نَفْسًا وَاحِدَةً مِنْ أَنْفَاسِكَ حَتَّى دَخَلْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ

عطا فرمائے گا جن میں ہر دو درجوں کے درمیان مسافت عرش و تحت الثریٰ کی مسافت کے برابر ہوگی۔ باب نمبر 14

(روح کا بدن سے نکلنے کے بیان میں)۔ اور حدیث میں ہے کہ

جب بندے پر نزع کا وقت آتا ہے تو اس کی زبان بند ہو جاتی ہے اور پانچ فرشتے اس کے پاس آتے ہیں پس پہلا آتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلام ہو میں تیرے رزق پر مقرر ہوں تو اب میں نے تیرا رزق شرقاً و غرباً تلاش کیا ہے ایک لقمہ تک نہیں پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا ہوں پھر دوسرا داخل ہوتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو میں تیرے پلانے پر مقرر ہوں تو اب میں نے زمین کو شرقاً و غرباً تلاش کیا تو تیرے پینے کو پانی وغیرہ ایک گھونٹ بھی نہیں پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا۔ پھر تیسرا آتا ہے تو کہتا ہے اے بندہ خدا تجھ پر سلامتی ہو میں تیرے قدموں میں جو تو چلتا ہے مقرر تھا پس اب میں نے زمین کو مشرق تا مغرب تلاش کیا ہے تیرے قدم رکھنے سے ایک قدم کی جگہ بھی نہیں پائی حتیٰ کہ میں تیرے پاس پہنچا پھر چوتھا آتا ہے اور کہتا ہے اے بندہ خدا میں تیرے سانسوں پر موکل ہوں اب میں نے زمین کو مشرق تا مغرب دیکھا تو تیرے سانسوں سے ایک سانس بھی نہ پایا یہاں تک کہ میں تیرے پاس آیا پھر پانچواں فرشتہ

يَدْخُلُ الْخَامِسُ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اَنَا مُوَكَّلٌ بِاَ
جَالِكَ وَاَعْمَارِكَ فَطَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَكَ سَاعَةً
مِنْ عُمْرِكَ ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهِ كَرَامًا كَاتِبِينَ فَيَقُولَانِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اَنَا مُوَكَّلَانِ بِحَسَنَاتِكَ وَسَيِّئَاتِكَ وَطَلَبْنَا

هُمَا شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَسَنَاتِكَ وَسَيِّئَاتِكَ شَيْئًا
فِيْخْرِجَانِ لَهُ صَحِيفَةً سُوْدَاءَ وَيَعْرِضَانِ عَلَيْهِ وَيَقُولَانِ لَهُ اُنْظُرْ فِيْ
ذَلِكَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَسِيْلُ عَرْقُهُ ثُمَّ يَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا مِنْ خَوْفِ
قِرَاءَةِ الصَّحِيفَةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْمَلَكَانِ يَعْنِيْ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ فَيَذْخُلُ
مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ مَلِيْكَةُ الرَّحْمَةِ وَعَنْ يَسَارِهِ مَلِيْكَةُ
الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّحْذُبُ الرُّوْحَ جَذْبًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْزِعُ الرُّوْحَ
نَزْعًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْشِطُ الرُّوْحَ نَشْطًا فَإِذَا بَلَغَتِ الرُّوْحُ الْحُلُقُومَ
فَحِيْنَئِذٍ يَأْخُذُ مَلِكُ الْمَوْتِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ نُودِيَ إِلَى
مَلِيْكَةِ الرَّحْمَةِ وَإِنْ

آتا ہے تو کہتا ہے اے اللہ کے بندے تجھ پر سلام ہو میں تیری اجل اور زندگی پر معین ہوں۔
پس اب میں نے زمین کو شرقاً و غرباً دیکھا تو تیری عمر کی ایک گھڑی باقی نہ پائی پھر اس کے
پاس کراما کاتبین آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ کے بندے تجھ پر سلامتی ہو ہم تیری
نیکیاں اور بدیاں لکھنے پر مقرر تھے اور ہم نے انہیں زمین کے مشرق و مغرب میں ڈھونڈا پس
تیری نیکیوں اور بدیوں سے کچھ نہ پاپا پھر وہ ایک سیاہ کاغذ اس کے سامنے رکھتے ہیں اور
اسے کہتے ہیں اس میں دیکھو تو اس وقت اس کا پسینہ بہہ نکلتا ہے پھر وہ اعمال نامہ پڑھنے
کے خوف سے دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے۔ اس کے بعد کراما کاتبین چلے جاتے ہیں تو ملک
الموت اس کے پاس آ جاتا ہے اور اس کی دائیں طرف رحمت کے فرشتے اور بائیں طرف
عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں بعض ان میں سے روح کو سختی سے کھینچتے ہیں اور بعض ان میں
سے روح کو نرمی سے نکالتے ہیں۔ پس جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو ملک الموت قبض کر

لیتا ہے پھر اگر وہ روح اہل سعادت میں سے ہو تو رحمت کے ملائکہ کو بلایا جاتا ہے اور اگر وہ بد بختوں میں سے ہو تو عذاب کے ملائکہ کو بلایا جاتا ہے۔

كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ نُودِيَ إِلَى مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ فَيَأْخُذُ الْمَلِيكَةُ الرُّوحَ وَتَعْرُجُ بِهِ ثُمَّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ارْجِعْهُ إِلَى بَدَنِهِ حَتَّى مَا يَكُونُ مِنْ جَسَدِهِ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلِيكَةُ وَالرُّوحُ مَعَهُمْ فَيَضَعُونَهُ وَسُطَّ الدَّارِ فَيَنْظُرُ مَنْ يَحْزَنُ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا يَحْزَنُ وَهُوَ لَا يُطِيقُ الْكَلَامَ ثُمَّ يُشِيعُ الْجَنَازَةَ إِلَى الْقَبْرِ فَاللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يُعِيدُ الرُّوحَ فِي جَسَدِهِ وَاخْتَلَفَتْ الرِّوَايَاتُ فِيهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرُّوحُ فِي جَسَدِهِ كَمَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَيَجْلِسُ وَيُسَالُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرُّوحُ فِي جَسَدِهِ وَالْبَاقِي غَيْرُ مُعْلُومٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكُونُ السُّؤَالُ لِلرُّوحِ دُونَ الْجَسَدِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَدْخُلُ الرُّوحُ فِي جَسَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكُونُ الرُّوحُ بَيْنَ جَسَدِهِ وَكَفَنِهِ فَفِي كُلِّ ذَلِكَ جَاءَ إِثَارٌ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُقَرَّ الْعَبْدُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَلَا يَشْتَغِلُ

پس وہ فرشتے روح کو لے لیتے ہیں اور اوپر کو چڑھ جاتے ہیں اور اگر روح سعادت مند ہو تو اللہ عز و جل فرماتا ہے اے فرشتو اسے اس کے بدن کی طرف ہی لوٹا دو تا کہ اپنے متعلقہ جسم کا حال دیکھے پھر فرشتے روح لیکر نیچے اتر آتے ہیں اور اسے اس کے گھر کے

درمیان رکھ دیتے ہیں تو وہ دیکھتی ہے کہ کون اس پر غم کرتا ہے اور کون نہیں کرتا اور وہ کلام نہیں کر سکتا۔

پھر لوگ میت کو اٹھا کر قبرستان کی طرف لے جاتے ہیں پس اللہ عز و جل روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دیتا ہے اور روایات اس میں مختلف ہیں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ روح اپنے جسم میں ایسے ہی داخل ہو جاتی ہے جیسے کہ وہ دنیا میں تھی اور اسے قبر میں بیٹھایا جاتا ہے اور سوال کیا جاتا ہے اور کچھ فرماتے ہیں کہ روح جسم میں داخل ہوتی ہے مگر باقی قبر کے احوال معلوم نہیں اور بعض نے کہا کہ سوال روح سے بلا جسم ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ روح میت کے جسم میں سینہ تک داخل ہوتی ہے اور کچھ نے کہا کہ روح میت کے جسم اور کفن کے درمیان رہتی ہے تو ان میں سے ہر ایک میں حضور ﷺ سے حدیثیں منقول ہوئی ہیں اور اہل علم کے نزدیک صحیح ہے کہ گھنکار بندہ قبر کے عذاب و غم میں مبتلا رہتا ہے اور اپنی کسی کیفیت میں مشغول نہیں ہوتا۔

بِكَيْفِيَّتِهِ قَالَ الْفَقِيهُ مَنْ أَرَادَ أَنْ تَنْجُوَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُلَازِمَهُ بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ وَيَجْتَنِبُ عَنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ أَمَّا الْأَرْبَعَةُ الَّتِي يُلَازِمُهَا فِي عُمُرَةٍ فَمَحَافِظَةُ الصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَكَثْرَةُ التَّسْبِيحِ فَإِنَّ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ تُضِيءُ الْقُبُورَ وَتَوْسَعُهُ وَأَمَّا الْأَرْبَعَةُ الَّتِي يَجْتَنِبُ عَنْهَا فَالْكَذِبُ وَالْفِجْءَةُ وَالنَّمِيمَةُ وَالْبُولُ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَزْهَوْا مِنَ الْبُولِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلَكَانِ الْغُلِيظَانِ الْأَسْوَدَانِ لَا رُذْقَانَ أَصْوَاتُهُمَا كَأَلْرَّ عِدِ الْقَاصِفِ وَأَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ

يُخْرِقَانِ الْأَرْضَ بِمَخَالِبِهِمَا وَهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ“ فَيَزُجُّ عَجَابِهِ
وَيُقْعِدَانِهِ وَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَا دِينُكَ فَإِنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يَقُولُ رَبِّي اللَّهُ أَحَدٌ“ وَنَبِيُّ مُحَمَّدٌ“ وَدِينِي
الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ نَمْ كَنُومَةَ الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ
أَهْلِهِ وَيَفْتَحَانِ

فقہ ابو الیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے کہ عذاب قبر سے نجات
پائے اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اپنے پر لازم کر لے اور چار چیزوں سے بچتا رہے
اور وہ چار چیزیں جن کو اس نے اپنے اوپر عمر بھر لازم رکھنا ہے نماز کی پابندی اور صدقہ
اور تلاوت قرآن اور ذکر ہے پس بے شک یہ چیزیں اس کی قبر کو روشنی اور وسعت دیں
گی اور وہ چار چیزیں جن سے بچنا ہے جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور پیشاب کے
چھینٹے ہیں اور تحقیق رسول ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب سے بچو پس بے شک اکثر قبر کا
عذاب اس کے سبب ہوتا ہے پھر قبر میں دو سخت سیاہ نیلی آنکھوں والے فرشتے جن کی
آوازیں سخت کڑک کی مانند آنکھیں اچک لے جانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں زمین
چیرتے آتے ہیں ان میں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے وہ مردے کو جہنم
سے بہا دیتے ہیں اور اسے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا
دین کونسا ہے۔ اگر مردہ مومن ہو تو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرا نبی محمد ﷺ ہے اور
میرا دین اسلام ہے پس وہ اسے کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے نہیں کوئی جگاتا مگر اس
کے اہل میں سے زیادہ پیارا پھر اس کے سر کی جانب سے قبر کا ایک روشندان کھول

دیتے ہیں۔

لَهُ فِي قَبْرِهِ كُوَّةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَنْظُرُ مِنْهَا إِلَى مَنْزِلِهِ وَمَقْعَدِهِ فِي الْجَنَّةِ حِينَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُانِ مِنْ قَبْرِهِ مَعَ الرُّوحِ وَيَجْعَلُ فِي قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَا أَخْرِجُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ إِلَّا أَقْبَضْتُ مِنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا بِسِقْمٍ فِي جَسَدِهِ أَوْ ضِيقٍ فِي مَعَاشِهِ أَوْ بِمَا يُصِيبُهُ مِنْ غَمٍّ فَإِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ "مِنْ سَيِّئَاتِهِ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتَّى يَلْقَانِي وَلَا سَيِّئَةٍ عَلَيْهِ وَعَزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَخْرِجُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِي مِنَ الدُّنْيَا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لَا أَغْفِرَ لَهُ إِلَّا وَفَيْتُ مِنْهُ كُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا بِصِحَّةٍ فِي جَسَدِهِ أَوْ فَرَحٍ يُصِيبُهُ أَوْ سَعَةٍ فِي رِزْقِهِ فَإِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ "هُوْنْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتَّى يَلْقَانِي وَلَا حَسَنَةٍ لَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ

تو وہ اس سے اپنے جنت میں گھر کو دیکھ لیتا ہے جو اسے اللہ اس کی اس قبر سے اٹھانے کے بعد عطا کرے گا پھر دونوں فرشتے اس کی روح لیکر قبر سے نکل جاتے ہیں اور اسے اس قندیل میں رکھ دیتے ہیں جو عرش کے ساتھ معلقہ ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنے بندوں میں سے اس بندے کو دنیا سے نہیں نکالتا ہوں جسے میں بخشنا چاہتا

ہوں مگر پہلے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہوں اس کے جسم میں مرض کے سبب یا روزی میں تنگ کے سبب یا اس غم کے سبب جو اسے پہنچے تو اگر پھر بھی اس کی برائیوں سے کچھ اس پر رہے جائیں تو نزع کا وقت اس پر سخت کر دیتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ مجھے ملتا ہے تو اس پر کوئی بدی نہیں ہوتی۔ اور مجھے میری عزت و جلالت کی قسم میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کو دنیا سے نہیں نکالتا جسے میں نہ بخشنا چاہوں مگر میں اس کے اچھے عمل ضبط کر لیتا ہوں اس کے بدن کی صحت کے بدلے یا اس خوشی کے بدلے جو اسے میسر ہوئی یا وسعت رزق کے بدلے پس اگر پھر بھی اس کی نیکیوں سے بچ رہیں تو اس پر بوقت موت آسانی کر دیتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ مجھے ملتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں ہوتی۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

عَائِشَةُ إِذَا سَقَطَ فُسْطَا ط " عَلَى الْإِنْسَانِ فَضَحِكُو فَقَالَتْ عَائِشَةُ " سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ لَهُ شَوْكَةٌ إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَقَدْ قِيلَ لَا خَيْرَ فِي بَدَنِ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا سُقَامٌ وَلَا فِي مَالٍ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا نَوَائِبُ وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الْأَنْقِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا وَلِاقْبَالِ إِلَى الْآخِرَةِ تَنْزِلُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ بَيضُ الْوُجُوهِ كَانَ وَجُوهُهُمْ الشَّمْسُ وَمَعَهُمْ كَفَنٌ " مَنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَجَنُوطٌ " مَنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ فَيَجْلِسُونَ بَعْدًا مِنْهُ مُدَى الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيئُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَيَجْلِسُ

عِنْدَ رَأْسِهِ وَيَقُولُ أُخْرِجْنِي أَيْتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ إِلَى مَغْفِرَةِ اللَّهِ
تَعَالَى وَرِضْوَانِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَتَخْرُجُ وَتَسِيلُ مِنْ نَفْسِهِ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السَّقَاءِ فَيَاخُذُونَهَا
وَيَضَعُونَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جب کہ ایک شخص پر خیمہ گر جس پر لوگ
ہنسنے لگے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے سنا کہ نہیں کوئی مومن جسے کاٹا جھے مگر اس کے بدلے اللہ اس کی نیکیاں بڑھاتا
ہے اور بدیاں مٹاتا ہے اور تحقیق کیا گیا ہے کہ اس بدن میں کوئی خیر نہیں جسے بیماری نہ
پہنچے اور اس مال میں کوئی بہتری نہیں جس میں حادثات سے نقصان نہ ہو اور نبی مکرم
ﷺ سے حدیث میں آیا ہے کہ بیشک مومن جب دنیا سے انقطاع کے وقت آخرت کی
طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس پر آسمان سے سفید و فرشتے اترتے ہیں گو کہ ان کے چہروں
پر سورج طلوع ہو رہا ہے اور ان کے پاس جنت کے کفنوں سے کفن اور جنت کی
خوشبوؤں سے خوشبو ہوتی ہے تو اس سے حدنگاہ کے فاصلے پر دور بیٹھ جاتے ہی پھر ملک
الموت آتا ہے پس اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے نکل آ اے نفس مطمئن
اپنے رب کی بخشش اور اس کی رضا کی طرف تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ روح نکل آتی
ہے اور بدن سے ایسے باہر آتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ آسانی سے باہر آتا
ہے۔ پس ملائکہ اسے لیکر اپنے ہاتھوں میں رکھ لیتے ہیں۔

فِي أَيْدِيهِمْ وَيَذُرُّ جُؤُنَهَا فِي تِلْكَ الْأَكْفَانِ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ

كَالْمِسْكِ وَمَا يُصْعَدُونَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذِهِ الرِّيحُ
الطَّيِّبَةُ فَيَقُولُونَ هَذِهِ رُوحُ فَلَانٍ بَنِ فَلَانٍ وَلَا يَذْكُرُونَهُ إِلَّا بِأَحْسَنِ
أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُدْعَى بِهَا فَإِذَا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْأَوَّلِ
فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ السَّبْعَةِ فَيَتَّبِعُونَهُ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَرُدُّوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَمِنْهَا خَلَقْنَكُمْ وَفِيهَا
نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ فَيَرُدُّونَ رُوحَهُ إِلَى جَسَدِهِ
وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ وَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَمَا دِينُكَ
وَيَقُولَانِ لَهُ مَا تَقُولُ لِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ يُرِيدَانِ وَيَعْنِيَانِ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ
الْقُرْآنَ عَلَيْهِ وَآمَنْتُ بِهِ وَتَصَدَّقْتُهُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ

اور اسے جنتی کفن میں لپیٹ لیتے ہیں تو اس سے کستوری کی مانند خوشبو آتی ہے اور
اپر چڑھ کر جن فرشتوں کے پاس سے روح لیکر گزرتے ہیں وہ تعجب سے پوچھتے ہیں
کہ یہ کس کی خوشبو ہے پس وہ کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور وہ اسے نہیں
یاد کرے ہیں مگر ان ناموں کے ساتھ جن سے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا جب ملائکہ
اسے لے کر آسمان اول کے پاس جاتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے سات دروازے
کھول دیئے جاتے ہیں پس آسمان سے فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں یہاں تک کہ وہ
اسے لے کر ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو اللہ عز و جل کے حکم سے ایک ندا کرنے والا ندا کر
تا ہے کہ اسی کا نامہ اعمال علین میں لکھا ہوا ہے اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو اس سے ہم نے

تمہیں پیدا کیا اور اس میں تم کو لوٹا مینگے اور اس سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے فرمایا پس فرشتے روح کو اس کے جسم کی طرف لوٹا دیتے ہیں اور پھر اس کے پاس دو فرشتے آکر اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین کون سا ہے اور اسے کہتے ہیں تو اس شخصیت کے متعلق کیا کہتا تھا جو تم میں بھیجا گیا اس سے انکار ارادہ اور مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے وہ تو اللہ کے رسول ہیں جس پر قرآن اتارا گیا اور میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی پھر آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا

صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرَشُوا لَهُ فِرَاشًا مِّنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوا لَهُ لِبَاسًا مِّنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ رِيحُهَا وَطِيبُهَا وَيُوسَعُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مُدَى بَصَرِهِ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَأْتِيهِ رَجُلٌ "حَسَنُ الْوَجْهِ وَطِيبُ الرَّائِحَةِ فَيَقُولُ لَهُ أَبَشِّرْكَ بِالَّذِي بَشَّرَكَ رَبُّكَ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ رَبُّكَ مَا رَأَيْتُ فِي الدُّنْيَا أَحْسَنَ مِنْكَ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ وَأَنَا الْكَافِرُ إِذَا اخْتَضَرَهُ الْمَوْتُ تَنْزِلُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَعَهُمْ لِبَاسٌ مِّنَ النَّارِ فَيَجْلِسُونَ بَعِيدًا مِنْهُ مُدَّ بَصَرِهِ حَتَّى يَحْيَىءَ" مَلِكُ الْمَوْتِ فَيَجْلِسُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَيُخْرِجُ رَوْحَهُ مِنْ بَدَنِهِ كَمَا يُخْرِجُ السَّمُودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُوءِ وَإِذَا أُخْرِجَ يُدْرِجُ جُودَنَهُ فِي تِلْكَ اللَّبَاسِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ شَيْءٍ مَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ

إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيُصْعَدُ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَيُغْلَقُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُنَادِي
مُنَادٍ

اس کے لئے جنتی بستر بچھا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف
دروازہ کھول دو فرمایا پس اسے جنت سے ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اس کی قبر کو حد نظر تک
کشادہ کر دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر اس کے پاس ایک شخص خوب رو اور
پاکیزہ خوشبو والا آتا ہے پس وہ اسے کہتا ہے میں تجھے اس کی خوشی سناتا ہوں جس کی خوشخبری
تجھے تیرے رب نے دی تو صاحب قبر کہتا ہے تجھ پر تیرا رب رحم کرے تو کون ہے میں نے
دنیا میں تجھ سے حسین کوئی نہیں دیکھا تو وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں اور فرمایا بے شک
کافر کو جب موت آتی ہے تو اس کے پاس آسمان سے فرشتے آتے ہیں اور ان کے پاس
آگ کا لباس ہوتا ہے تو وہ اس کی حدنگاہ سے دور بیٹھ جاتے ہیں حتیٰ کہ ملک الموت آتا ہے
پس اس کے سر کی طرف بیٹھ جاتا ہے اور پھر روح اس کے بدن سے یوں نکالی جاتی ہے جیسے
بھگی ان سے کانٹے اور جب وہ نکالی جاتی ہے تو ملائکہ اسے آگ کے لباس میں لپیٹ لیتے
ہیں تو پس اس پر آسمان اور زمین کی سب مخلوق لعنت کرتی ہے جسے آسمان و زمین کی ہر چیز سنتی
ہے سو جن و انسان کے پھر جب فرشتے اسے لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں تو اس کے لئے
آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو اللہ عز و جل کی طرف سے ایک آواز دینے
والا آواز دیتا ہے

مَنْ قَبِلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ رُدُّوهُ إِلَى مَضْجَعِهِ فَيُرَدُّونَهُ إِلَى قَبْرِهِ فَيَأْتِيهِ
مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ بِأَهْوَالٍ عَظِيمَةٍ وَأَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَ
أَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَيُخْرِقَانِ الْأَرْضَ بِأَنْيَابِهِمَا

فَيُجْلِسَانِهِ وَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ
 لَا دَرِيْتَ وَلَا تَلَيْتَ فَيَنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اضْرِبَا
 بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيدٍ لِّوِاجْتِمَاعِ الْخَلَائِقِ كُلُّهُمْ لَمْ يُقَلِّبُوْهَا فَيَسْتَعْمِلُ بِهَا
 قَبْرَهُ فَيَضِيقُ قَبْرَهُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اضْلاَعُهُ ثُمَّ يَأْتِيهِ رَجُلٌ "قَبِيْ
 الْوَجْهِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ جَزَاكَ اللَّهُ عَنِّي شَرًّا فَوَاللَّهِ مَا عَمَلْتُ
 إِلَّا شَرًّا كُنْتُ بَطِيئًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ سَرِيْعًا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ مَا رَأَيْتُ فِي الدُّنْيَا أَسْوَأَ مِنْكَ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ
 الْخَبِيْثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَقْعَدِهِ مِنَ النَّارِ فَلَا
 يَزَالُ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيُقَالُ يُفْتَنُ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ

کہ اسے میت کی قبر کی طرف لوٹا تو فرشتے اس روح کو میت کی قبر کی طرف لوٹا دیتے
 ہیں پھر اس کے پاس منکر و نکیر بہت ہیبت ناک صورت اور سخت رعد کی مانند کڑک دار
 اواز کے ساتھ اور آنکھیں ان کی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح ہوتی ہیں دانتوں سے
 زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں تو اسے اٹھا کر بیٹھا دیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں
 تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے افسوس میں نہیں جانتا تو منکر و نکیر اسے کہتے
 ہیں تو نے کیوں نہ کچھ جانا اور پڑھا پھر اللہ عز و جل کی طرف سے ایک ندا دینے والا ندا
 دیتا ہے کہ اس کو آہنی گرزوں سے مارو اور وہ گرزیں اس قدر روزنی ہوتی ہیں کہ اگر
 سب مخلوق بھی جمع ہو جائے تو ہلانا نہ سکیں تو ان کی ضربوں سے اس کی قبر شعلہ کی طرح
 بھڑک جاتی ہے اور اس قدر اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی

پسلیاں دوسری طرف آ جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک بد صورت بد بودار شخص آتا ہے تو اس قبر والے سے کہتا ہے میری طرف سے اللہ تجھے برابر دے تم نے جب بھی کوئی کام کیا برا ہی کیا تو اللہ کی اطاعت میں سستی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی میں جلدی وہ پوچھتا ہے تم کون ہو میں نے تو دنیا میں تجھ جیسا کوئی بد صورت شخص دیکھا ہی نہیں تو وہ اسے کہتا ہے میں تیرا بد عمل ہوں پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے تو اس کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے اور کہا گیا ہے کہ مومن کے لئے قبر میں پہلے سات دن آزمائش و سختی کے ہوتے ہیں۔

سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَالْكَافِرُ أَرْبَعُونَ يَوْمًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَوَّلَ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ أَمِنَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِي الْخَبَرِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ إِذَا تَوَفَّى رَجُلٌ وَوَضِعَ فِي قَبْرِهِ يَجِيءُ مَلَكٌ وَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَيُعَذِّبُهُ وَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً بِمِطْرَقَةٍ لَمْ يَبْقَ عَضْوٌ مِنْهُ إِلَّا أَنْقَطَعَ وَتَلْهَبَ فِي قَبْرِهِ نَارٌ ثُمَّ يَقُولُ قُمْ يَا ذَنْ اللَّهَ فَإِذَا هُوَ صَحِيحٌ يَقْعُدُ مُسْتَوِيًا وَيَصْبُحُ صَبْحَةً يَسْمَعُهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا الْجَنُّ وَالْأَنْسُ ثُمَّ يَقُولُ لَمْ فَعَلْتُ هَذَا وَلَمْ تُعَذِّبْنِي وَأَنَا أَقِمْتُ الصَّلَاةَ وَادَّيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَفَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ إِنَّكَ مَرَرْتَ يَوْمًا بِمَظْلُومٍ وَهُوَ يَسْتَغِيثُ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَصَلَّيْتَ يَوْمًا وَلَمْ تَتَزَّهَ

مِنَ الْبُولِ فَبَانَ بِهَذَا الْخَيْرِ أَنَّ نُصْرَةَ الْمَظْلُومِ وَاجِبٌ " لِمَا رَوَى عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مَظْلُومًا
أَوْ كَافِرًا فِي يَوْمِ دُنْ أَوْ رُبِّي كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيهِ جَمْعٌ
وَنَافِلَةٌ كَوْنًا لِلَّهِ تَعَالَى أَسَ قَبْرِ كَ عَذَابٍ سَ أَمِنْ مِثْلٍ رَ كَ هَ ا وَ ا مَامَ
بَابِي كِي رَوَايَتِ مِثْلٍ هَ كَ جَبْ آدَمِي مَرْتَابَ ا وَ ا سَ كُو ا سَ كِي قَبْرِ مِثْلٍ رَ كَ هَ ا تَابَ ا تَو
ا يَكِ فَرِشَتَ آتَابَ ا وَ ا سَ كَ سَرِ كِي جَانِبِ مِثْلٍ جَاتَا ا وَ ا سَ عَذَابِ كَرْتَابَ ا كَ ا سَ
ا يَكِ ضَرْبِ مَارْتَابَ ا كَرِزِ كَ هَ ا تَهْ جَسَ سَ ا سَ كَ تَمَامِ ا عَضَاءِ جَدَا جَدَا هُوَ جَاتَ
هِي ا وَ ا Sَ Kِي قَبْرِ مِثْلٍ آگِ كَا شَعْلَهْ بَهْرُكِ ا تُهْتَابَ ا - پھر وہ کہتا ہے اللہ کے حکم سے
گھڑے ہو جاؤ تو جی بھی اس کے اعضاء درست ہو جاتے ہیں اور وہ سیدھا بیٹھ جاتا ہے
اور چنچن مارتا ہے جسے انسان و جن کے سوا آسمان و زمین کی ہر چیز سنتی ہے پھر وہ فرشتے
سے کہتا ہے تو نے ایسا کیوں کیا اور تو مجھے کس لئے عذاب کرتا ہے حالانکہ میں نماز
پڑھتا تھا زکوٰۃ دیتا تھا اور رمضان کے روزے رکھتا تھا اور میں ایسے ایسے اچھے کام کرتا
تھا۔ پس فرشتہ کہتا ہے ایک دن تو مظلوم کے پاس سے گزرا اور وہ تجھ سے مدد مانگ رہا
تھا مگر تو نے اس کی مدد نہ کی اور تو نے ایک دن نماز پڑھی مگر پیشاب سے نہ بچا۔ اس
حدیث سے ظاہر ہوا کہ مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مر
وی ہے کہ جس نے مظلوم کو دیکھا جو اس سے

يَسْتَعِيْثُ بِهِ وَلَمْ يُغْثِهِ ضَرْبَ فِى قَبْرِهٖ مِائَةُ سَوْطٍ مِّنَ النَّارِ وَرَوَى عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةُ

نَفَرٍ يَأْتِي بِهِمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَىٰ مُنَابَرٍ مِنْ نُورٍ فَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَتِهِ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَشْبَعَ جَائِعًا وَوَقَّرَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَأَعَانَ ضَعِيفًا وَأَغَاثَ مَظْلُومًا وَرَوَىٰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ وَيُهَالُ التُّرَابُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَهْلُهُ وَأَوْلَادُهُ وَاسِيدَاهُ وَاشْرِيفَاهُ فَيَقُولُ الْمَوْتُ كُلُّ عَلَيْهِ اتَّسَمِعُ مَا يَقُولُونَ لَكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقْدُلُ أَنْتَ كُنْتَ كَذَا شَرِيفًا فَيَقُولُ أَنَا لَعَبْدُ الدَّلِيلِ لِلْمَلِكِ الْجَلِيلِ وَهُمْ يَقُولُونَ كَذِبًا فَيَقُولُ يَا لَيْتَهُمْ سَكَتُوا فَيُضَيِّقُ قَبْرَهُ حَتَّىٰ يَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ وَيُنَادِي فِي قَبْرِهِ وَاكْسِرِ عَظْمَاهُ وَأَذِلَّ مَقَامَاهُ وَأَمُوزِعَ نَدَا مَتَاهُ وَاعْنُفَ

مدد مانگ رہا ہو اور اس نے اس کی مدد نہ کی اسے اس کی قبر میں آگ سے تپا ہوا کوڑا مارا جائے گا (قیامت کو چار شخص نوری منبروں پر ہونگے) اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ چار شخصوں کو مخلوق پر ظاہر کریگا جو نور کے منبروں پر جلوہ گر ہونگے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہونگے فرمایا جس نے بھوکے کو شکم سیر کیا اور جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے کی عزت کی اور جس نے کمزور کی مدد کی اور جس نے مظلوم کی فریاد رسی کی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس

پر مٹی ڈالی جاتی ہے تو اس کے اہل و عیال کہتے ہیں کہ اے ہمارے کفیل اور بزرگ تو اس پر مسلط کفیل فرشتہ کہتا کیسا کیا تو سنتا ہے جو وہ کہتے ہیں میت کہتا ہے ہاں پس وہ فرشتہ کہتا ہے تو واقع ہی ایسا کفیل و شریف تھا جو تیرے متعلق کہتا ہے وہ کہے گا میں تو مالک جلیل کا عاجز بندہ تھا اور وہ جھوٹ کہتے ہیں پھر مردہ کہتا ہے کہ کاش کہ وہ خاموش ہو جائیں پس اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں پھر اس کی قبر میں ندادی جاتی ہے ہائے وہ جس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں ہائے وہ جس کا مقام ذلت ہے ہائے وہ جو ندامت کی جگہ ہے ہائے وہ جس پر سوال سخت ہے۔

سَوَآلَا هُ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلَ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَجَبٍ فِي عَامِهِ ذَلِكَ
فَيَقْبِلُ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ يَا مَلِكَتِي إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ
وَمَحَوْتُ عَنْهُ خَطَايَاهُ بِأَحْيَائِهِ اللَّيْلَةَ بَابٌ "فِي ذِكْرِ الْمَلِكِ الَّذِي
يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ الْمُنْكَرِ وَالنَّكِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ
قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَلِكٍ
يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا بَنَ سَلَامٍ يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ عَلَى
الْمَيِّتِ مَلِكٌ "قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ" يَتْلَا لَوْ وَجْهَهُ
كَالشَّمْسِ وَأَسْمُهُ رُومَانٌ وَيُقْعِدُهُ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَكْتُبْ مَا عَمِلْتَ مِنْ
حَسَنَةٍ وَسَيِّئَةٍ فَيَقُولُ لَهُ الْعَبْدُ بَايَ شَيْءٍ أَكْتُبُ أَيْنَ قَلَمِي وَدَوَاتِي
وَمِدَادِي فَيَقُولُ لَهُ قَلَمُكَ إصْبَعُكَ وَدَوَاتُكَ فَمُكٌ وَمِدَادُكَ

رَيْفَكَ فَيَقُولُ لَهُ عَلَىٰ أَيِّ شَيْءٍ أَكْتُبُ وَلَيْسَ لِي صَحِيفَةٌ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ

یہاں تک کہ اس سال کے رجب کی پہلی جمعرات آ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتوں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اس کی خطائیں مٹا دی اس کی اس رات کی عبادت کے سبب۔ باب نمبر ۱۱۵ اس فرشتے کے بیان میں جو منکر و نکیر سے پہلے قبر میں داخل ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن سلام سے ہے کہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس فرشتے کے متعلق پوچھا جو میت پر قبر میں پہلے داخل ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ابن سلام داخل ہوتا ہے قبر میں میت پر فرشتہ منکر و نکیر کے داخل ہونے سے پہلے کہ چہرہ اس کا سورج کی مانند درخشاں ہوتا ہے اور نام اس کا دو مان ہے اور میت کو بیٹھا دیتا ہے پھر اسے کہتا ہے لکھ جو تو نے اچھے اور برے عمل کئے پس بندہ فرشتے سے کہتا ہے کس چیز سے لکھوں میری قلم اور دوات اور سیائی کہاں ہے تو فرشتہ اسے کہتا ہے تیری قلم تیری انگلی ہے اور تیری دوات تیرا منہ ہے تیری سیاہی تیرا عاب ہے پھر بندہ اسے کہتا ہے میں کس چیز پر لکھوں میرے پاس کاغذ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

وَالِهُ وَسَلَّمَ فَيَقْطَعُ مِنْ كَفِّهِ قِطْعَةً وَيُنَاوِلُهُ وَيَقُولُ هَذِهِ صَحِيفَتُكَ فَاكْتُبْ عَلَيْهَا مَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ فَيَكْتُبُ مَا عَمِلَهُ فِي الدُّنْيَا خَيْرًا إِذَا بَلَغَ سِتَّةَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ فَيَقُولُ لَهُ الْمَلِكُ يَا خَا طِي أَمَا لَا تَسْتَحْيِي مِنْ خَالِقِكَ حَيْثُ عَمِلْتَهَا فِي الدُّنْيَا وَتَسْتَحْيِي مِنِّي الْآنَ

فَيَرْفَعُ الْمَلِكُ الْعَمُودَ الِیَضْرِبُهُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ اِرْفَعْ عَنِّي حَتَّى اُكْتُبَهَا
فَيَكْتُبُ جَمِيعَ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ ثُمَّ يَأْمُرُ اَنْ يَطْوِيَهُ وَيَخْتِمَهُ فَيَطْوِي
وَيَقُولُ بَايَ شَيْءٍ اخْتِمُهُ وَلَيْسَ مَعِيَ خَاتِمٌ" فَيَقُولُ لَهُ اخْتِمِهَا بِظَفَرِكَ
فَيَخْتِمُهَا بِظَفَرِهِ وَيُعَلِّقُهَا الْمَلِكُ فِي عُنُقِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی وَكُلُّ اِنْسَانٍ اِلَیَّ رَاجِعٌ ثُمَّ يَدْخُلُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُنْكَرُ
وَالنَّكِيرُ فَكَذَلِكَ الْعَاصِي اِذَا رَاى كِتَابَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاَمْرُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی
بِالْقِرَاءَةِ فَيَقْرَأُ حَسَنَاتِهِ فَاِذَا بَلَغَ اِلَى سَيِّئَاتِهِ سَكَتَ فَيَقُولُ اللّٰهُ

پس وہ فرشتہ اس کے کفن سے ایک ٹکڑا کاٹ کر اسے دیتا ہے اور کہتا ہے یہ رہا تیرا کاغذ تو
اس پر لکھ جو تو نے دنیا میں عمل کیئے نیک اور برے پس وہ لکھتا ہے جو اس نے دنیا میں
اچھے عمل کیئے تو جب وہ برے عمل لکھنے پر پہنچتا ہے تو فرشتے سے شرماتا ہے پھر فرشتہ
اس سے کہتا ہے اے خاٹی کیا تو نے اپنے خالق سے شرم نہ کی جب تو نے دنیا میں یہ
برے کام کیئے تو اب تو مجھ سے شرماتا ہے پس فرشتہ گرج اٹھاتا ہے تاکہ اسے مارے تو
بندہ کہتا ہے کہ مجھ سے گرج ہٹا لو اب میں لکھتا ہوں پھر وہ اپنے تمام اچھے اور برے عمل
لکھتا ہے۔ پس فرشتہ اسے حکم دیتا ہے کہ لکھے کاغذ کو لپیٹ کر اس پر مہر لگا دو تو وہ لپیٹ کر
کہتا ہے کس چیز سے مہر لگاؤں حالانکہ میرے پاس مہر نہیں فرشتہ اسے کہتا ہے کہ اپنے
ناخن کے ساتھ اس پر مہر لگا تو وہ اپنے ناخن سے اس پر مہر کرتا ہے تو فرشتہ قیامت تک
اس کی لُردن سے لٹکا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر انسان کا عملنامہ ہم نے
اس کی لُردن میں لازم کر دیا ہے۔ عاصی جب روز قیامت اپنے عملنامہ کو دیکھے گا اور
اللہ تعالیٰ اسے پڑھنے کا حکم دے گا تو وہ نیکیاں پڑھ کر سنائے گا جب بدیاں تک پہنچے گا

تو خاموش ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

تَعَالَى لَمْ لَا تَقْتَرَأْ فَيَقُولُ اسْتَحْيِ بِي مِنْكَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
لَمْ لَا تَسْتَحْيِ مِنِّي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ لَانَ تَسْتَحْيِ بِي فَيَنْدَمُ الْعَبْدُ وَلَمْ
يَنْفَعَهُ النَّدَمُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى خُذُوهُ فَعَلُّوهُ ثُمَّ الْجَحِيمُ صَلَّوهُ
بَابٌ فِي ذِكْرِ جَوَابِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ وَفِي الْخَبَرِ إِذَا وَضِعَ الْمَيِّتُ فِي
الْقَبْرِ آتَاهُ مَلَكَانِ اسْوَدَانِ ارْزَقَانِ وَأَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ
وَأَبْصَارُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ يَخْرُقَانِ الْأَرْضَ بَانِيَا بِهِمَا فَيَأْتِيَانِ
مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ فَيَقُولُ الرَّاسُ لَا تَأْتِيَا مِنْ قَبْلِي قُرْبَ صَلَوةٍ صَلَّيْتُ فِي
الْيَاسِ وَالنَّهَارِ خَوْفًا مِّنْ هَذَا الْمَوْضِعِ ثُمَّ يَأْتِيَانِهِ مِنْ قَبْلِ رِجْلَيْهِ
فَيَقُولُ الرَّجْلَانِ لَا تَأْتِيَا مِنْ قَبْلِنَا فَقَدْ كُنَّا مَشِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ
وَالْجُمَاعَةِ حَذَرًا مِّنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَيَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِ يَمِينِهِ فَيَقُولُ
الْيَمِينُ لَا تَأْتِيَا مِنْ قَبْلِي فَقَدْ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِي حَذَرًا مِّنْ هَذَا
الْمَوْضِعِ فَيَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِ الشِّمَالِ فَيَقُولُ الشِّمَالُ كَذَلِكَ

آگے یوں نہیں پڑھتا تو وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھ سے شرماتا ہوں پس اللہ
تعالیٰ فرمائے گا تو نے مجھ سے دنیا میں کیوں نہ شرم کیا اب تو مجھ سے شرماتا ہے تو بندہ
شرمندہ ہو گا مگر اس وقت نہ امت اسے فائدہ نہ دے گی پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا
اسے پٹرو اور طوق ڈال کر جہنم میں پھینک دو۔ باب نمبر ۱۶ (منکر و نکیر کے سوال و

جواب میں) حدیث میں ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں سیاہ رنگ اور نیلی آنکھوں والے آواز ان کی سخت گرج دار رعد کی طرح ہوتی ہے اور آنکھیں اچک لیجانے والی بجلی کی طرح اپنے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے اس کے سر کی طرف سے آتے ہیں پس سر کہتا ہے میری طرف نہ آؤ میں تو اس وقت کے خوف سے شب و روز بہت نماز پڑھتا تھا پھر وہ پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو پاؤں کہتے ہیں ہماری طرف سے نہ آؤ ہم جمعہ اور جماعت کو چل کر جاتے تھے اس مقام کے عذاب سے بچنے کے لئے پھر وہ فرشتے دائیں طرف سے آتے ہیں دائیاں کہتا ہے میری طرف سے نہ آؤ میں صدقہ کرتا تھا اس جگہ کے عذاب سے بچو کہ پھر بائیں جانب سے آتے ہیں تو بائیاں اسی طرح کہتا ہے پھر میت کے منہ کی طرف سے آتے ہیں

فَيَا تَيَّانٍ مِنْ قَبْلِ فَمِهِ فَيَقُولُ الْقَمُ لَا تَأْتِيَا مِنْ قِبَلِي فَقَدْ كَانَ يَجُوعُ وَيَعْطَشُ حَذَرَ مَنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَيُوقِظَانِهِ كَمَا يُوقِظُ النَّائِمُ وَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ فَيَقُولَانِ عِشْتَ مُؤْمِنًا وَمِتَّ مُؤْمِنًا ثُمَّ الْحِكْمَةُ فِي سَوَالٍ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ طَعَنَتْ فِي بَنِي آدَمَ حَيْثُ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَيُبْعَثُ اللَّهُ تَعَالَى مَلَائِكِينَ إِلَى قَبْرِ الْمُؤْمِنِ لِيَسْأَلَا هُوَ مِنْ ذَلِكَ فَيَأْمُرُهُمَا أَنْ يَشْهَدَا بَيْنَ يَدَيِ الْمَلَائِكَةِ مَا سَمِعَهَا مِنَ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ أَقْلَ أَشْهُودِ

اِنَّهُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّبُّ يَامَلِكْتِي قَدْ اخَذْتُ رَوْحَهُ فَتَرَكَ مَا لَهُ لِغَيْرِهِ
وَزَوْجَتَهُ فِي حَبْرٍ وَجَارِيَتَهُ وَضَيْغَةَ فِي يَدِ غَيْرِهِ وَاحْبَاؤُهُ غَائِبُونَ
عَنْهُ وَيَسْأَلُ فِي بَطْنِ الْاَرْضِ وَلَمْ يَرَ أَحَدًا غَيْرِي وَلَمْ يَعْلَمْ حَالَهُ
سِوَايَ وَقَالَ رَبِّي اللَّهُ وَنَبِيِّ مُحَمَّدٍ رَسُولُ اللَّهِ وَ

تو منہ کہتا ہے میری طرف سے نہ آؤ میں بھوکا پیاسہ رہتا تھا اس مقام کے عذاب سے
بچنے کے لئے پس وہ دونوں فرشتے میت کو جگاتے ہیں جس طرح سوئے ہوئے کو جگایا
جاتا ہے اور اس سے پوچھتے ہیں تو محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتا تھا وہ کہتا ہے میں
گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ وہ اللہ کے رسول ہیں پس فرشتے کہتے ہیں تو زندہ بھی مومن
تھا اور مومن ہی مرا۔ پھر قبر میں نکیرین کے سوال کی حکمت یہ ہے کہ بے شک ملائکہ نے
اولاد آدم کو طعنہ دیا تھا جب انہوں نے کہا کہ کیا ایسے کوزمین میں خلیفہ بنائے گا جو اس
میں فساد کرے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں
جانتے۔ تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے مومن کی قبر میں تاکہ اس سے توحید و رسالت
کے متعلق پوچھ لیں اور ان دونوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ ملائکہ کے سامنے اس کی گواہی دیں
جو انہوں نے مومن بندہ سے سنا یہ دو گواہ اس لئے کہ کم سے کم شرعاً دو گواہ ہونے چاہیں
پھر رب تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی پس
اس نے اپنا مال غیر کے لئے چھوڑا اور اپنی بیوی غیر کے لئے اور اپنی لونڈی غیر کے
لئے اور اپنا تاج غیر کے ہاتھ میں دیا اور اس کے دوست اس سے غائب ہیں اور اس
سے شکم زمین میں سوال ہو رہا ہے جہاں میرے سوا اس سے کوئی نہیں دیکھتا اور میرے

سو اس کے حال سے کوئی آگاہ نہیں اور اس نے اس جگہ گواہی دی کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرا نبی محمد رسول اللہ ہے اور

إِلَّا سَلَامٌ دِينِي لَتَعْلَمُوا إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ بَابٌ "فِي ذِكْرِ كِرَامِ
كَاتِبِينَ رَوَى فِي الْخَبَرِ أَنَّ كُلَّ إِنْسَانٍ مَعَهُ مَلَكَانِ أَحَدُهُمَا عَنْ
يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ فَالَّذِي فِي يَمِينِهِ يَكْتُبُ حَسَنَاتِهِ مِنْ غَيْرِ
إِذْنِ صَاحِبِهِ وَالَّذِي فِي يَسَارِهِ يَكْتُبُ سَيِّئَاتِهِ وَلَا يَكْتُبُهَا إِلَّا بِشَهَادَةِ
صَاحِبِهِ فَإِنْ قَعَدَ الْعَبْدُ قَعَدَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ
وَإِذَا مَشَى أَحَدُهُمَا خَلْفَهُ وَالْآخَرُ أَمَامَهُ وَإِنْ نَامَ فَاحَدُهُمَا عِنْدَ
رَأْسِهِ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ خَمْسَةُ أَمْلَاقٍ مَلَكَانِ بِاللَّيْلِ
وَمَلَكَانِ بِالنَّهَارِ وَمَلَكٌ "لَا يُفَارِقُهُ فِي وَقْتٍ مِنْ الْأَوْقَاتِ كَمَا فِي
قَوْلِهِ تَعَالَى لَهُ مُعَقَّبَاتٌ" مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يُرِيدُ بِالْمُعَقَّبَاتِ
مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَيَحْفَظُونَهُ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ
يُقَالُ مَلَكَانِ بَيْنَ كَتْفَيْهِ يَكْتُبَانِ أَعْمَالَهُ مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ قَلَمَهُمَا
سَبَابَتَهُمَا وَدَوَاتَهُمَا خَلَقَهُمَا وَمَدَادُهُمَا.

اسلام میرا دین ہے تاکہ تم جان لو کہ بے شک میں خوب جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔
باب نمبر ۱۷ اکراما کاتبین کے ذکر میں۔ حدیث شریف میں ہے کہ تحقیق ہر انسان کے
ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں ایک ان میں سے اس کی دائیں جانب اور دوسرا اس کی
بائیں طرف وہ جو اس کی دائیں طرف ہے اس کی نیکیاں لکھتا ہے اپنے ساتھ والے کی

اجازت کے بغیر اور وہ جو بائیں طرف ہے اس کے گناہ لکھتا ہے مگر وہ اپنے ساتھ والے کی گواہی کے بغیر نہیں لکھتا پس اگر بندہ بیٹھ جائے تو ایک ان میں سے اس کی دائیں جانب بیٹھتا ہے اور دوسرا اس کے بائیں اور جب وہ چلتا ہے تو ایک ان میں سے اس کے آگے چلتا ہے اور دوسرا اس کے پیچھے اور اگر وہ سوتا ہے تو ایک ان دونوں فرشتوں سے اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے قدموں کے پاس اور روایت میں آیا ہے کہ پانچ فرشتے ہر انسان کے لئے ہیں دو فرشتے رات کو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور دو دن کو اور ایک فرشتہ تمام وقتوں میں سے کسی وقت بھی اس سے جدا نہیں ہوتا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ اس کے لئے کچھ ملائکہ ہیں جو یکے بعد دیگرے آتے ہیں کچھ اس کے آگے ہوتے ہیں اور کچھ پیچھے اور معقبات سے مراد رات اور دن کے فرشتے ہیں جو آدمی کو جن وانس اور شیاطین سے بحفاظت رکھتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ ہر انسان کے کندھوں کے درمیان دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں اور ان کے لئے دو شہادت کی انگلیاں ہیں اور ان کے پاس دو اتمیں ہیں اور وہ ان کے حلق اور سیاہیاں

رِيقُهُمَا وَصَحِيفَتُهُمَا فَوَاضَاهُمَا فَيُكْتُبَانِ اَعْمَالَهُ اِلَى مَوْتِهِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اَنَّهُ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْيَمِيْنِ اَمِيْرٌ عَلٰى صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً وَّارَادَ صَاحِبُ الشِّمَالِ اَنْ يَّكْتُبَهَا قَالَ لَهُ صَاحِبُ الْيَمِيْنِ اَمْسِكْ فَيَمْسِكُ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَاِنْ اسْتَغْفَرَ اللّٰهُ لَمْ يَكْتُبْهَا فَاِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ كَتَبَ سَيِّئَةً

وَاحِدَةً فَإِذَا قُبِضَ رُوحُ الْعَبْدِ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ يَقُولُ الْمَلَكَانِ رَبَّنَا
وَكَلَّمْنَا بِعَبْدِكَ حَتَّى نَكْتُبُ عَمَلَهُ وَقَدْ قَبِضْتَ رُوحَ عَبْدِكَ فَاذَنْ
لَنَا حَتَّى نَصْعَدَ إِلَى السَّمَاءِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ السَّمَاءَ مَمْلُوءَةٌ مِّنَ
الْمَلَائِكَةِ يُسَبِّحُونَ نَبِيَّ وَيُهَلِّلُونَ نَبِيَّ فَمَا أَفْعَلُ بِكُمَا فَيَقُولَانِ رَبَّنَا مَرُّنَا
حَتَّى نَقِيمَ فِي الْأَرْضِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ أَرْضِي مَمْلُوءَةٌ مِّنْ
خَلْقِي فَمَا أَفْعَلُ بِكُمَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى سَبِّحَا عَلَيَّ قَبْرِ عَبْدِي
وَهَلِّلَا وَكَبِّرَا وَاكْتُبَا ذَلِكَ لِعَبْدِي حَتَّى أَبْعَثَهُ مِنْ قَبْرِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى

لعاب ہیں اور کاغذ ہیں اور دل ہیں تو وہ اس کی موت تک اعمال لکھتے ہیں اور نبی اکرم
ﷺ سے حدیث مروی ہے کہ فرمایا بے شک دائیں طرف والا فرشتہ بائیں طرف
آنے والے پر امیر ہے تو جب آدمی برا عمل کرتا ہے تو بائیں جانب والا اسے لکھنا چاہتا
ہے تو اس کو دائیں جانب والا کہتا ہے ابھی رک جا تو وہ سات ساعت تک رکا رہتا ہے
پس اگر وہ توبہ کرے تو وہ اسے نہیں لکھتا اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو ایک گناہ اس کے ذمہ
لکھ دیتا ہے پس جب بندے کی روح قبض کی جاتی ہے اور وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ
دونوں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں اپنے بندے پر مقرر
کیا یہاں تک کہ ہم نے اس کے عمل لکھے اور تحقیق اب تو نے اپنے بندہ کی روح کو
قبض کر لیا پس ہمیں اذن دے کہ ہم اوپر چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک
آسمان فرشتوں سے بھرا ہوا ہے جو میری تسبیح و تہلیل کرتے ہیں تو تمہارے ساتھ کیا

کروں پھر وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہمیں حکم کرتا کہ ہم زمین میں قیام کریں اللہ تعالیٰ فرماتا تحقیق میری زمین مخلوق سے بھری ہوئی ہے تو میں تمہیں کہاں رکھو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم دونوں میرے بندے کی قبر پر تسبیح و تہلیل و تکبیر کہتے رہو اور میرے بندے کے نامہ اعمال میں لکھتے رہو یہاں تک کہ میں اسے اس کی قبر سے اٹھاؤں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَفِظِينَ كَرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ سَمَاءُ هُمْ كَرَامًا كَاتِبِينَ لَأَنَّهُمْ إِذَا كَتَبُوا حَسَنَةً يَّصْعَدُونَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ بِالْفَرْحِ وَالسَّرُورِ وَيَعْرِضُونَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَيَشْهَدُونَ عَلَى ذَلِكَ وَيَقُولَانِ إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا عَمِلَ لَكَ حَسَنَةً كَذَا وَكَذَا وَإِذَا كَتَبُوا مِنَ الْعَبْدِ سَيِّئَةً يَّصْعَدُونَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ مَعَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا كَرَامًا كَاتِبِينَ مَا فَعَلَ عَبْدِي فَيَسْكَتُونَ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهُ ثَانِيًا وَثَالِثًا فَيَقُولُونَ إِلَهِي أَنْتَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ السَّتَّارُ أَمَرْتَ عِبَادَكَ أَنْ يَسْتَرُوا عِيُوبَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَقْرَأُونَ كُلَّ يَوْمٍ كِتَابَكَ وَيَمْدَحُونَكَ فَيَقُولُونَ أَعْنِي كَرَامًا كَاتِبِينَ اسْتَرِ عِيُوبَهُمْ فَإِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَلِهَذَا يُسَمَّوْنَ كَرَامًا كَاتِبِينَ وَرَوَى عَنْ صَدِيقِ ابْنِ أُوَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَقْرَأُكَ

تم پر حفظین کر اما کاتبین معین ہیں وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ان کا نام اللہ نے کر اما کاتبین اس لئے رکھا کہ جب وہ کوئی نیکی لکھتے ہیں تو اسے خوشی اور مسرت سے لیکر آسمان پر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اسے پیش کرتے ہیں اور اس پر گواہی دیتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا اللہ تیرے فلاں بندے نے تیری رضا کے لئے یہ اچھا عمل کیا اور جب وہ کوئی برا عمل لکھتے ہیں تو اسے آسمان پر اندوہ اور غم کے ساتھ لیکر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اے بزرگ لکھنے والو میرے بندے نے کیا کیا تو وہ خاموش رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ دوسری اور تیسری باریوں ہی پوچھتا ہے تب عرض کرتے ہیں الہی تو خوب جانتا ہے اور بہت پردہ پوش ہے اور تو نے اپنے بندوں کو آپس کے عیب پوشی کا حکم دیا پس وہ ہر دن تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیری مدح کرتے ہیں وہ کہتے ہیں یعنی کر اما کاتبین اے اللہ ان کی عیب پوشی کر پس بے شک تو خوب جانتا ہے عیبوں کو تو اسی لئے انہیں کر اما کاتبین یعنی بزرگ لکھنے والے کہا جاتا ہے (جو مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت پر مرا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا) اور صدیق بن ابیسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آیا اور کہا کہ اے محمد ﷺ بے شک اللہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

السَّلَامُ وَيَقُولُ بَلَغَ أَمْتِكَ أَنَّ مَنْ مَاتَ مُفَارِقًا لِلْجَمَاعَةِ لَا يَشْمُ رَائِحَةَ وَلَوْ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ عَمَلًا وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَتَارِكُ الْجَمَاعَةِ عِنْدَكَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ

مَلْعُونٌ“ وَيَلْعَنُهُ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ وَالزَّبُورُ وَالْفُرْقَانُ وَتَارَكَ الصَّلَاةَ لَا يُسْجِدُ لَهُ الدَّعْوَةُ وَلَا يَنْسِرُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَهْوَنُ مِنْ أُمَّتِكَ وَأَشْرُ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ وَقَاطِعِ الطَّرِيقِ وَقَاتِلِ أَلْفِ عَالِمٍ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَلِمُوا عَلَى الْيَهُودِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ شَدَادٌ ”يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَهُودُ أُمَّتِكَ قَالَ مَنْ يَسْمَعُ الْإِذَانَ وَلَمْ يَحْضُرِ الْجَمَاعَةَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَعَانَ تَارِكَ الْجَمَاعَةِ بِخُبْرٍ أَوْ بِلُقْمَةٍ فَكَأَنَّمَا أَعَانَ بِقَتْلِ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنْ مَاتَ تَارِكَ الْجَمَاعَةَ لَا يُغْسَلُ وَلَا يُصَلَّى يُدْفَنُ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَتَارَكَ

اور فرماتا ہے کہ اپنی امت کو پہنچا دو بے شک جو جماعت سے مخالف ہو کر مرا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگے گا اگرچہ اس کی نیکیاں سب اہل زمین سے زیادہ ہوں اور اللہ روز قیامت اس کے فرض و نفل کچھ قبول نہ کرے گا اور تارک الجماعت اے محبوب آپ کے نزدیک اور فرشتوں کے اور سب لوگوں کے نزدیک ملعون ہے اور لعنت کرتی ہے اس پر تو رات اور انجیل اور زبور اور قرآن اور نماز کے تارک کی نہ کوئی دعا قبول کی جائے گی اور نہ اس پر دنیا و آخرت میں رحمت اترے گی اور آپ کی امت سے کمتر اور شراب پینے والے اور چور ڈاکو اور ایک ہزار عالم کے قاتل سے بھی بڑھ کر برا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر سلام کرو مگر میری امت کے یہود پر سلام نہ کرو۔ حضرت شہاد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت کے یہود کون ہیں فرمایا جس نے اذان کو سنا اور (بلا عذر) جماعت میں حاضر نہ ہوا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے تارک جماعت کی مدد کی ایک روٹی دے کر یا

لقمہ دیرپس گویا اس نے انبیاء علیہم السلام کے قتل پر مدد کی اور اگر جماعت کا تارک مر جائے نہ اسے غسل دیا جائے اور نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور جماعت سے نماز کے تارک

الصَّلَاةِ بِالْجَمَاعَةِ لَوْ صَلَّى صَلَاةَ أُمَّتِي كُلِّهَا وَحْدَهُ وَقَرَأَ كُلَّ كِتَابٍ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَحْدَهُ، وَصَامَ صَوْمَ أُمَّتِي كُلِّهَا وَحْدَهُ، وَتَصَدَّقَ صَدَقَتَهُمْ كُلِّهَا وَحْدَهُ، لَا يَشْمُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ يَتَوَضَّأُ وَيَأْتِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّى فِيهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ غُفِرَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ ذُنُوبُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ صَلَاةً فِي أَوْقَاتِهَا وَاتَّمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِخَمْسِ عَشْرَ خَصْلَةً ثَلَاثَةً فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَثَلَاثَةً فِي الْقَبْرِ وَثَلَاثَةً فِي الْحَشْرِ وَثَلَاثَةً عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَزِيدُ عُمُرَهُ، وَرِزْقَهُ، وَيَحْفَظُ نَفْسَهُ، وَاهْلَهُ، وَأَمَّ الثَّلَاثَةُ الَّتِي عِنْدَ الْمَوْتِ فَيُبَشِّرُهُ بِالْإِمْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْفَزَعِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

نے اگر میری ساری امت کے برابر تنہا نمازیں پڑھیں اور ان تمام کتابوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر اتارا اکیلے نے پڑھا اور میری سب امت کے

برابر اکیلے نے روزے رکھے اور ان تمام کے صدقوں کے برابر اکیلے نے صدقہ کیا پھر بھی وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگے گا اور نہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس کی زندگی میں نظر رحمت کریگا اور نہ اس کے مرنے کے بعد (باجماعت نماز پڑھنے والے کی بخشش ہو جاتی ہے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بروہ مومن جس نے وضو کیا اور مسجد کی طرف آیا اور اس میں نماز یا جماعت ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے

(چنگانہ نماز کا اہتمام سے ادا کرنے پر پندراں انعام) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے چنگانہ نماز ادا کی اس کے وقتوں کی محافظت کی اور اس کے رکوع و سجود کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پندراں انعامات سے اس کی عزت افزائی کرتا ہے انہیں سے تین دنیا میں اور تین موت کے وقت اور تین قبر میں اور تین حشر میں اور تین اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت پس وہ تین انعام جو دنیا میں ہوتے ہیں اللہ اس کی عمر بڑھاتا ہے اور اس کا رزق زیادہ کر دیتا ہے اور اسے اس کے اہل خانہ کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور وہ تین جو موت کے وقت ہیں اللہ اسے خوف و ہر اس سے امن کی اور دخول جنت کی بشارت دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔

اِسْتَقَامُوا تَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الْمَلْفَكَةُ اِلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ. وَاَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الْقَبْرِ فَيُسْهَلُ عَلَيْهِ

سُؤَالُ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ يُوسَعُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ وَ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَ أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الْمَحْشَرِ فَيُخْرَجُ مِنَ الْقَبْرِ وَهُوَ يَتَلَا لَا وَجْهَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ بِأَيْمَانِهِمْ الْآيَةُ وَ يُعْطَى كِتَابُهُ بِيَمِينِهِ وَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَ أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى فَرَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَالسَّلَامَ عَلَيْهِمْ وَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ وَ جُودُهُ "يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ" إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ "وَمَنْ تَهَاوَنَ بِالصَّلَاةِ الْخَمْسِ عَاقَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِخَمْسِ عَشْرَ خَصْلَةً ثَلَاثَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثَةٌ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ ثَلَاثَةٌ فِي الْقَبْرِ وَ ثَلَاثَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَرْفَعُ الْبَرَكَةَ مِنْ رِزْقِهِ

ان پر ملائکہ اترتے ہیں کہتے ہوئے کہ خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم خوش ہو جاؤ اس جنت کے ساتھ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا اور تیسرا قبر میں یہ انعام کہ اس پر نکیرین کے سوال آسان ہو جائیں گے اور اس کی قبر فراخ کر دی جائے گی اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ تین انعام جو محشر میں ہوں گے جب وہ قبر سے اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نوران کے آگے اور ان کے دائیں بھاگتا ہوگا۔ الایہ اور عملنا مہ اس کے دائیں ہاتھ دیا جائے گا اور اس کا حساب آسان کر دیا جائے گا اور وہ تین جو اللہ سے ملاقات کے وقت ہونگے ان سے اللہ راضی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

سلام کہنا ہے رب رحیم کی طرف سے اور فرمایا کچھ چہرے اس دن تروتازہ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (نمازوں میں سستی کا وبال) اور فرمایا جس نے پنجگانہ نماز میں سستی کی اللہ اسے پندرہ طرح سے عذاب دے گا تین طرح دنیا میں اور تین طرح موت کے وقت اور تین طرح قبر میں اور تین طرح محشر میں اور تین طرح اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت بر حال وہ تین عذاب جو دنیا میں ہوتے ہیں اللہ اس کی روزی اور عمر سے برکت اٹھا دیتا ہے اور صالحین کی علامت اس کے چہرہ سے مٹا دیتا ہے۔

وَعُمُرِهِ وَسِيمَاءُ الصَّالِحِينَ مِنْ وَجْهِهِ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي عِنْدَ الْمَوْتِ فَيَمُوتُ جَائِعًا وَعَطْشَانًا وَذَلِيلًا وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الْقَبْرِ فَيَضِيقُ قَبْرُهُ حَتَّى يَدْخُلَ أَضْلَاعُهُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنْ نَّارٍ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ فَيُخْرِجُ مِنْ قَبْرِهِ مُسَوَّدَةً الْوَجْهِ مَكْتُوبٌ فِي جِبْهَتِهِ هَذَا أَنَسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَيُعْطَى لَهُ كِتَابُهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي عِنْدَ لِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى فَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْعَبْدُ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ

اُمّہ، وَإِذَا قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ كُتِبَ لَهُ،

اور وہ تین جو موت کے وقت ہوتے ہیں وہ بھوکا پیاسا اور ذلیل ہو کر مرتا ہے اور وہ تین عذاب جو قبر میں دیئے جاتے ہیں پس اس کی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ تین جو اس پر محشر کو ہوتے ہیں پس وہ قبر سے سیاہ چہرہ ہو کر اٹھتا ہے اور اس کے چہرے پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو نے والا ہے اور اسے اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جاتا ہے اور وہ تین سزائیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرماتا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا اور روز قیامت انہیں گناہ سے پاک نہیں کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ان کے بعد ان کے کچھ ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور خواہشات کے پیچھے چلے عنقریب وہ دوزخ کے مقام غنی کو پالیں گے۔ (نماز کے اجر عظیم کا بیان) اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے تو گناہوں سے اسے ستمرا ہو جاتا ہے جیسے اسی دن اس کی ماں نے اسے جہنم دیا اور جب وہ کہتا ہے کہ میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے۔

بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلَىٰ بَدَنِهِ عِبَادَةٌ سَنَةً فَإِذَا قَرَأَ الْفَاتِحَةَ فَكَانَ مَحَجًّا
وَاعْتَمَرَ وَإِذَا رَكَعَ فَكَانَ مَأْتِصِدًّا بِوِزْنِهِ ذَهَبًا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ

لِمَنْ حَمِدَهُ، نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَإِذَا قَالَ فِي سُجُودِهِ
 سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ مِثْلَ أَعْتَقَ رَقَبَةً وَإِذَا تَشَهَّدَ أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى
 ثَوَابَ أَلْفِ عَالِمٍ وَ أَلْفِ شَهِيدٍ وَإِذَا سَلَّمَ وَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَتَحَ اللَّهُ
 لَهُ، ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ بِلاَ حِسَابٍ وَ لَا
 عَذَابٍ وَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ
 أَنْ يَكُونَ أَخْلَاقُهُ، كَأَخْلَاقِ الْكَلْبِ وَفِيهِ خَمْسَةُ أَخْلَاقٍ الْأَوَّلُ
 يَكُونُ جَائِعًا أَبَدًا وَهَذَا مِنْ أَخْلَاقِ الصَّالِحِينَ وَالثَّانِي لَا يَكُونُ لَهُ،
 مَوْضِعٌ وَ هَذَا مِنْ أَثَرِ الصَّالِحِينَ وَالثَّالِثُ أَنَّهُ لَا يَنَامُ بِاللَّيْلِ وَهَذَا مِنْ
 أَفْعَالِ الصَّالِحِينَ وَالرَّابِعُ لَا يَكُونُ لَهُ، مَالٌ " حَتَّى يَرِثَهُ الْوَارِثُ
 وَهَذَا مَعِيشَةُ الصَّالِحِينَ وَالخَامِسُ أَنْ لَا يُفَارِقَ

اس کے لئے سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے تو جب وہ سورہ فاتحہ پڑھتا ہے
 پس گویا کہ اس نے حج اور عمرہ کیا اور جب وہ رکوع کرتا ہے تو گویا کہ اس نے اپنے
 وزن کی مقدار سونا صدقہ کیا اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف
 نظر رحمت فرماتا ہے اور جب وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا ہے پس گویا کہ اس
 نے غلام آزاد کر دیا اور جب وہ تشہد پڑھتا ہے اللہ اسے ایک ہزار عالم اور ایک ہزار
 شہید کا اجر عطا کرتا ہے اور جب وہ سلام کہتا ہے اور اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ
 اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے جس دروازے سے وہ چاہے
 بلا حساب و بلا عذاب جنت میں جائے (کتے کی پسندیدہ عادتیں) اور نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مناسب ہے کہ مومن کے لئے چند عادتیں کتے کی عادتوں جیسی ہوں اور وہ یہ پانچ خصلتیں ہیں اول یہ کہ ہمیشہ بھوک برداشت کرتا رہے اور یہ صالحین کی عادت سے ہے ثانی یہ کہ اس کے پاس مکان نہ ہو اور یہ صالحین کی علامت ہے تیسری یہ کہ رات کو بیدار رہے اور یہ صالحین کے کاموں سے ہے چوتھی یہ کہ اپنے پاس جمع نہ رکھے کہ کوئی وارث مالک ہو اور یہ صالحین کی معیشت ہے پانچویں یہ کہ اپنے مالک کا دروازہ نہ چھوڑے اگرچہ دن میں اسے وہ سو بار دھکے دے اور یہ صالحین کی وفاء سے ہے۔

مِنْ بَابِ صَاحِبِهِ وَإِنْ طَرَدَهُ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَهَذَا مِنْ وِفَاءِ الصَّالِحِينَ وَقَالَ عَلِيٌّ "كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ عَيْشُهُ كَعَيْشِ الْكَلْبِ وَفِيهِ عَشْرُ خِصَالٍ الْأَوَّلُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ" وَالثَّانِي لَيْسَ لَهُ قَدْرٌ وَالثَّالِثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا بَيْتٌ لَهُ وَالرَّابِعُ فِي أَكْثَرِ الْأَوْقَاتِ يَكُونُ جَائِعًا وَالخَامِسُ فِي غَالِبِ أَوْقَاتِهِ يَكُونُ مَسَاكِنًا وَالسَّادِسُ يَحُولُ حَوْلَ بَيْتِ صَاحِبِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّابِعُ يَقْنَعُ بِمَا يُدْفَعُ إِلَيْهِ وَالثَّامِنُ لَوْ ضَرَبَ صَاحِبُهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ لَا يَتْرُكُ بَابَ دَارِ صَاحِبِهِ وَالتَّاسِعُ يَأْخُذُ عَدُوَّ صَاحِبِهِ وَلَا يَأْخُذُ صَدِيقَهُ وَالْعَاشِرُ إِذَا مَاتَ لَمْ يَتْرُكْهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا بَابٌ "فِي ذِكْرِ الرُّوحِ بَعْدَ الْخُرُوجِ كَيْفَ يَأْتِي إِلَى قَبْرِهِ وَمِنْ لِمَقَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا خَرَجَ الرُّوحُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

يَقُولُ الرُّوحُ يَا رَبِّ ائْذَنْ

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا خوشی و خوبی ہے اس شخص کے لئے جس کی زندگی گزارنا کتے کی مانند ہو اور کتے میں دس عادتیں اچھی ہیں اول اس کے پاس مال نہیں ہوتا دوم وہ کچھ قدر نہیں رکھتا سوم سب زمین اس کا گھر ہے چہارم وہ اکثر اوقات بھوکا رہتا ہے پنجم وہ اکثر اوقات خاموش رہتا ہے ششم وہ رات و دن اپنے مالک کے گھر کے گرد گھومتا رہتا ہے ہفتم وہ اس پر قناعت کرتا ہے جو لقمہ مالک اسے ڈالتا ہے ہشتم اگر اس کا مالک اسے سو ڈنڈے مارے وہ مالک کا دروازہ نہیں چھوڑتا نہم وہ اپنے مالک کے دشمن کو کاٹتا ہے مالک کے دوست کو نہیں کاٹتا۔ دہم جب وہ مرتا ہے تو اپنی کچھ میراث نہیں چھوڑتا۔ باب نمبر ۱۸ اس بیان میں کہ روح نکلنے کے بعد میت کی قبر اور گھر کی طرف کیسے آتی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب آدم زادوں کی روح جسم سے نکلتی ہے تو جب تین دن گزرتے ہیں روح عرض کرتی ہے یا میرے پروردگار مجھے اذن بخش۔

لِي حَتَّى أَمْشِيَ وَأَنْظُرَ إِلَى جَسَدِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَيَاذَنُ اللَّهُ تَعَالَى فَيَجِيءُ إِلَى قَبْرِهِ وَيَنْظُرُ مِنْ بَعِيدٍ وَقَدْ سَالَ الْمَاءُ مِنْ جَسَدِهِ وَمِنْ مَنْخَرَيْهِ وَمِنْ فَمِهِ فَيَبْكِي بُكَاءَ طَوَّلًا ثُمَّ يَقُولُ يَا جَسَدِي الْمُسْكِينُ يَا حَبِيبِي هَلْ تَذْكُرُ أَيَّامَ حَيَاتِكَ وَهَذَا مَنْزِلُ الْبَلَاءِ وَالْوَحْشَةِ وَالْغَمِّ وَالْكُرْبَةِ وَالْحُزْنِ وَالنَّدَامَةِ ثُمَّ يَمْضِي فَإِذَا كَانَتْ خَمْسَةُ أَيَّامٍ يَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى جَسَدِي فَيَاذَنُ اللَّهُ

تَعَالَى لَهُ، فَيَأْتِي إِلَى قَبْرِهِ وَيَنْظُرُ مِنْ بَعِيدٍ وَقَدْ سَالَ الدَّمُ مِنْ جَسَدِهِ
وَمِنْ مَنْخَرَيْهِ وَمِنْ فَمِهِ وَأُذُنَيْهِ وَصَدِيدٌ وَقِيحٌ فَيَبْكِي بُكَاءً
طَوِيلًا فَيَقُولُ يَا جَسَدِي الْمُسْكِينِ أَتَذْكُرُ أَيَّامَ حَيَاتِكَ وَهَذَا
مَنْزِلُ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْمُحَنَةِ وَالْدَّيْدَانِ وَالْحَيَّةِ وَالْعَقَارِبِ وَآكَلَتِ
الدَّيْدَانُ لَحْمَكَ وَفَرَّقَتْ جِلْدَكَ وَتَفَرَّقَتْ أَعْضَاؤُكَ ثُمَّ
يَمْضِي فَإِذَا كَانَ سَبْعَةُ أَيَّامٍ يَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ

تاکہ میں جاؤں اور اس بدن کو دیکھوں جس میں تھی تو اللہ تعالیٰ اسے اذن دیتا ہے پس
وہ میت کی قبر کی طرف آتی ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور میت کے جسم اور ناک
اور منہ سے پاتی جاری ہو رہا ہوتا ہے پس بہت دیر روتی ہے پھر کہتی ہے کہ اے میرے
مسکین جسم اور اے میرے پیارے کیا تو زندگی کے دن یاد کرتا ہے یہ تو بلاء اور وحشت
اور غم اور تکلیف اور پریشانی اور ندامت کی جگہ ہے پھر جب پانچ دن گزرتے ہیں تو
روح عرض کرتی ہے اے میرے رب مجھے اجازت بخش تاکہ میں اپنے بدن کو
دیکھوں تو اللہ تعالیٰ اسے اجازت دیتا ہے پس وہ میت کی طرف آتی ہے اور اسے دور
سے دیکھتی ہے اور تحقیق اس کے جسم اور ناک و منہ اور کانوں سے خون اور زرد پانی اور
پیپ بہہ رہے ہوتے ہیں تو روح بہت دیر تک روتی ہے پھر کہتی ہے اے میرے مسکین
بدن کیا تجھے زندگی کے دن یاد آتے ہیں اور یہ تو غم و الم اور پریشانی اور کیڑوں سانپوں
اور بچھوؤں کا گھر ہے اور کیڑے تیرا گوشت کھا گئے اور تیری کھال کو جسم سے جدا کر دیا
اور تیرے اعضاء کو متفرق کر دیا پھر جب میت کو مرے بعد سات دن ہوتے ہیں تو

روح عرض کرتی ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے اذن دے تا کہ میں

لِي حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى جَسَدِي فَيَأْذَنُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ، فَيَأْتِي إِلَى قَبْرِهِ
وَيَنْظُرُ مِنْ بَعِيدٍ وَقَدْ وَقَعَ فِيهِ الدُّوْدُ فَيَبْكِي بُكَاءً شَدِيدًا وَيَقُولُ
يَا جَسَدِي الْمُسْكِينُ اتَّذَكَّرُ أَيَّامَ حَيَاتِكَ أَيْنَ أَوْلَادُكَ وَ أَبَاؤُكَ
وَ عَشِيرَتُكَ وَ دَارُكَ وَ عَقَارُكَ وَ أَيْنَ إِخْوَانُكَ وَ أَصْدِقَاؤُكَ
وَ أَيْنَ رُفَقَاؤُكَ وَ جِيرَانُكَ الَّذِينَ يَرْضَوْنَكَ فِي جَوَارِكَ الْيَوْمَ
فَيَكُونُ عَلَى وَعَلَيْكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا
مَاتَ الْمُؤْمِنُ دَارَتْ رُوحُهُ حَوْلَ دَارِهِ شَهْرًا يَنْظُرُ إِلَى مَا خَلْفَهُ مِنْ
عِيَالِهِ كَيْفَ يُقْسِمُ مَالُهُ وَ كَيْفَ يُؤْذِي دُيُونُهُ، فَإِذَا تَمَّ شَهْرٌ يَنْظُرُ
إِلَى جَسَدِهِ وَيَدُورُ حَوْلَ قَبْرِهِ سَنَةً وَ يَنْظُرُ مَنْ يَدْعُوا لَهُ، وَ مَنْ يَحْزَنُ
عَلَيْهِ فَإِذَا تَمَّتْ سَنَةٌ رُفِعَتْ رُوحُهُ إِلَى حَيْثُ يَجْتَمِعُ فِيهِ الْأَرْوَاحُ
إِلَى يَوْمٍ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ

اپنے جسم کو دیکھوں تو اللہ تعالیٰ اسے اذن دیتا ہے پس روح میت کی قبر کی طرف آتی
ہے اور اسے دور سے دیکھتی ہے اور تحقیق اس میں کیڑے پڑ چکے ہوتے ہیں پس بہت
روتی ہے اور کہتی ہے اے میرے مسکین جسم کیا تجھے زندگی کے دن یاد آتے ہیں کہاں
ہے تیری اولاد اور آباء اور اقارب اور تیرا گھر و زمین اور کہاں ہیں تیرے بھائی اور
دوست اور کہاں ہیں تیرے رفقاء اور ہمسائے جو تیری ہمسائیگی میں خوش تھے کہ وہ مجھ

اور تجھ پر قیامت تک روئیں۔ (روح میت کے گھر والوں کی خبر گیری کرتی ہے) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن مرتا ہے تو اس کی روح اس کے گھر کے گرد ایک ماہ تک گھومتی ہے اور اس کے پسماندگان اہل و عیال کو دیکھتی ہے کہ وہ اس کا مال کیسے بانڈتے ہیں اور اس کے قرض کیسے چکاتے ہیں پس جب ماہ گزرتا ہے تو وہ اپنے جسم کی طرف دیکھتی اور اس کی قبر کے گرد ایک سال گھومتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کے لئے کون دعا کرتا ہے اور اس پر کون غم کرتا ہے پھر جب سال گزرتا ہے تو روح اوپر چلی جاتی ہے جہاں دوسرے مومن کی روئیں جمع رہیں گی اس دن تک کہ جس میں صور پھونکا جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اتریں گے اس میں ملائکہ اور روح

وَالرُّوحُ فِيهَا وَيُقَالُ الرُّوحُ فِيهَا بِمَعْنَى الرَّحْمَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَمَا قُرِئَ وَالرُّوحُ بِالْفَتْحِ وَالصَّمَّ مَعْنَاهُ تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ أَيْ مَعَهُمُ الرُّوحُ وَالرَّيْحَانُ وَيُقَالُ الرُّوحُ مَلَكٌ "عَظِيمٌ" يُنَزِّلُ الرَّحْمَةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا قِيلَ مَعْنَاهُ رُوحُ بَنِي آدَمَ وَقِيلَ مَعْنَاهُ رُوحُ جِبْرِيلَ وَيُقَالُ رُوحُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَاذِنُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ مِنَ اللَّهِ بِالنُّزُولِ يُسَلِّمُ عَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنَ الشَّفِيقَةِ عَلَيْهِمْ وَيُقَالُ رُوحُ الْأَقْرَبَاءِ مِنْ أَمْوَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا ائْتِنَا بِالنُّزُولِ إِلَيْنَا مَنَّا لَنَا حَيَّةٌ نَدَى أَوْلَادِنَا وَعِيَالِنَا فَيُنْزَلُونَ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا كَانَ يَوْمٌ عِيدٌ أَوْ يَوْمٌ عَاشُورًا
أَوْ لَيْلَةُ عَاشُورًا أَوْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ الْأُولَى مِنْ رَجَبٍ
أَوْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس آیت میں روح سے مراد وہ رحمت ہے جو مومن پر اترتی ہے
جس طرح کہ والروح کو فتح اور ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے معنی اس کا ہے کہ فرشتے
اترتے ہیں اور روح یعنی ان کے ساتھ روح اور ریحان (جنت کی خوشبو) اترتی ہے
اور کہا (روح اترنے کی مراد کا بیان) گیا ہے کہ روح ایک عظیم فرشتے کا نام
ہے جو اللہ کے حکم سے مومن پر اترتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے کہ (جس دن روح اور فرشتے
صف بنائے کھڑے ہوں گے کہا گیا ہے کہ بنی آدم کی روح اور کہا گیا
ہے کہ روح سے مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں اور کہا گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی روح مراد ہے اس رات (لیلۃ القدر) کو عرش کے نیچے اللہ سے اذن مانگتی
ہے دنیا پر اترنے اور تمام مومن اور مومنات پر سلام کہنے کو ان پر شفقت کی بناء پر اور کہا
گیا ہے کہ مراد اقرباء اموات مؤمنین کی روح ہے جو عرض کرتی ہیں کہ اے ہمارے
پرودگار ہمیں اپنے گھروں پر اترنے کا اذن دے تاکہ ہم اپنی اولاد اور اعیال کو دیکھیں
تو وہ لیلۃ القدر کو اترتی ہیں جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عید کا
دن ہو یا عاشورا کی رات یا جمعہ کا روز یا رجب کی پہلی جمعرات یا نصف شعبان کی رات
يَخْرُجُ الْأَمْوَاتُ مِنْ قُبُورِهِمْ فَيَقُومُونَ عَلَى أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَ
يَقُولُونَ ارْحَمُوا عَلَيْنَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ بِصَدَقَةٍ أَوْ لُقْمَةٍ فَإِنَّا مُحْتَاجُونَ

إِلَيْهَا فَإِنْ لَمْ تَقْدِرُوا بِهَا فَادْكُرُونَا بِرُكْعَتَيْنِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ
 هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَذْكُرُونَا وَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يَرْحَمُ عَلَيْنَا وَهَلْ مِنْ أَحَدٍ
 يَذْكُرُونَا فِي غُرْبَتِنَا يَأْمَنُ سَكَنَ فِي دَارِنَا وَيَأْمَنُ نِكَاحَ نِسَاءِنَا وَيَأْمَنُ
 أَقَامَ فِي أَوْسَعِ قُصُورِنَا وَنَحْنُ أَضْيَقُ قُبُورِنَا وَيَا مَنْ قَسَمَ أَمْوَالُنَا
 وَيَأْمَنُ سُدُلَ أَوْلَادِنَا هَلْ مِنْ أَحَدٍ مِّنْكُمْ مَنْ يَتَفَكَّرُ فِي غُرْبَتِنَا وَ
 فَقْرِنَا وَكُتُبِنَا مَطْوِيَّةٌ وَكُتُبُكُمْ مَّنْشُورَةٌ وَلَيْسَ لِلْمَيِّتِ فِي اللَّحْدِ
 ثَوَابٌ فَلَا تَنْسُونَا بِكُسْرَةِ خُبْرِكُمْ وَدُعَائِكُمْ فَإِنَّا مُحْتَاجُونَ إِلَيْكُمْ
 أَبَدًا فَإِنْ وَجَدُوا الصَّدَقَةَ وَالْدُّعَاءَ مِنْهُمْ يَرْجِعُونَ فَرِحًا مُّسْرُورًا
 وَإِنْ لَمْ يَجِدُوا يَرْجِعُونَ مَحْزُونًا آئِسًا وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الرُّوحَ
 فِي الْقَوَادِ أَوْ فِي بَعْضِ أَجْزَاءِ الْبَدَنِ

توفات شدگان اپنی قبروں سے نکلتے ہیں اور اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہو
 کر کہتے ہیں کہ اس رات میں ہم پر رحم کرو صدقہ یا ناداروں کو روٹی کا لقمہ دیکر ہم اس
 ثواب کے محتاج ہیں پس اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اس شب مبارکہ میں دو
 رکعت نماز کے (ایضاً ثواب) سے ہی ہمیں یاد کر لو کیا ہے کوئی تم میں جو ہمیں یاد
 کرے کیا ہے کوئی تم میں جو ہم پر رحم کھائے کیا ہے کوئی تم میں جو ہماری غربت میں
 ہمیں یاد کرے اے وہ شخص جس نے ہمارے گھر میں سکونت کی اے وہ شخص جس نے
 ہماری عورتوں سے نکاح کیا اے وہ شخص جس نے ہمارے کشادہ محلوں میں قیام کیا اور
 ہم اپنی تنگ قبروں میں ہیں۔ اے وہ جس نے ہمارے اموال کو تقسیم کیا اے وہ جس

نے ہماری اولاد کو خوار کیا کیا ہے تم میں سے کوئی جو ہماری غربت اور محتاجی میں سوچ کرے اور اب ہمارے اعمال نامے لپیٹے جا چکے ہیں اور تمہارے اعمال نامے کھولے ہوئے ہیں اور میت کے لئے (اپنے عمل کا) ثواب منقطع ہو چکا ہے تو تم اپنی روٹی کھاتے وقت اور دعا کے وقت ہمیں مت بھولو پس بے شک ہم تمہارے ہمیشہ محتاج ہو چکے پس اگر فوت شدگان ان سے صدقہ یا دعا پا لیتے ہیں تو خوشی و مسرت سے واپس لوٹتے ہیں اور اگر نہ پائیں تو محروم اور غمزدہ اور ناامید ہو کر لوٹتے ہیں (جسم میں روح کے محل میں اختلاف) اور تحقیق کیا گیا ہے کہ روح کا مقام دل ہے یا بدن کے کچھ اجزاء

لَا فِي جَمِيعِ الْبَدَنِ لَكِنَّهَا فِي جُزْءٍ مِّنْ أَجْزَائِهِ وَالْدَّلِيلُ عَلَيْهِ أَنَّ يَجْرَحُ الْوَاحِدُ بِجَرَاحَاتٍ كَثِيرَةٍ فَلَا يَمُوتُ وَيَجْرَحُ الْوَاحِدُ أَيْضًا بِجَرَاحَةٍ وَاحِدَةٍ فَيَمُوتُ لِأَنَّهَا أَصَابَتْ فِي الْمَكَانِ الَّذِي فِيهِ الرُّوحُ وَحَلَّتْ فِيهِ وَقِيلَ الرُّوحُ يَحِلُّ فِي جَمِيعِ الْبَدَنِ لِأَنَّ الْمَوْتَ فِي جَمِيعِ الْبَدَنِ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَإِنْ قِيلَ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالرُّوَانِ قُلْتُهِمَا وَاحِدٌ لَّيْسَ بَيْنَهُمَا فَرْقٌ كَمَا أَنَّ الْيَدَيْنِ مَعَ الْيَدِ وَالرَّجُلِ يَذْهَبُ وَيَجِيءُ وَالرُّوحُ لَا يَتَحَرَّكُ ثُمَّ مَوْضِعُ الرُّوحِ فِي الْجَسَدِ غَيْرُ مُعَيَّنٍ وَ مَوْضِعُ الرُّوَانِ بَيْنَ الْحَاجِبِينَ فَإِذَا زَالَتِ الرُّوحُ مَاتَ الْعَبْدُ لَا

مَحَالَّةً وَإِذَا زَالَتِ الرُّوَانُ نَامَ الْعَبْدُ كَمَا أَنَّ الْمَاءَ إِذَا صُبَّ فِي الْقَصْعَةِ وَوُضِعَتْ فِي الْبَيْتِ وَوَقَعَتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ مِنَ الْكُوَّةِ وَشَعَا عَنْهَا فِي السَّقْفِ يَتَحَرَّكُ وَلَمْ يَتَحَرَّكِ الْقَصْعَةُ مِنْ مَوْضِعِهَا فَكَذَلِكَ الرُّوحُ سَاكِئَةٌ فِي الْبَدَنِ

تمام بدن اس کا مقام نہیں لیکن روح اس کے اجزاء میں ایک جزء میں ہوتی ہے اور دلیل اس مدعا یہ ہے کہ ایک شخص کثیر زخموں سے زخمی ہوتا ہے مگر مرتا نہیں اور ایک شخص ایک ہی زخم سے زخمی ہوتا ہے اور مر جاتا ہے اس لئے کہ وہ ایک زخم اس جگہ ہوتا ہے جہاں روح ہو اور اس میں حلول کئے ہوئے اور کہا گیا ہے کہ روح تمام بدن میں حلول کیے ہوتی ہے اسی لئے موت تمام بدن کو آتی ہے اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔ اے محبوب فرما دیجئے وہی اسے زندہ فرمائے گا جس نے اسے ابتداء سے پیدا کیا۔ روح اور روان میں فرق پس اگر سوال کیا جائے کہ روح اور رواں میں کیا فرق ہے تو میں کہوں گا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں جس طرح کہ بدن ہاتھ اور پاؤں کے ساتھ جاتا اور آتا ہے اور روح ایک جگہ رہتی ہے پس اس کا مقام جسم میں غیر معین ہے اور روان کا مقام دو بروؤ کے درمیان ہے اور جب روح نکلتی ہے تو بندہ لازماً مر جاتا ہے مگر جب روان نکلے تو بندہ سو جاتا ہے جس طرح کہ پیالہ میں پانی ڈالا جائے اور اسے مکان میں رکھا جائے اور اس پر دریچہ سے سورج کی دھوپ پڑے اور سورج کی شعاعیں چھت پر پڑتی ہوں تو وہ حرکت کرتا ہے حالانکہ پیالہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا ایسے ہی روح بدن میں ساکن رہتی ہے اور شعاعیں اس کی عرش تک جاتی ہیں۔

وَشُعَاعُهَا إِلَى الْعَرْشِ وَهُوَ الرُّوَانُ فَتَرَى الرُّوِيَا فِي الْمَلَكُوتِ ثُمَّ
 إِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ الرُّوحُ إِلَى الرُّوَانِ مِنْ أَنْفِهِ وَصَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ
 فَالرُّوَانُ فِي الْمَلَكُوتِ يَنْوُبُ مَنَابَةَ النَّفْسِ فِي الْخِدْمَةِ فَإِنْ قِيلَ لَوْ
 كَانَ رُوحَ الْمُؤْمِنِ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْوُبُ مَنَابَةَ النَّفْسِ فِي
 الْخِدْمَةِ فَرُوحَ الْكَافِرِ إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ وَقِيلَ رُوحَ الْكَافِرِ أَيْضًا
 يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا أَنَّهُ يَمْنَعُهُ الشَّيْطَانُ فَيَكُونُ مَعَ الشَّيَاطِينِ فَإِنْ
 قِيلَ لَوْ ذَهَبَ الرُّوحُ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَتَنَفَّسَ قِيلَ هَذَا مِنْ وَجْهِ أَحَدِهَا
 مَا قَالُوا يَذْهَبُ مِنْهُ الرُّوحُ وَلَكِنْ يَبْقَى فِيهِ الْحَيَوَةُ وَالنَّفْسُ لِأَنَّهُمَا
 لَيْسَا بِرُوحٍ أَلَا تَرَى إِلَى مَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ الرُّوحُ لِلْأَرْبَعَةِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْشَّيَاطِينُ وَلِسَاءِ بَرَهْنٍ نَفْسٌ "وَحَيَوَةٌ" وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ التِّرْمِذِيِّ
 الرُّوحُ رُوحَانِ رُوحٌ "بِهِ الْحَيَوَةُ وَالنَّفْسُ وَرُوحٌ" بِهِ الْحَرَكَةُ فَإِذَا
 نَامَ خَرَجَ مِنْهُ

اور وہ شعاعیں روان ہے پس خواب میں ملکوت کو دیکھتا ہے پھر جب آدمی سوتا ہے
 روح نکلتی ہے یعنی روان اس کے ناک سے اور آسمان پر جاتی ہے تو روان عالم ملکوت
 میں کام میں نفس کی قائم مقام ہوتی ہے پس اگر کہا جائے کہ جب مومن کی روح
 آسمان پر چڑھ کر کام میں نفس کی قائم مقام ہوتی ہے تو کافر کی روح کہاں جاتی ہے تو
 کہا گیا ہے کہ کافر کی روح بھی آسمان کی طرف جاتی ہے مگر اسے شیطان روک لیتے

ہیں تو وہ شیطانوں کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ جب روح یعنی روان خواب میں نکل جائے تو ممکن ہے کہ آدمی سانس نہ لے سکے۔ کہا گیا ہے کہ یہ وہ وجوہ ہیں جس سے ایک کو علماء نے بیان کیا ہے کہ آدمی سے روح یعنی روان چلتی ہے مگر اس میں زندگی اور نفس دونوں باقی رہتے ہیں اس لئے کہ باقی رہنا روان کے سبب نہیں کیا تو نے نہیں دیکھا جو عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا چار مخلوق کے لئے روح ہے۔ انس و جن و ملائکہ اور شیاطین اور باقی سب مخلوق کے لئے نفس و حیات ہے اور محمد ابن الترمذی نے کہا کہ روہیں دو ہیں ایک وہ جس کے ساتھ زندگی اور نفس قائم ہے دوسری وہ جس کے سبب حرکت ہے پس جب کوئی سوتا ہے تو اس سے وہ روح نکلتی ہے جس کے سبب حرکت ہے

الرُّوحُ الَّذِي بِهِ الْحَرَكَةُ وَلَكِنْ لَمْ يَخْرُجِ الرُّوحُ الَّذِي بِهِ الْحَيَوَةُ وَالنَّفْسُ وَأَمَّا مَسْكَنُ الرُّوحِ بَعْدَ الْقَبْضِ فَقَدْ قِيلَ مَسْكَنُهَا الصُّورُ فِيهِ ثَقَبٌ "بَعْدَ كُلِّ حَيَوَانٍ مِنْ يَوْمِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يُنْعَمُ هُنَاكَ إِنْ كَانَ مُنْعَمًا وَإِنْ كَانَ مُعَذَّبًا فَهُنَاكَ يُعَذَّبُ وَ يُقَالُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي حَوَاصِلِ طُيُورٍ خَضِرَاءَ سَوْدَاءَ فِي الْجَنَّةِ وَأَرْوَاحَ الْكَافِرِينَ فِي سَجِينَ جَهَنَّمَ وَقِيلَ فِي حَوَاصِلِ طُيُورٍ سَوْدَاءَ فِي النَّارِ وَيُقَالُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْهَا مَلَكَةٌ الرَّحْمَةِ إِلَى السَّابِعَةِ بِالْأَكْرَامِ وَالْإِعْزَازِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ مَنْ قَبِلَ اللَّهُ أَكْتُبُوهَا فِي عِلِّيْنِ ثُمَّ رُدُّوْهَا إِلَى الْأَرْضِ فَتَرُدُّ رُوحَهُ"

فِي جَسَدِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِهِ مِنْهَا حَتَّى يَقُومَ السَّاعَةُ وَيُقَالُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ إِذَا قُضِيََتْ رَفَعَتْهَا مَلَكَةٌ الْعَذَابِ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيُغْلَقُ أَبْوَابُهَا وَيُؤَمَّرُ مَرْبُودُهَا

اور جب روح نکلتی ہے جس سے زندگی اور نفس قائم ہو (بدن سے نکلنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے) اور بر حال قبض ہونے کے بعد روح کا مسکن پس تحقیق کہا گیا ہے کہ اس کا مسکن اسرائیل کا صور ہے۔ اس میں سوراخ ہیں پیدائش آدم علیہ السلام سے تا قیامت کے جانداروں کی تعداد کے برابر اگر نعمت کے لائق ہو تو وہاں اسے نعمت دی جاتی ہے اگر عذاب کے لائق ہو تو وہاں اسے عذاب کیا جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ مومنین کی ارواح جنت میں میز پرندوں کے بدنوں میں رہتی ہیں اور کفار کی ارواح جہنم کے طبقہ تجین میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوزخ میں سیاہ پرندوں کے بدنوں میں ہوتی ہیں اور کہا گیا ہے کہ بیشک مومنین کی روحيں جب قبض کی جاتی ہیں تو انہیں رحمت کے فرشتے عزت و اعزاز کے ساتھ ساتھ ہو آسمان پر لیجاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ اسے علیین میں لکھ دو پھر اس کو دنیا میں واپس کر دو تو مومن کی روح کو اس کے بدن میں لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھتا ہے قیام قیامت تک اور کہا گیا ہے کہ جب کفار کی روحيں نکالی جاتی ہیں تو عذاب کے فرشتے انہیں اٹھا کر دنیا کے آسمان (پہلے آسمان) پر لیجاتے ہیں پس اس کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو واپس اس کی قبر کی طرف

لے جاؤ۔

إِلَى مَضْجَعِهِ وَيُضَيِّقُ قَبْرَهُ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَقْعَدِهِ مِنْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَعَلَى هَذَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَنَّهُمْ يَسْمَعُونَ قَرْعَ نِعَالِكُمْ وَأَنَّمَا مُنْعُوا عَنِ الْكَلَامِ وَسُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ مَنْ مُعَادِنِ الْأَرْوَاحِ بَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي اللَّحْدِ مُوْنِسَةٌ لَهَا جَسَادُهَا وَسَاجِدَةٌ لِرَبِّهَا وَأَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي الْفِرْدَوْسِ وَسُطَّ الْجَنَّةِ فِي حَوَاصِلِ طُيُورٍ خُضْرَاءَ فِي الْجَنَّةِ تَطِيرُ حَيْثُ شَاءَ وَاثُمَّ تَأْوِي إِلَى ثَنَائِدٍ مَعْلُوقَةٍ بِالْعَرْشِ وَأَرْوَاحُ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ فِي حَوَاصِلِ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ عِنْدَ جَبَلِ الْمَسْكِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَأَرْوَاحُ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ يَدُورُونَ حَوْلَ الْجَنَّةِ لَيْسَ لَهُمْ مَأْوَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَخْدُمُونَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمَّا أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ عَلَيْهِمْ دِيُونٌ وَمُظَالِمٌ فَمُعَلَّقَةٌ بِالْهَوَاءِ لَا يَصِلُونَ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى يُؤَدَّى

اور اس کی قبر تک کر دی جاتی ہے اور اس کا جہنم کی جانب دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس اس میں اپنا ٹھکانہ قیامت آنے تک دیکھتا رہتا ہے (میت جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے) اور اسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ فرمایا حتی کہ میت

تمہارے جوتوں کی آہٹ کو سنتے ہیں مگر وہ کلام سے روکے گئے ہیں اور بعض علماء سے بعد از موت ارواح کا مقام پوچھا گیا تو انہوں نے کہا انبیاء علیہم السلام کی ارواح جنت عدن میں ہیں اور لحد میں اپنے ابدان کے لئے انس رکھنے والی اور اپنے رب کو سجدہ کرنے والی ہوتی ہیں اور شہداء کی ارواح فردوس وسط جنت میں سبز پرندوں کے قابو میں ہیں جہاں چاہیں جنت میں اڑتی ہیں پھر وہ رات کو عرش سے معلقہ قندیلوں میں ٹھرتی ہیں اور مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کی روہیں جنت کے گرد گھومتی رہتی ہیں قیامت تک انہیں کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا پھر وہ مومنین کی خدمت کے لئے مقرر ہوں گے بر حال مسلمانوں کی ارواح جن پر قرعے اور حق تلفی کے مطالب ہیں فضاء میں معلق رہتی ہیں نہ وہ جنت میں پہنچ سکتی ہیں اور نہ آسمان پر جا سکتی ہیں جب تک ان سے قرعے اور حقوق ادا نہ ہوں۔

عَنْهُمْ الدِّيُونُ وَالْمَظَالِمُ وَأَمَّا أَرْوَاحُ الْمُسْلِمِينَ الْمَصْرِيِّينَ عَلَى الذُّنُوبِ فَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ مَعَ الْجَسَدِ وَأَمَّا أَرْوَاحُ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ لَفِي سَجِينٍ نَارِجَهْمُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا قِيلَ إِنَّ الرُّوحَ جِسْمٌ لَطِيفٌ وَهُوَ مَخْلُوقٌ فَلِذَلِكَ لَا يُقَالُ اللَّهُ تَعَالَى ذُو رُوحٍ لِأَنَّهُ يَسْتَحِيلُ أَنْ يَكُونَ مَحَلًّا لِأَجْسَامٍ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الرُّوحَ عَرَضٌ وَهُوَ مَا يَسْتَحْكُمُ بِوُجُودِ غَيْرِهِ وَرَوَى أَنَّ الْيَهُودَ اتَّوَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَعَنْ أَصْحَابِ الرِّقَمِ وَعَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ فَنَزَلَ فِي شَانِهِمْ سُورَةُ الْكَهْفِ

وَنَزَلَ فِي الرُّوحِ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي
 وَقِيلَ مَعْنَاهُ أَمْرُ رَبِّي وَلَا عِلْمَ لِي بِهَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ إِنَّ الرُّوحَ لَيْسَتْ
 بِمَخْلُوقَةٍ بَلْ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى كَلَامُهُ وَهَذَا الْقَوْلُ
 خَطَأٌ "لَا مَعْنَى الْآيَةِ ذَكَرْنَا وَقِيلَ مَعْنَاهُ تَكْوِينُ رَبِّي بِكَلِمَةٍ كُنْ
 فَيَكُونُ وَإِنَّ أَمْرَ اللَّهِ عَلَى ضَرْبَيْنِ

اور بر حال فساق مسلمان کی ارواح جو گناہوں پر ہی بلا تو بہ مرے پس ان کو قبروں میں
 ان کے بدن کے ساتھ عذاب دیا جائے گا اور کافروں اور منافقوں کی روحیں وہ نار جہنم
 کے طبقہ کجین میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گی کہا گیا ہے کہ ارواح جسم لطیف ہے اور مخلوق ہے
 پس روح کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں اسی لئے نہیں کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ روح والا ہے
 اس لئے کہ محال ہے اللہ کا محل اجسام ہونا اور تحقیق کیا گیا ہے کہ روح عرض ہے اور
 عرض وہ ہے کہ جس کا قیام وجود غیر پر موقوف ہو اور روایت کی گئی ہے کہ یہود نبی کریم
 ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے روح اور اصحاب کھف اور ذی القرنین کے متعلق پو
 چھا اس پر سورہ کھف اتری اور روح کے بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ سے
 دربارہ روح پوچھتے ہیں فرمادیتے کہ روح کی حقیقت کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور کہا گیا
 ہے کہ معنی یہ ہے کہ تحقیق روح مخلوق نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے ہے اور اللہ کا امر
 اس کا کلام ہے (جو کہ مخلوق نہیں) حالانکہ یہ قول درست نہیں اس لئے کہ معنی اس آیت
 کا ہم نے بیان کر دیا ہے اور کہا گیا ہے معنی اس کا یہ ہے کہ روح کا وجود میرے رب
 کے کن کہنے سے ہے تو وہ وجود میں آگئی۔ اور بے شک اللہ کا امر دو طرح پر ہے۔

أَمْرُ الزَّامِ كَأَمْرِهِ بِالْعِبَادَاتِ وَأَمْرُ تَكْوِينِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى كُونُوا حِجَارَةً
 أَوْ حَدِيدًا أَوْ خَلْقًا وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ
 كُنْ فَيَكُونُ وَأَمَّا قَوْلُهُ "تَعَالَى نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى
 يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ
 وَقَالَ صَوَابًا فَقِيلَ مَعْنَاهُ جِبْرَائِيلُ وَقِيلَ مَلَكٌ "عَظِيمٌ" وَحَدَهُ
 صَفًّا وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى فَإِذَا سَوَّيْتَهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَهَذِهِ
 إِضَافَةٌ خَلْقٍ وَقِيلَ إِضَافَةٌ تَكْرِيمٍ كَمَا يُقَالُ نَاقَةُ اللَّهِ وَبَيْتُ اللَّهِ
 وَأَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا فَإِضَافَةٌ تَكْرِيمٍ عَلَى مَا قَدَّمَ نَاهُ
 وَقِيلَ مَعْنَاهُ فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى هَذَا
 قِيلَ فِي عِيسَى رُوحَ اللَّهِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَآيَدُهُ بِرُوحٍ مِنْهُ بَابٌ "فِي
 ذِكْرِ الصُّورِ وَالْبُعْثِ وَالْحَشْرِ أَنَّ إِسْرَافِيلَ صَاحِبَ الْقُرْنِ وَخَلَقَ اللَّهُ
 تَعَالَى اللَّوْحَ الْمُحْفُوظَ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ طُولُهَا مَا بَيْنَ

اللہ کا امر دو طرح پر ہے ایک امر لازم کرنے کو جس طرح کہ عبادات کا امر اور دوسرا امر
 تکوین جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کونو حجارة او حديد او خلقا۔ پھر ہو
 جاؤ یا لو بایا اور مخلوق۔ اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انما امرہ اذا اراد شئیا
 ان يقول له کن فیکون۔ اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرما دیتا
 ہے ہو جا پس وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اور بر حال اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اسے روح الامین لیکر
 اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن جبرائیل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے صف

باندھے کوئی نہ بول سکے گا مگر جیسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی اور کہا گیا ہے کہ روح سے مراد جبریل امین ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ایک بڑا فرشتہ ہے جو تنہا برابر صف ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ پس جب میں آدم علیہ السلام کو پورا کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک لو (اللہ کی طرف سے روح کی اضافت خلقی یا تکریمی ہے)۔ پس اس آیت میں اضافت بطور خلق ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اضافت تکریمی ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اوٹنی اور اللہ کا گھر اور بر حال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ پس ہم اس میں اپنی روح کو پھونکا۔ تو یہ اضافت بطور تکریم ہے اس طور پر جو ہم نے پہلے بیان کر چکے ہیں اور کہا گیا ہے کہ مراد اس سے کہ ہم نے اس میں روح پھونکی جبریل کا پھونکنا ہے اور اسی تقدیر پر ہی فرمایا گیا کہ عیسیٰ روح اللہ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کے روح سے مدد فرمائی۔ باب نمبر ۱۹ (صور پھونکنے اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر کے بیان میں) بے شک اسرافیل صاحب صور ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا اور اس کا طول آسمان و زمین کی سات مسافتوں کے برابر ہے۔

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُّعَلَّقَةً بِالْعَرْشِ وَمَكْتُوبٌ فِيهَا مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَا اسْرَافِيلَ أَرْبَعَةُ أَجْنَحَةٍ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَجَنَاحٌ يَسْتَقِرُّ عَلَيْهِ وَجَنَاحٌ يُغَطِّي بِهَارَاسِهِ وَوَجْهَهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى حَيَاءً نَّكَسَ رَأْسَهُ تَحْتَ

الْعَرْشِ اخِذَا قَوَّائِمَ الْعَرْشِ عَلَى كَتِفِهِ وَآنَهُ لِيَصْغُرَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
تَعَالَى مِثْلَ الْعَصْفُورِ فَإِذَا قَضَى اللَّهُ تَعَالَى شَيْئًا فِي اللُّوحِ يَكْشِفُ
الْغِطَاءَ مِنْ وَجْهِهِ وَيَنْظُرُ إِلَى مَا قَضَى اللَّهُ تَعَالَى مِنْ حُكْمٍ وَأَمْرٍ
وَلَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَقْرَبُ مَكَانًا بِالْعَرْشِ مِنْ إِسْرَافِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْعَرْشِ سَبْعُونَ حِجَابًا وَمِنَ الْحِجَابِ إِلَى الْحِجَابِ مَسِيرَةُ
خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ جِبْرَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ سَبْعُونَ حِجَابًا وَمِنْ كُلِّ
حِجَابٍ إِلَى حِجَابٍ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَآنَهُ قَائِمٌ وَقَدْ وَضَعَ
الصُّورَ عَلَى فَخْذِهِ الْيَمَنِ وَرَأْسُ الصُّورِ عَلَى فَمِهِ يَنْتَظِرُ إِلَى اللَّهِ
تَعَالَى مَتَى يَأْمُرُهُ بِنَفْخِهِ فَيَنْفُخُ فِيهِ فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ الدُّنْيَا

اور وہ عرش کے ساتھ معلقہ ہے اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونا ہے سب لکھا ہوا ہے
اور اسرافیل کے لئے چار پر ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک پر وہ قرار
پکڑے ہوئے ہے اور ایک پر سے وہ اپنا سر اور چہرہ ڈھانپتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف
سے حیا کرتے ہوئے سر جھکائے عرش کے نیچے عرش کے پائے اٹھائے ہوئے اپنے
کندھوں پر اور حقیق وہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے خوف سے مثل چڑیا کے تو جب
اللہ تعالیٰ کسی چیز کا حکم کرتا ہے لوح محفوظ میں پس اسرافیل کے چہرہ سے پردہ اٹھا دیتا
ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم و امر کو دیکھ لیتا ہے اور ملائکہ سے کوئی بھی اسرافیل سے بڑھ
کر عرش سے قریب نہیں اس کے اور عرش کے درمیان ستر حجاب ہیں اور ایک حجاب
سے دوسرے حجاب تک پانچ سو سال چلنے کی مسافت ہے اور صورتائیں ران پر رکھے

کھڑا ہے اور صور کا سرا اس کے منہ پر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم ہوتا ہے پس وہ اس میں پھونکنے کو جب دنیا کی مدت پوری ہو جائے گی۔

يَذْنُو الصُّورُ إِلَى جِبْهَةِ إِسْرَافِيلَ فَيُضْمُّ إِسْرَافِيلُ عَلَيْهِ أَلْجَنَحَةُ الْأَرْبَعَةُ
ثُمَّ يَنْفُخُ فِي الصُّورِ وَيَجْعَلُ مَلِكُ الْمَوْتِ أَحَدِي كَفِيهِ تَحْتَ
الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَالْأُخْرَى فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَأْخُذُ أَرْوَاحَ أَهْلِ
السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ وَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ إِلَّا إِبْلِيسُ عَلَيْهِ
الْلَعْنَةُ وَلَا يَبْقَى فِي السَّمَاءِ إِلَّا جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ
وَعِزْرَائِيلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالَّذِينَ اسْتَشْنَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الصُّورَ وَلَهُ أَرْبَعَةُ
شُعَبٍ فَشُعْبَةٌ مِنْهَا فِي الْمَشْرِقِ وَشُعْبَةٌ مِنْهَا فِي الْمَغْرِبِ وَشُعْبَةٌ
مِنْهَا تَحْتَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَشُعْبَةٌ مِنْهَا فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَفِي
الصُّورِ أَثْقَابٌ بَعْدَ دَأْصَافِ الْأَرْوَاحِ فِي وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَفِي وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ الْجِنِّ وَفِي
وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ الْإِنْسِ وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ الشَّيَاطِينِ وَفِي وَاحِدٍ
تَوْصُورِ إِسْرَافِيلَ كِيْ پِشَانِي سَے قَرِیْبَ ہُو جَاے گا پَسِ اِسْرَافِیل اِس سَے اِپْنے چَارُوں پَر
مِلَادِ یَگا اُور صُور مِیں پھونک دِیگا اُور مَلِکُ الْمَوْتِ اِپنا اِیک ہَاتھ سَاتُوں زَمِین کَے پِچھے کَر

دے گا اور دوسرا ہاتھ ساتویں آسمان کے اوپر اور سب آسمانوں اور زمینوں والوں کی ارواح قبض کر لیگا اور سوائے ابلیس علیہ لعنت کے زمین میں کوئی نہیں بچے گا اور سوائے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کے آسمان پر کوئی نہ رہے گا اور وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد سے مستثناء کیا۔ اور صور میں پھونکا جائے گا پس مرجائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں مگر وہی جسے اللہ زندہ رکھنا چاہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے صور پیدا کیا اور اس کی چار شاخیں ہیں ان میں سے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک ساتویں زمین کے نیچے اور ایک ساتویں آسمان کے اوپر اور صور میں سوراخ ہیں ارواح کی اقسام کے برابر ان میں سے ایک سوراخ میں انبیاء علیہم السلام کی ارواح اور ایک میں جنوں کی روہیں اور ایک میں

مِنْهَا أَرْوَاحُ الْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِ حَتَّى النَّمْلَةِ وَالْبَقَّةِ أَعْطَاهُ اسْرَافِيلُ فَهُوَ وَاضِعُهُ عَلَى فَمِهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ فَيَنْفُخُ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَخَاتٍ نَفْخَةُ الْفَرْعِ وَنَفْخَةُ الصَّعْقِ وَنَفْخَةُ الْبَعْثِ قَالَ حَذِيفَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ الْخَلَائِقُ عِنْدَ النَّفْخِ فِي الصُّورِ قَالَ يَا حَذِيفَةُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْفُخَ فِي الصُّورِ وَتَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ قَدْ رَفَعَ لُقْمَةً إِلَى فَمِهِ وَلَا يَطْعُمُهَا وَالثُّوبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَلْبَسَهُ فَلَا يَلْبَسُهُ وَكُوْذُ الْمَاءِ عَلَى فَمِهِ لِيَشْرَبَ الْمَاءَ وَلَا يَشْرَبُ مِنْهُ بَابٌ فِي ذِكْرِ نَفْخَةِ الصُّورِ، وَالْفَرْعُ ثُمَّ يَنْفُخُ نَفْخَةَ الْفَرْعِ فَيَبْلُغُ فَرْعُهُ أَهْلَ السَّمَاءِ وَ أَهْلَ

الارض الا ماشاء الله تعالى وتسير الجبال سير وتمور السماء
سورا وترجف الارض رجفا مثل السفينة في الماء وتضع الحوامل
حملها وتذهل المرضعة ولدها وتصير الولدان شيئا وتصير
الشياطين

انسانوں کی روحیں اور ایک سوراخ میں شیاطین کی روحیں اور ایک میں چوپاؤں اور
حشرات کی روحیں یہاں تک کہ چیونٹی اور مچھر کی اور صور عطا کیا اسرافیل کو اور وہ منہ پر
رکھے منتظر ہے جب اسے حکم ہوگا تو اس میں تین بار پھونکے گا ایک پھونک خوف کا
دوسرا مارنے کا تیسرا پھونک اٹھانے کا (جب صور پھونکا جائے گا تو مخلوق کی

کیا کیفیت ہوگی) حضرت خدیفہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صور پھونکنے کے وقت
مخلوق کی کیا کیفیت ہوگی فرمایا اے خدیفہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں
میری جان ہے جب صور پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی اور وہ شخص جس نے لقمہ
اٹھا کر منہ کی طرف کیا ہو گا وہ اس کو کھانہ سکے گا اور وہ جو کپڑا لیے ہو کہ اسے پہنے تو پہننے
کی فرصت نہ پائے گا اور وہ جو پانی کا پیالہ منہ پر لائے تاکہ اسے پئے نہ پی سکے گا باب

نمبر 20 (صور پھونکنے اور گھبراہٹ کے بیان میں) پھر صور پھونکا جائے گا

گھبراہٹ کا پھونکنا پس خوف اہل آسمان اور اہل زمین سب کو ہوگا مگر جسے اللہ بچانا
چاہیے پہاڑ چلیں گے چلنا اور آسمان گھومے گا گھومنا اور زمین لرز جائے گی پانی میں
کشتی کی طرح اور حوامل کے حمل گر جائیں گے اور دودھ پلانے والی اپنا شیرخوار بچہ
بھول جائے گی اور بچے خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے اور شیاطین فرار ہو جائیں

گے۔

هَارِبَةً وَقَدْتَنَاثَرْتُ عَلَيْهِمُ النُّجُومُ وَكَسَفَتِ الشَّمْسُ وَخَفِيَ
القَمَرُ وَكُشِطَتِ السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى إِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ وَيَكُونُ ذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَرَوَى عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ثُمَّ قَالَ
اتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ الْيَوْمُ
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ لَا دَمَ قُمْ وَابْعَثْ أَوْلَا ذِكْ بَعَثْنَا إِلَى النَّارِ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ كَمْ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ
وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَشُقُّ ذَلِكَ عَلَى
الْقَوْمِ وَوَقَعَ عَلَيْهِمُ الْبُكَاءُ وَالْحُزْنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي لَا رَجُوَأَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجُوَأَنْ
تَكُونُوا أَشْطَرَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَفَرِحُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ ابْشَرُوا فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي الْأَمْرِ

اور تحقیق ستارے ان پر ٹوٹیں گے اور آفتاب تاریک ہو جائیگا اور ماہتاب بے نور ہو
جائے گا اور آسمان ان کے اوپر سے کھینچ لیا جائے گا اور یہ اللہ کا ارشاد ہے۔ بے شک
قیامت کا لرزانا بڑی چیز ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسا دن ہے صحابہ نے
عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانیں فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ آدم علیہ

السلام سے فرمائے گا اٹھو اور اپنی اولاد کو اٹھاؤ آگ کی طرف اٹھانا پس وہ عرض کریں گے اے میرے پروردگار ہزار میں سے کتنوں کو تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ہزار میں سے نو سونانوئیں کو آگ کی طرف اور ایک کو جنت کی طرف پس یہ لوگوں کو گراں گزریگا اور ان پر آہ و بکاء اور حزن طاری ہو جائے گا پھر بنی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں تم اہل جنت کا چوتھائی ہو گے پھر فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے پس صحابہ خوش ہو گے نبی کریم ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ پس تمہاری مثال امتوں میں ایسی ہی ہے جیسے بکری اونٹ کے پہلو میں

كَشَاهُ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ وَأَنْتُمْ جُزْءٌ "وَاحِدٌ" مِنْ أَلْفِ جُزْءٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْبَهَائِمِ وَالْإِنْسِ وَالْهَوَامِّ بِهَا يَتَعَاطَفُونَ بِهَا يَتَرَاحِمُونَ وَآخِرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ تَعَالَى إِسْرَافِيلَ بِنَفْخَةِ الصَّعَقِ فَيَنْفُخُ فَيَقُولُ أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ الْعَارِيَةُ أَخْرِجِي جَنِّ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَصَعِقَ وَمَاتَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ فَإِنَّهُمْ أَحْيَاءٌ "عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ "عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ وَفِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَكْرَمَ الشُّهَدَاءِ بِخُمُسٍ كَرَامَاتٍ لَمْ يَكُنْ مِنْهَا أَحَدٌ "لِلْأَنْبِيَاءِ أَحَدٌ

هَٰذَا أَرْوَاحُ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ يَقْبِضُهَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَأَنَا كَذَلِكَ
وَأَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ

اور تم ایک حصہ ہو ہزار حصوں میں (اللہ سو میں سے ایک رحمت دنیا میں کرتا
ہے باقی آخرت میں کریگا) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ کے لئے سورتیں ہیں جن میں سے ایک رحمت اس نے دنیا
میں اتاری جو بانٹی جنوں اور چوپاؤں میں اور انسانوں اور حشرات میں جس کے سبب
وہ آپس میں مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور ننانویں اپنے پاس جمع کر رکھیں جس سے
قیامت کو وہ اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسرائیل کو مارنے کا صور پھونکنے
کا حکم دے گا پس وہ پھونکنے گا تو کہے گا اے عاریتادی گنی روح اللہ کے حکم سے نکل جاؤ
پس سب آسمانوں والے اور زمینوں والے بے ہوش ہو جائیں گے اور مرجائیں گے
مگر جسے اللہ رکھنا چاہے اور وہ شہداء ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق
پاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ گمان مت
کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ اور حدیث
مبارکہ میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے شہداء کو پانچ کرامتوں
سے مکرم کیا جن میں سے کوئی انبیاء علیہم السلام کو نہ ملی ایک ان سے یہ کہ بے شک تمام
انبیاء کی ارواح ملک الموت قبض کرتا ہے اور میری بھی ایسے ہی اور شہداء کی ارواح کو

يَقْبِضُهَا اللَّهُ تَعَالَى وَثَانِيهَا أَنْ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ يُغْسَلُونَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ
وَأَنَا كَذَلِكَ وَالشُّهَدَاءُ لَا يُغْسَلُونَ وَثَالِثُهُمْ أَنَّ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ

يُكَفُّونَ وَأَنَا كَذَلِكَ وَالشَّهَدَاءُ لَا يُكَفُّونَ وَرَابِعُهَا يُسْمُونَ
 الْأَنْبِيَاءَ الْمَوْتَى وَأَنَا كَذَلِكَ وَيُقَالُ مَاتَ مُحَمَّدٌ وَالشَّهَدَاءُ أَحْيَاءُ
 لَا يُسْمُونَ الْمَوْتَى وَخَامِسُهَا أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ يَشْفَعُونَ لِأُمَّتِهِمْ خَاصَّةً
 وَأَنَا كَذَلِكَ وَالشَّهَدَاءُ يَشْفَعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِكُلِّ أُمَّةٍ وَيُقَالُ إِلَّا
 مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اثْنَا عَشَرَ نَفَرًا وَهُمْ جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ
 وَعِزْرَائِيلُ وَثَمَانِيَّةٌ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ فَيَبْقَى الدُّنْيَا بِلَا إِنْسَانٍ
 وَلَا جِنٍّ وَلَا شَيْطَانٍ وَلَا وَحْشٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلِكُ الْمَوْتِ
 إِنِّي خَلَقْتُ لَكَ بَعْدَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَغْوَانًا وَجَعَلْتُ لَكَ
 قُوَّةَ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ وَإِنِّي أَبْسُكُ الْيَوْمَ أَثْوَابَ
 الْغَضَبِ فَأَنْزِلْ بِغَضِي وَسْطُوْتِي إِلَى إِبْلِيسَ وَادْفُكُ الْمَوْتِ وَاحْمِلْ
 — عَلَيْهِ مِرَادَةً

اللہ تعالیٰ خود قبض کرتا ہے اور دوسری یہ کہ تمام انبیاء بعد از موت غسل دیئے جاتے ہیں
 اور میں بھی ایسے ہی اور شہید غسل نہیں دیئے جاتے اور تیسری ان میں سے یہ کہ سب
 انبیاء علیہم السلام نیا کفن دیئے جاتے ہیں اور میں بھی ایسے ہی اور شہید نیا کفن نہیں
 دیئے جاتے اور چوتھی یہ کہ سب نبیوں کو فوت شدگان کہا جاتا ہے اور میں بھی ایسے ہی
 کہا جاتا ہے کہ محمد ﷺ وفات پائے گئے اور شہداء زندہ ہیں انہیں اموات نہیں کہا جاتا
 ہے اور پانچویں یہ کہ انبیاء علیہم السلام خاص اپنی امت کی شفاعت کریں گے اور ایسے
 ہی میں اور شہداء قیامت کو تمام امتوں کی شفاعت کریں گے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے جنہیں مستثناء کیا ہے وہ بارہ افراد ہیں اور وہ جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اور آٹھ عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں پس دنیا پر نہ کوئی انسان رہے گا اور نہ جن نہ شیطان اور نہ کوئی حیوان پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت میں تیرے لئے اولین و آخرین کی تعداد کے برابر مددگار پیدا کئے اور سب آسمان اور زمینوں والوں کے برابر تجھے قوت دی اور تحقیق آج میں تجھے غضب کا لباس پہناتا ہوں تو میرے غضب اور سختی کے ساتھ ابلیس کی طرف جا اور اسے موت کی سختی چکھا اور اس پر سب مخلوق اولین و آخرین جن و انس کی موت کی سختیوں سے دگنی دگنی ڈال۔

الْأَوَّلِينَ مَوْتِ الْآخِرِينَ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَلِيَكُنْ مَعَكَ مِنَ الزَّبَانِيَةِ سَبْعُونَ أَلْفًا وَمَعَ كُلِّ زَبَانِيَةٍ سِلْسِلَةٌ“ مِنْ سَلَاسِلِ اللَّظَى فَيَأْتِي مَلِكُ الْمَوْتِ فَيَفْتَحُ أَبْوَابَ النَّيِّرَانِ وَيُخْرِجُ الزَّبَانِيَةَ مَعَ السَّلَاسِلِ فَيَنْزِلُ مَلِكُ الْمَوْتِ بِضُورَةٍ لَوْ نَزَلَ عَلَى أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَنَظَرُوا إِلَيْهِ فِيهَا لَمَاتُوا أَكْلَهُمْ فَيَنْتَهِي إِلَى إِبْلِيسَ وَيَزْجُرُهُ زَجْرَةٌ فَاذَاهُوَ قَدْ صَعِقَ وَلَهُ خَرُخْرَةٌ لَوْ سَمِعَهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ لَصَعِقُوا مِنْ تِلْكَ الْخَرُخْرَةِ وَيَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ لَهُ قِفْ يَا حَبِيبُ لَا ذِيْقَكَ الْمَوْتُ كَمْ مِنْ عُمْرٍ أَدْرَكَتَهُ وَكَمْ مِنْ قَرْنٍ أَضَلَّتْ قَالَ فَيَهْرُبُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَاذَاهُوَ عِنْدَهُ وَالْإِلَى الْمَغْرِبِ فَاذَاهُوَ عِنْدَهُ فَلَا يَزَالُ إِلَى حَيْثُ يَهْرُبُ ثُمَّ يَقُومُ إِبْلِيسُ فِي وَسْطِ الدُّنْيَا عِنْدَ قَبْرِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا آدَمُ

مِنْ أَجْلِكَ صِرْتُ رَجِيمًا مَلْعُونًا مَطْرُودًا ثُمَّ يَقُولُ ابْلِيسُ يَا مَلِكِ
الْمَوْتِ بَايَ كَاسٍ تُسْقِينِي وَ

اور چاہیے کہ تیرے ساتھ ستر ہزار عذاب کے فرشتے ہوں اور ہر ایک عذاب کے
فرشتے کے پاس آگ کی زنجیریں ہوں پس ملک الموت ندا کرے گا تو دوزخ کے
دروازے کھولے جائیں گے اور وہ عذاب کے فرشتے مع زنجیریں نکال لے گا تو ملک
الموت ایسی شکل سے نازل ہوگا کہ اگر اس شکل سے متشکل ہو کر ساتوں آسمانوں اور
ساتوں زمینوں کی مخلوق پر نازل ہو اور وہ اس صورت میں دیکھ لیں تو سب کے سب مر
جائیں پس وہ ابلیس کے پاس آئے گا اور اسے ایسی جھڑک جھڑکے گا تو اسی وقت وہ
بے ہوش ہو جائے گا اور ملک الموت کی جھڑک میں ایسی گرج ہوگی کہ اگر آسمانوں اور
زمینوں والے سن لیں تو سب اس گرج سے بے ہوش ہو جائیں اور ملک الموت
شیطان سے کہے گا ٹھہراے خبیث اب ضرور میں تجھے موت کی سختی چکھاؤں گا کتنی تو
نے عمر پائی اور کتنوں کو تو نے گمراہ کیا حضور ﷺ نے فرمایا پھر وہ مشرق کو بھاگے گا تو
ملک الموت کو وہاں اپنے سامنے پائے گا اور مغرب کو بھاگے گا تو ملک الموت کو وہاں
بھی سامنے پائے گا شیطان جہاں بھی بھاگ کر جائے گا ملک الموت اس کا پیچھا نہیں
چھوڑے گا پھر ابلیس وسط زمین میں آدم اس پر اللہ کے درود ہوں کی قبر مبارک کے
پاس کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا اے آدم میں تیری وجہ سے مردود اور معلون ہوا پھر
شیطان کہے گا اے ملک الموت تو کون سے کاسہ سے مجھے پلائے گا اور

بَايَ عَذَابٍ تَقْبِضُ رُوحِي فَيَقُولُ بِكَاسِ اللَّظَى وَعَذَابِ السَّعِيرِ

وَابْلِيسُ يَتَمَرَّغُ وَيَقَعُ فِي التُّرَابِ مَرَّةً حَتَّى إِذَا كَانَ فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي أَهْبَطَ فِيهِ وَلَعِنَ فِيهِ وَقَدْ صَبَّ لَهُ الزَّبَانِيَةُ بِالْكَلاَلِيبِ يَخْدُ
شَوْنَهُ، وَيَطْعَنُونَهُ، وَيَقَعُ فِي النَّزْعِ وَشِدَّةِ الْكُرْبَةِ وَالْمَوَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى بَابٌ "فِي ذِكْرِ فَنَاءِ الْأَشْيَاءِ ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكَ الْمَوَةِ أَنْ
يُفْنِيَ الْبَحَارَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ
فَيَأْتِي مَلَكُ الْمَوَةِ إِلَى الْبَحَارِ وَيَقُولُ لَهُ، قَدْ أَنْقَضْتُ مَدَّتْكَ
فَتَقُولُ ائْذَنْ لَنَا حَتَّى أَنْوَحَ عَلَى أَنْفُسِنَا فَتَقُولُ ابْنَ أَمْوَاجِنَا وَإِنْ
عَجَائِبُنَا وَقَدْ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى ثُمَّ يَصِيحُ عَلَيْهَا مَلَكُ الْمَوَةِ
صِيحَةً فَكَانَ مَأْوَاهَا هَالِمٌ يَكُنْ ثُمَّ يَأْتِي إِلَى الْجِبَالِ وَيَقُولُ لَهَا قَدْ
أَنْقَضْتُ مَدَّتْكَ فَتَقُولُ ائْذَنْ لَنَا حَتَّى أَنْوَحَ عَلَى أَنْفُسِنَا فَتَقُولُ أَيْنَ
صُعُودِي وَقُوَّتِي وَقَدْ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ ثُمَّ يَصِيحُ عَلَيْهَا صِيحَةً تَذُوبُ
بِهَا كَمَا تَذُوبُ الرِّصَاصُ

کس عذاب سے میری روح نکالے گا پس وہ کہے گا آگ کے کاسہ سے پلاؤں گا جہنم
کا عذاب کرونگا یہ سن کر ابلیس خاک ڈالے گا اور مٹی میں لوٹے گا اتنی بار کہ وہ وہاں پہنچ
جائے گا جہاں اسے زمین پر گرایا گیا اور اس پر لعنت کی گئی اور تحقیق ٹوٹ پڑیں گے اس
پر عذاب کے فرشتے زنبوروں کے ساتھ اس کی کھال نوچ نوچ کر اتار دیں گے اور وہ
نزع اور سخت تکلیف اور موت کی کش مکش میں مبتلا ہو جائے گا جس قدر اللہ تعالیٰ
چاہے گا۔ باب نمبر ۲۱ (کائنات کے فناء کے ذکر میں) پھر اللہ تعالیٰ ملک

الموت کو حکم دے گا کہ وہ دریاؤں کو خشک کر دے گا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ پس موت کا فرشتہ دریاؤں کے پاس آئے گا تو کہے گا تمہاری مدت پوری ہو چکی دریا کہیں گے ہمیں اجازت دے تا کہ ہم اپنے پررو لیں پھر وہ گریہ زاری کرتے کہیں گے کہاں گئیں ہماری موجیں اور کہاں ہیں ہمارے عجائب اور اب اللہ کا امر آگیا پھر موت کا فرشتہ ایک آواز دے گا سخت آواز دینا تو دریا ہو جائیں گے جیسے کبھی ان میں پانی تھا ہی نہ پھر وہ پہاڑوں کے پاس آئے گا اور کہے گا تمہاری مدت پوری ہو چکی ہے پس وہ کہیں گے ہمیں ڈھیل دو تا کہ ہم اپنے پررو لیں پھر وہ گریہ کرتے کہیں گے ہماری بلندی وقوت کہاں ہے اور اب اللہ کا امر آچکا پھر ملک الموت ان پر آواز دے گا سخت آواز وہ اس پر پگھل جائیں گے جیسے قلعی پگھلتی ہے

ثُمَّ يَأْتِي إِلَى الْأَرْضِ وَيَقُولُ لَهَا قَدْ نَقَضْتُ مَدَّتْكَ فَيَقُولُ الْأَرْضُ
 ائْذَنْ لِي حَتَّى أَنْوَحَ عَلَى نَفْسِي فَتَنُوحُ وَيَقُولُ أَيْنَ مَكْنُونِي وَهَوَائِي
 وَأَشْجَارِي وَأَنْهَارِي وَأَنْوَاعُ نَبَاتِي فَيَصِيحُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهَا
 صِيْحَةً فَيَتَسَاقَطُ حِيطَانُهَا وَتَغُورُ فِيهَا مِيَاهُهَا ثُمَّ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ
 فَيَصِيحُ عَلَيْهَا فَتُكْسِفُ الشَّمْسُ وَيَخْسِفُ الْقَمَرُ وَيَتَنَاثَرُ النُّجُومُ
 ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَكُ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ مِنْ خَلْقِي فَيَقُولُ إِلَهِي
 أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَبَقِيَ جِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ
 وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَكُ

الْمَوْتِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلِي كُلِّ نَفْسٍ ذَا نَفْسٍ الْمَوْتِ وَأَنْتَ مِنْ خَلْقِي
 خَلَقْتُكَ فَمُتْ فَيَمُوتُ وَفِي خَبْرٍ آخَرَ إِذْ هَبُّ وَمُتْ بَيْنَ الْجَنَّةِ
 وَالنَّارِ وَلَا يَبْقَى شَيْءٌ "غَيْرُ اللَّهِ تَعَالَى فَيَبْقَى الدُّنْيَا خَرَابًا مَا شَاءَ
 اللَّهُ تَعَالَى بَابٌ" فِي ذِكْرِ حَشْرِ الْخَلَائِقِ بَعْدَ مَوْتِهِمْ فِي الْخَبْرِ إِذَا
 أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَحْشُرَ الْخَلَائِقَ يُحْيِي اللَّهُ جِبْرَائِيلَ

پھر وہ زمین کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا تیری مدت پوری ہو چکی زمین کہے گی
 مجھے اذن دے تاکہ میں اپنے پر رولوں پس وہ نوحہ کرتی کہے گی میرے خزانے کہاں
 گئے اور میری ہوا او شجرات و نہریں اور انواع و اقسام کی نباتات پھر ملک الموت اس پر
 آواز دے گا سخت آواز تو اس کی عمارتیں گر جائیں گی اور پانی نیچے دھنسن جائے گا پھر
 ملک الموت آسمان پر جائے گا اور اس پر زوردار آواز دے گا پس آفتاب تاریک ہو
 جائے اور مہتاب بے نور ہو جائے اور ستارے چھڑ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا
 اے موت کے فرشتے اب میری مخلوق سے کون باقی رہا تو وہ عرض کرے گا الٰہی تو زندہ
 ہے جسے موت نہیں اور اب جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و حاملین عرش زندہ ہیں
 اور میں عاجز بندہ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملک الموت تو نے میرا ارشاد سنا کہ ہر
 نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور تو میری مخلوق سے ہے کہ میں نے تجھے پیدا کیا پس
 اب تو بھی تو وہ مر جائے گا اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ اسے فرمائے گا جا اور
 جنت و دوزخ کے درمیان مر جا اور پھر اللہ کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہے گی اور دنیا تباہ ہو
 جائے گی۔ جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے باب نمبر ۲۲ مخلوق کی موت کے بعد حشر

کے بیان میں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو زندہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو پہلے جبرائیل اور میکائیل

وَمِيكَائِيلَ وَاسْرَافِيلَ وَعَزْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أُولَٰهُمُ اسْرَافِيلُ
فِيأْخُذُ الصُّورَ مِنَ الْعَرْشِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رِضْوَانِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ
يَا رِضْوَانُ زَيْنِ الْجَنَّةِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتِهِ ثُمَّ يَأْتُونَ مَعَ
الْبَرَقِ وَلِوَاءِ الْحَمْدِ وَحُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ فَأَوَّلُ مَا يَخْجِي مِنَ
الدُّوَابِّ الْبَرَقُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ أَكْسُوهُ فَيَكْسُوْنَهُ سَرَجًا مَرصَعًا
مِنْ يَاقُوتِ أَحْرَاءَ وَلَجَآمُهَا مِنْ زَبَرٍ جَدٍ خَضِرَاءَ وَحُلَّتَيْنِ أَحَدُهُمَا
خَضِرَاءَ وَالْآخَرُ صَفْرَاءَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَفْطَلِقُوا إِلَيَّ قَبْرَ مُحَمَّدٍ
فَيَذْهَبُونَ وَصَارَتِ الْأَرْضُ قَاعًا صَفْصَفًا فَلَا يَدْذُونَ الْقَبْرَ فَيُظْهِرُ نُورُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِثْلَ الْعَمُودِ مِنْ مَكَانِ قَبْرِ فَيَنْظُرُ نُورُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْعَمُودِ مِنْ مَكَانِ قَبْرِهِ إِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ
فَيَقُولُ جِبْرَائِيلُ نَا دِإِنَّتِ يَا اسْرَافِيلُ أَنْتَ مِمَّنْ يَحْشُرُ اللَّهُ الْخَلَاقَ
بِيَدِكَ فَيَقُولُ يَا جِبْرَائِيلُ نَا دِإِنَّتَ فَانْكَ خَلِيلَةَ "أَنَا اسْتَحْيَ مِنْهُ
فَيَقُولُ اسْرَافِيلُ نَا دِإِنَّتِ يَا مِيكَائِيلُ فَيَقُولُ مِيكَائِيلُ

اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام کو زندہ فرمائے گا اور پہلا دن ان میں اسرافیل ہوگا
پس وہ عرش سے صو سے جو پہلے لایا جائے گا وہ براق ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا براق کو
سنوار دو پس فرشتے اسے سرریگا پر اللہ ان کو رضوان جنت کی طرف بھیجے گا تو وہ کہیں

گے اے رضوان جنت کو سجاد و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے لئے پھر وہ براق اور لوء حمد اور جنتی لباس لائیں گے پس جو پاؤں رخ یا قوت سے مرصع زین پہنائیں گے لگام براق کو سبز زبرد کی ہوگی اور اسے دو خلعتیں پہنائیں گے ایک سبز اور دوسری زرد رنگ کی پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائے گا کہ اسے حضرت محمد ﷺ کی قبر مبارک پر لے جاؤ پس وہ وہ جائیں گے اور زمین صاف ہموار ہو چکی ہوگی تو وہ قبر منورہ کو جان سکیں گے تو اس وقت ستون کی مانند قبر شریفہ کی جگہ سے محمد ﷺ کا نور طاہر ہوگا جو آسمان کے کنارے تک بلند ہوگا پس جبرائیل فرمائے گا اے اسرائیل آواز دے کیونکہ تو وہ دہے کہ تیرے ہاتھ سے اللہ خلق کو جمع کرے گا تو وہ کہے گا اے جبرائیل آپ آواز دیں کیوں تو حضرت ﷺ کا دنیا میں دوست تھا جبریل کہے گا میں تو ان سے حیا کرتا ہوں پھر اسرائیل کہے گے اے میکائیل تم آواز دو پس میکائیل عرض کرے گا۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ "فَيَقُولُونَ لِمَلِكِ الْمَوْتِ نَادِ أَنْتَ فَيَقُولُ يَا أَيَّتُهَا الرُّوحُ الطَّيِّبَةُ ارْجِعِي إِلَى الْبَدَنِ الطَّيِّبِ فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ" ثُمَّ يَنَادِي إِسْرَافِيلُ أَيَّتُهَا الرُّوحُ الطَّيِّبَةُ قُومِي لِفَصْلِ الْقَضَاءِ وَالْحِسَابِ وَالْعَرْضِ عَلَى الرَّحْمَنِ فَيَنْشَقُّ الْقَبْرُ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ "فِي قَبْرِهِ وَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَيُعْطِيهِ جِبْرَائِيلُ حُلَّتَيْنِ وَالْبَرَّاقُ فَيَقُولُ يَا جِبْرَائِيلُ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا يَقُولُ هَذَا يَوْمُ النَّدَامَةِ وَالْحَسْرَةِ وَالْمَلَامَةِ هَذَا يَوْمُ الْمَسَاقِ وَالْبَرَّاقُ هَذَا يَوْمُ الْفِرَاقِ هَذَا يَوْمُ التَّلَاقِ فَيَقُولُ يَا جِبْرَائِيلُ بَشِّرْنِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ

مَعِيَ الْبَرَقُ وَلَوَاءُ وَلَوَاءُ الْحَمْدُ وَالتَّاجُ فَيَقُولُ لَسْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ
هَذَا فَيَقُولُ الْجَنَّةُ قَدْ فُتِحَتْ وَانْتَظَرْتُ وَاسْتَعَدَّتْ وَقَدْ زَخَرَفَتْ
لِقُدُومِكَ وَالنَّارُ قَدْ أُغْلِقَتْ فَيَقُولُ لَسْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ هَذَا وَلَكِنْ
أَسْأَلُكَ عَنْ أُمَّتِي الْمُذْنِبِينَ لَعَلَّكَ تَرْكُتُهُمْ وَعَلَى الصِّرَاطِ فَيَقُولُ
اے محمد ﷺ آپ پر سلام ہو پس اسے کوئی جواب نہیں ملیگا سب فرشتے ملک الموت
سے کہیں گے کہ تم آواز دو تو وہ آواز دے گا اے پاک روح پاک بدن کی طرف آ تو
اسے بھی کچھ جواب نہیں ملیگا پھر اسرافیل عرض کرے گا اے پاک روح اٹھو اپنے
رب کا حکم پورا کرنے کو اور اپنی امت کے حساب اور رحمٰن کی بارگاہ میں پیشی کے لئے
پس قبر مبارکہ کھل جائے گی تو آپ ﷺ اپنی قبر منورہ میں بیٹھے ہوئے ہونگے اور اپنے
سر اور داڑھی مبارکہ سے مٹی جھاڑتے ہونگے۔ پس جبرائیل امین آپ کو دو خلعتیں اور
براق پیش کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرائیل سے پوچھیں گے کہ یہ کونسا دن
ہے وہ عرض کرے گا یہ ندامت و حسرت اور ملامت کا دن ہے یہ دن اللہ کے پاس جا
نے کا ہے اور براق حاضر ہے اور یہ دن کافروں کے فراق کا ہے اور یہ دن مومنوں کے
لئے ملاقات کا ہے پھر آپ ﷺ فرمائیں گے مجھے کوئی خوشخبری دیجئے جبرائیل عرض
کرے گا یا محمد ﷺ میرے پاس براق اور لوائے حمد اور تاج ہے تو آپ فرمائیں گے
میں یہ نہیں پوچھتا پس جبرائیل عرض کرے گا جنت آپ کے لئے کھول دی گئی ہے اور
منتظر اور تیار ہے اور آپ کی آمد کے لئے آراستہ کی گئی ہے اور جہنم بند کر دی گئی ہے
(روز قیامت حضور ﷺ کو اپنی امت کی فکر) تو آپ فرمائیں گے میں اس کا

نہیں پوچھتا یلین میں تو اپنی گنہگار امت کا پوچھتا ہوں شاید تو انہیں پل صراط پر چھوڑ آئے ہو تو اسرافیل عرض کرے گا یا محمد ﷺ

‘اسْرَافِيلُ وَعِزَّةٌ رَبِّي يَا مُحَمَّدُ مَا نَفَحْتُ الصُّورَ بَعْدَ فَيَقُولُ الْآنَ طَابَتْ نَفْسِي وَقَرَّتْ عَيْنِي فَيَا خُذْ التَّاجَ وَالْحُلَّةَ وَيَلْبِسْهُمَا وَيَرْكَبُ الْبُرَاقَ بَابٌ“ فِي ذِكْرِ الْبُرَاقِ وَرَدَفِي الْخَبْرَانِ لِلْبُرَاقِ جَنَّا حَيْنَ يَطِيرُ بِهِمَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَوَجْهُهُ كَوَجْهِ الْإِنْسَانِ وَلِسَانُهُ“ كَلِيسَانِ الْعَرَبِ وَاضِحُ الْجَبِينِ ضَخْمُ الْقَرْنَيْنِ رَقِيقُ الْأُذْنَيْنِ وَهُمَا مِنْ زَبْرُجِدٍ أَخْضَرِ اسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ وَيُقَالُ كَا لُكُوكِبِ الدَّرِيِّ وَنَا صِيَّتُهُ مِنْ يَأْقُوتٍ حُمْرَاءَ وَذَنْبُهُ كَذَنْبِ الْبَقَرِ مُكَلَّلٌ“ بِاَلْذَهَبِ الْأَحْمَرِ وَبَدَنُهُ كَا الْبَقَرِ وَيُقَالُ كَا لَطَّائُسٍ فَوْقَ الْحِمَارِ دُونَ الْبَغْلِ سُمِّيَ بِذَلِكَ لِكَوْنِهِ سَرِيعَ السَّيْرِ كَا لْبُرْقِ فَلَمَّا دَنَى مُحَمَّدٌ“ لِيَرْكَبَ الْبُرَاقَ جَعَلَ يَضْطَرِبُ وَيَقُولُ وَعِزَّةٌ رَبِّي لَا يَرْكَبُنِي إِلَّا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ الْأَبْطَحِيُّ الْقُرَيْشِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَيَقُولُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُرَيْشِيِّ الْهَاشِمِيُّ فَيَرْكَبُ ثُمَّ يُنْطَلِقُ إِلَى

مجھے اپنے رب کی قسم میں نے ابھی اٹھنے کا صور نہیں پھونکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اب میرا دل خوش ہوا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پھر آپ تاج و خلعت لیکر زیب تن کرینگے اور براق پر سوار ہونگے۔ باب نمبر ۲۳ براق کے بیان میں

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ براق کے دو پر ہیں جن سے وہ آسمان وزمین کے درمیان اڑتا ہے اور چہرہ انسان جیسا اور زبان فصیح عربی ہے اور کشادہ پیشانی اور دو سینک دو باریک کان سبز زبرد سے اور کالی آنکھیں اور کہا جاتا ہے کہ درخشندہ ستارے کی مانند اور پیشانی سرخ یا قوت سے اور دم اس کی گائے کی طرح سرخ سونا سے ملمع اور جسم اس کا گائے کی طرح اور یہ بھی کہا گیا ہے مور کی طرح ہے گدھے سے اونچا اور خچر سے پست براق اس کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ برق کی مانند تیز ہے پس جب حضور ﷺ قریب آئیں گے تا کہ براق پر سوار ہوں تو وہ بدکنے لگے گا اور کہے گا مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم مجھ پر نبی ہاشمی بطنی قریشی محمد بن عبد اللہ صاحب قرآن کے سوا اور کوئی سوار نہیں ہوگا تو حضور ﷺ فرمائیں گے میں ہی محمد قریشی ہاشمی ہوں تو براق ٹھہر جائے گا پس آپ ﷺ سواری فرمائیں گے اس کے بعد عرش کی طرف روانہ ہوں گے۔

الْعَرْشُ فَيَخْرُ سَاجِدًا فَيُنَادِي اِرْفَعْ رَأْسَكَ لَيْسَ هَذَا يَوْمُ الرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ بَلْ هَذَا يَوْمُ الْحِسَابِ وَالْعَذَابِ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ
فِي أُمَّتِكَ وَسَلْ تُعْطَ فَيَقُولُ اِلٰهِي وَعِزَّتِكَ اَسْأَلُكَ فِي أُمَّتِي
فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْطَيْتُكَ مَا تَرْضٰى لِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَسَوْفَ
يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى السَّمَاءَ بِاَنْ يُمْطِرَ
مَطَرًا فَيُمْطِرُ السَّمَاءُ مَاءً كَمَنْى الرَّجَالِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَيَكُوْنُ الْمَاءُ
كُلُّ شَيْءٍ اِثْنَا عَشَرَ ذِرَا عًا فَيَنْبُتُ الْخَلْقُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ كَنْبَاتِ
الْبَقْلِ حَتّٰى يَتَكَمَّلَ اجْسَامُهُمْ كَمَا كَانَتْ ثُمَّ يَطْوِي السَّمَاءُ

وَالْأَرْضُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ ثَانِيًا
 ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ يَقُولُ آيْنَ الْجَبَّارَةُ وَآيْنَ
 أَبْنَاءُ الْجَبَّارَةِ وَآيْنَ الْمُلُوكُ وَآيْنَ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ وَآيْنَ الَّذِينَ
 يَأْكُلُونَ رِزْقِي وَيَعْبُدُونَ غَيْرِي ثُمَّ تَصِيرُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ
 طَبَدُلُ الْأَرْضِ الَّتِي عَمِلَ عَلَيْهَا

تو وہاں سجدہ میں سر مبارک رکھ دیں گے پس آواز آئے گی کہ اپنا سراٹھائیں یہ دن رکوع
 و سجود کا نہیں یہ دن تو لوگوں کے حساب و مجرموں کے عذاب کا ہے اللہ محبوب کی رضا
 چاہتا ہے سراٹھاؤ اور اپنی امت کی شفاعت کرو اور جو مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا جو
 آپ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی بناء پر وہ عنقریب تیرا رب تھے اتنا عطا
 کرے گا کہ آپ راضی ہو جاؤ گے پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ برسے خوب
 برسنا تو آسمان چالیس دن تک مردوں کو مٹی کی مانند پانی کی بارش برسائے گا اور پانی ہر
 چیز سے بارہ گز اونچا ہو جائے گا تو مخلوق اس پانی سے سبزہ کی طرح اگے گی یہاں تک
 کہ ان کے اجسام پورے ہو جائیں گے جیسے کہ پہلے تھے پھر اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو
 لپیٹ دے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج جلس کا ملک ہے تو اسے کوئی جواب نہ دیگا یوں
 ہی دوسری اور تیسری بار فرمائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج ایک اللہ قہار کا ملک ہے
 پھر فرمائے گا کہاں ہیں ظلم و جبر کرنے والے اور کہاں ہیں جبر والوں کی اولاد اور کہاں
 گئے بادشاہ زادے اور کہاں ہیں جو میرا رزق کھا کر میرے غیر کی عبادت کرتے تھے
 پھر پہاڑ دھنکی اون کی طرح ہو جائیں گے پھر زمین بدل دی جائے گی جس پر برے

عمل ہوتے رہے

الْمَعَاصِي فَنُصِبَ عَلَيْهَا جَهَنَّمُ وَتَوْتَى الْأَرْضُ مِنْ مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءَ
فَيُنْصَبُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَيْهَا وَرَوَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ آيِنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ
سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ عَظِيمٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ غَيْرُكَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَلَى
الصِّرَاطِ بَابٌ "فِي ذِكْرِ نَفْخَةِ الصُّورِ وَالْبَعْثِ فَيَنْفُخُ فَيُنَادِي أَيُّهَا
الْأَرْوَاحُ الْخَارِجَةُ وَالْعِظَامُ النَّحْرَةُ وَالْأَجْسَادُ الْبَالِيَةُ وَالْعُرُوقُ
الْمُتَفَرِّقَةُ وَالْجُلُودُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالشُّعُورُ السَّاقِطَةُ قُومُوا لِلْفَصْلِ
وَالْقَضَاءِ فَيَقُومُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا قَامُوا يُنْظَرُونَ إِلَى السَّمَاءِ
قَدْ زَالَتْ وَالْأَرْضُ قَدْ بُدِّلَتْ وَالْأَلْبَابُ قَدْ سُيِّرَتْ وَالْأَلْيُ
الْعِشَارُ قَدْ عُطِّلَتْ وَالْأَلْيُ لَوْحُوشٍ قَدْ حُشِرَتْ وَالْأَلْيُ الْبَحَارُ قَدْ
سُجِرَتْ وَالْأَلْيُ النَّفُوسُ قَدْ زُوِّجَتْ وَالْأَلْيُ الزَّبَانِيَةُ قَدْ أُحْضِرَتْ وَالْأَلْيُ
تو اس جگہ جہنم برپا کی جائے گی اور دوسری زمین سفید چاندی کی لائی جائے گی اور اس
پر جنت نصب کی جائے گی (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدبرانہ
سوال) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
جب زمین کو غیر زمین سے بدلا جائے گا تو لوگ کہاں ہونگے تو حضور ﷺ نے فرمایا
اے عائشہ تو نے مجھ سے اس دن بڑی چیز پوچھی جسے تیرے سوا لوگوں میں سے کسی

نے اب تک نہ پوچھا۔ لوگ اس وقت پل صراط پر گزرتے ہوں گے باب نمبر ۲۴ صور پھونکنے اور خلق اٹھنے کے بیان میں) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اسرائیل اٹھو اور اٹھانے کا صور پھونکو پس وہ صور پھونکے گا اور آواز دے گا کہ اے بدنوں سے نکلنے والی روحوں اور بوسیدہ ہڈیو اور اے بکھر نیوالے جسموں اور منقطع رگوں اور جدا ہونے والی کھالو گھرے ہوئے بالو اللہ کے حکم اور قضاء سے کھڑے ہو جاؤ تو وہ اللہ تعالیٰ کے امر سے کھڑے ہو جائیں گے جب کھڑے ہونگے تو آسمان کی طرف دیکھیں گے تحقیق وہ فنا ہو چکا ہوگا اور زمین کی جانب دیکھیں گے تحقیق وہ بدل چکی ہوگی اور پہاڑوں کی طرف دیکھیں گے وہ چل چکے ہونگے اور انیوں کو دیکھیں گے وہ آزاد پھرتی ہوں گے اور حیوانات جمع ہو چکے ہوں گے اور دریا خشک ہو چکے ہوں گے اور جانوں کے جوڑے بنیں ہونگے اور عذاب کے فرشتے حاضر ہونگے۔

الشَّمْسُ قَدْ كُوِّرَتْ وَ إِلَى الْمَوَازِينِ قَدْ نُصِبَتْ وَ إِلَى الْجَنَّةِ قَدْ زُلِفَتْ عَلِمْتُ نَفْسٌ "مَا أَحْضَرْتُ بِدَلِيلٍ قَوْلِهِ تَعَالَى قَالُوا يَوْمَئِذٍ لَّنَا مِنْ بَعْثًا مِنْ مَرْقَدِنَا فَيُجِيبُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُونَ فَيُخْرِجُونَ مِنَ الْقُبُورِ خَافِيًا وَ عُرْيَانًا وَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا فَبَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَ الشَّيَابُ عَنْ دُمُوعٍ عَيْنِيهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا السَّائِلُ سَأَلْتَنِي عَنْ أَمْرِ عَظِيمٍ إِنَّهُ يُحْشَرُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَقْوَامٌ "مِنْ أُمَّتِي عَلَى اثْنِي عَشَرَ

صِنْفًا إِلَّا وَلٌ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى صُورَةِ الْقِرَدَةِ وَهُمْ الْفِتْنَةُ
 نُونٌ فِي النَّاسِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا وَالثَّانِي يُحْشَرُونَ يَوْمَ
 الْقِيَمَةِ عَلَى صُورَةِ الْخَنَزِيرِ وَهُمْ إِلَّا تَكْلُونُ لِلْسُّحْتِ وَالثَّلَاثُ
 يُحْشَرُونَ عُمَيَّا نَا يَتَرَدَّدُونَ

اور سورج لپیٹ دیا گیا ہوگا اور میزان قائم ہو چکا ہوگا اور جنت نزدیک کر دی گئی ہوگی پھر
 ہر جان جانے گی جو حاضر لائی اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کافر کہیں گے خرابی
 ہماری ہمیں کس نے ہماری قبروں سے اٹھا دیا پس انہیں مومنین جواب دیں گے کہ یہ وہی
 دن ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا اور غمخبروں نے سچ کہا تو وہ قبروں سے ننگے پاؤں برہنہ
 اٹھائے جائیں گے اور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يَوْمَ يُنْفَخُ
 فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا: کا کیا معنی ہے تو آپ رو دیئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے کپڑے
 گیلے ہو گئے پھر فرمایا اے سائل تو نے مجھ سے امر عظیم پوچھا بے شک روز قیامت میری
 امت سے بارہ قسم کے گروہ جمع کئے جائیں گے ایک وہ جمع کئے جائیں گے جن کی شکل
 بندروں جیسی ہوگی اور وہ لوگوں میں بہت فتنہ گر ہونگے جیسے اللہ کا ارشاد ہے کہ فتنہ قتل سے
 بھی بڑھ کر سخت ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فتنہ زنا سے بھی بڑا جرم ہے اور دوسرے
 روز قیامت خنزیر کی صورت پر ہونگے اور وہ سود خور ہونگے تیسرے اندھے اٹھائے جا
 ئیں گے جو گرتے ہوئے عدم بنائی کے سبب لوگوں کو کلاہیاں ڈالیں گے اور وہ حکم سے تجا
 وز کرنے والے ہونگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يُحْشَرُونَ عَلَى صُورَةِ الْخَنَازِيرِ وَهُمْ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا
كَقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَفِي الْخَبَرِ عَنْ
مُعَازِبِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَمَةِ وَيَوْمُ الْحُسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يُحْشَرُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أُمَّتِي عَنْ
قُبُورِهِمْ اثْنَا عَشَرَ فَوْجًا أَمَّا الْفَوْجُ الْأَوَّلُ يُحْشَرُونَ عَنْ قُبُورِهِمْ
وَلَيْسَ لَهُمُ الْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ
الَّذِينَ يُؤْذُونَ الْجِيرَانَ ثُمَّ مَا تَوَّاءُوا وَلَمْ يَتَوْبُوا فَهَذَا جَزَاؤُهُمْ وَ
مَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ
الْجَنْبِ وَأَمَّا الْفَوْجُ الثَّانِي فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ عَلَى صُورَةِ
الدَّابَّةِ وَ يُقَالُ عَلَى صُورَةِ الْخَنَازِيرِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمَنِ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَهَاوَنُونَ عَلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ مَا تَوَّاءُوا وَلَمْ يَتَوْبُوا فَهَذَا
جَزَاؤُهُمْ وَ مَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ
الَّذِينَ هُمْ

یہ وہ لوگ ہونگے جو سود خور تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سود نہ کھاؤ دگنا دگنا
اور حدیث شریف میں ہے جسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ فرمایا جب روز قیامت حسرت اور ندامت کا ہوگا اللہ تعالیٰ
میری امت سے کچھ ان کو کی قبروں سے بارہ گره پر اٹھائے گا۔ ایک ان میں سے وہ
گروہوں جنہیں ان کی قبروں سے اس حال پر اٹھایا جائے گا کہ بلا ہاتھ پاؤں ہونگے

پھر اللہ کی طرف سے نداد دینے والا نداد یگا کہ یہ وہ ہیں جو ہمسایوں کو اذادیتے تھے پھر یہ اس حال پر مرے کہ توبہ نہ کی پس یہ ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے احسان کرو قریب کے ساتھ اور کروٹ کے ہمسایہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ وہ ہوگا جو اپنی قبروں سے چو پاؤں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ خزیروں کی صورت پر اٹھائے جائیں گے اور اللہ کی طرف سے مناوی ندادے گا کہ یہ وہ ہیں جو نماز پر سستی کرتے تھے پھر یہ بلا توبہ مرے پس یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا جہنم ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پس بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں۔

عَنْ صَلَوَتِهِمْ سَاهُونَ وَ أَمَّا الْفُوجُ الثَّالِثُ فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَ يُطَوَّنُهُمْ مِثْلُ الْجِبَالِ مَمْلُوءَةً "مَنْ الْحَيَاتِ وَ الْعَقَارِبِ كَمِثْلِ الْبِغَالِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ مَنَعُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ مَاتُوا وَلَمْ يُتُوبُوا فَهَذَا جَزَاءُ هُمْ وَ مَصِيرُ هُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ. فَيَجْعَلُ اللَّهُ تَعَالَى بِكُلِّ دَانِقٍ مِنْهَا لَوْحًا مِّنَ النَّارِ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كُنْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ وَ أَمَّا الْفُوجُ الرَّابِعُ فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَ يَجْرِي مِنْ أَفْوَاهِهِمْ دِمَآؤُهُمْ وَ أَمْعَاؤُهُمْ سَاقِطَةً" وَ النَّارُ يَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ

هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ ثُمَّ مَا تَوَاوَلُمْ يَتُوبُوا فِهَذَا
جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى

اور تیسرا گروہ اپنی قبور سے اٹھایا جائے گا کہ ان کے پیٹ پہاڑوں کی مانند
ہونگے سانپوں اور بچھوؤں سے بھر کر شکل ان کی خچروں کی طرح ہوگی پس اللہ تعالیٰ کی
جانب سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ ہیں جو زکوٰۃ نہ دیتے تھے پھر وہ بغیر توبہ
مرے اب یہ ان کا بدلہ اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اللہ کے اس ارشاد کی بناء پر اور وہ جو
سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کا حق ادا کرنے میں خرچ نہیں کرتے پس انہیں
دردناک عذاب کی بشارت دو تو اللہ اس سے ہر دائق (درہم کے چھٹے حصہ کی مقدار)
کو ان کے لئے آگ کا تختہ کرے گا پس اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور پہلو اور
پٹھیں داغی جائیں گی کہا جائے گا (یہ وہ ہے جو تم اپنے نفسوں کے لئے جمع کرتے تھے
پس اب جمع کے لئے کا عذاب چکھو اور بہر حال چوتھے وہ ہوں گے جو اپنی قبروں سے
نکالے جائیں گے کہ ان کے منہوں سے خون بہتا ہوگا اور ان کی آنٹریاں گلکڑ گر چکی ہوں گی
اور ان کے منہوں سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے پس اللہ کی طرف سے آواز دینے
والا آواز دیگا کہ یہ وہ ہیں جو خرید و فروخت میں دروغ گوئی کرتے تھے پھر اس حال پر
مرے کے توبہ نہ کی اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے جس طرح کہ اللہ
تعالیٰ فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا وَّ أَمَّا الْفُوجُ
الْخَامِسُ فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَ لَهُمْ رَآئِحَةٌ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ

فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّن قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَتَمُوا الْمَعَاصِيَ سِتْرًا
 مِنَ النَّاسِ وَلَمْ يَخَافُوا اللَّهَ ثُمَّ مَاتُوا وَلَمْ يَتُوبُوا فَهَذَا جزاؤُهُمْ وَ
 مَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
 يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ وَأَمَّا الْفُوجُ السَّادِسُ فَيُحْشَرُونَ
 مِنْ قُبُورِهِمْ مَّقْطُوعَةَ الْحَلَاqِمِ مِنَ الْأَقْفِيَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّن قَبْلِ
 الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَكَذَبُوا وَمَاتُوا وَلَمْ يَتُوبُوا
 فَهَذَا جزاؤُهُمْ وَ مَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ
 الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَلِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ لَا
 يَشْهَدُونَ الزُّورَ إِذَا مَرُّوا بِالْغَوَامِرِ كِرَامًا. وَأَمَّا الْفُوجُ السَّابِعُ
 فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَ أَلْسِنَتُهُمْ لَيْسَتْ فِي أَفْوَاهِهِمْ يَجْرِي
 الدَّمُ وَ الْقَيْحُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّن قَبْلِ

بے شک وہ جنہوں نے اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر دام لئے
 اور پانچویں وہ گروہ اپنی قبروں سے اٹھایا جائے گا جن سے مردار سے بھی بدتر ہو آتی ہو
 گی تو ندا کرنے والا اللہ کی طرف سے ندا دے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے لوگوں
 سے اپنے گناہوں پر پردہ ڈالا اور اللہ سے نہ ڈرے پھر بلا توبہ کیئے مرے اب یہ ان کا
 بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ کے اس ارشاد کی رو سے کہ فرمایا لوگوں سے
 گناہ چھپ کر کرتے ہیں اور وہ اللہ سے نہیں چھپتے اور وہ ان کے ساتھ یعنی ان کو دیکھتا
 ہے اور چھپے اس حال پر قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے حلق کٹے ہوئے

ہونگے مردوں سے اللہ کی طرف سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ وہ ہیں جو جھوٹی گواہی دیتے تھے اور اس حال پر مرے کہ توبہ نہ کی اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جھوٹ سے بچو خالص اس کے رہو اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو دوسرے مقام پر فرمایا اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے نہ جاتے ہیں اور ساتواں گروہ وہ جو اپنی قبروں سے اس طرح نکالے جائیں گے کہ زبانیں ان کے منہ میں نہ ہونگی اور ان کے منہوں سے خون و پیپ نکلتے ہونگے پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دیگا۔

الرَّحْمَنُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ الشَّهَادَةَ ثُمَّ مَا تَوَّالَمَ يَتُوبُوا فَهَذَا
 جزاؤہم و مصیرہم الی النار لقولہ تعالیٰ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَ
 مَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ اِثْمٌ قَلْبُهُ. وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. وَاَمَّا الْفُوجُ
 الثَّامِنُ فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ نَاكِسُوْا رُؤُسِهِمْ وَارْجُلُهُمْ فَوْقَ
 رُؤُسِهِمْ وَیَجْرِیْ مِنْ قُرُوجِهِمْ اَنْهَارٌ "مِنَ الْقِيَحِ وَالصَّدِیدِ فَبِنَادِیْ
 مُنَادٍ مِّنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ یَزْنُونَ ثُمَّ مَا تَوَّالَمَ یَتُوبُوا
 فَهَذَا جزاؤہم و مصیرہم الی النار لقولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبُوا
 الزَّیْنٰی اِنَّہٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِیْلًا. وَاَمَّا الْفُوجُ التَّاسِعُ
 فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ مُّسَوَّدَةُ الْوُجُوْهِ وَزُرْقَةُ الْعُیُوْنِ وَ بَطُوْنُهُمْ
 مَّمْلُوْۃٌ" مِّنَ النَّارِ فَبِنَادِیْ مُنَادٍ مِّنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

أَكَلُوا أَمْوَالَ الْيَتَمَىٰ ظُلْمًا ثُمَّ مَاتُوا وَلَمْ يُتُوبُوا فَهَذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَىٰ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَمَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا

یہ وہ لوگ ہیں گواہی چھپاتے تھے پھر بغیر توبہ مرے پس یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی بناء پر کہ اور گواہی نہ چھپاؤ اور جس نے اسے چھپایا وہ دل کا گنہگار ہے اور اللہ اسے جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اٹھواں وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ وہ سر نیچے کیے ہوئے ہونگے اور ان کے پاؤں ان کے سروں سے اوپر ہونگے اور ان کی شرم گاہوں سے پیپ اور زرد پانی کی نہریں چلتی ہونگی تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ زناء کے مرتکب تھے پھر بلا توبہ مرے اب یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا جہنم ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور زناء کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور برار راستہ ہے اور بہر حال نواں گروہ وہ ہوگا جو اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ چہرے ان کے سیاہ اور آنکھیں نیلی اور پیٹ ان کے آگ سے بھرے ہونگے تو اللہ کی طرف سے ندا دینے والا ندا دیگا کہ یہ وہ لوگ ہیں یتیموں کا مال ناحق کھاتے تھے پھر یہ بغیر توبہ مرے اب یہ ان کا بدلہ ہے اور ٹھکانہ ان کا دوزخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی رو سے کہ بے شک وہ جو یتیموں کے مال ظلماً کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب آگ کو پہنچیں گے۔

وَيَصْلُونَ سَعِيرًا ۚ أَمَّا الْفُوجُ الْعَاصِرُ فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ

مَجْزُومًا مَبْرُوصًا فَيَنَادِي مُنَادٍ مِّن قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ عَاقَبُوا
 الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ مَا تَوَاوَلُمْ يَتُوبُوا فَهَذَا جَزَاؤُهُمْ وَ مَصِيرُهُمْ إِلَى
 النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ
 إِحْسَانًا. وَ أَمَّا الْفُوجُ الْحَادِي عَشَرَ فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ
 عُمَيَّانُ الْقُلُوبِ وَالْأَعْيُنِ وَ أَسْنَانُهُمْ كَقُرُونِ الثَّوْرِ وَ أَشْفَاهُهُمْ
 مَطْرُوحَةٌ عَلَى صُدُورِهِمْ وَ السِّنْتُهُمْ وَاقِعَةٌ عَلَى بَطُونِهِمْ وَ أَفْحَادُ
 هُمْ وَيَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهِمْ الْقَدَرُ فَيَنَادِي مُنَادٍ مِّن قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ
 الَّذِينَ شَرَبُوا الْخَمْرَ ثُمَّ مَاتُوا وَلَمْ يَتُوبُوا فَهَذَا جَزَاؤُهُمْ وَ مَصِيرُهُمْ
 هُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
 الْإِنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ
 تُفْلِحُونَ. وَ أَمَّا الْفُوجُ الثَّانِي عَشَرَ فَيُحْشَرُونَ عَنْ قُبُورِهِمْ
 وَجُوهُهُمْ مَثَلُ

اور دسواں گروہ جو اپنی قبروں سے اٹھیا گا وہ برص و جزام کے مرض میں مبتلا ہونگے تو اللہ
 کی جانب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ کے نام
 فرمان تھے پھر یہ بلا تو بہ مرے اب یہ ان کو سزا ہے اور نکاح نہ ان کا آگ ہے جیسے کہ اللہ
 تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور
 والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو اور یہاں گروہ اس طرح اپنی قبروں سے اٹھائے
 جائیں گے کہ دلوں اور آنکھوں کے اندھے اور دانت ان کے بیلوں کی مانند اور ہونٹ

ان کے سینوں پر ٹکتے ہوئے تھے تو اللہ کی طرف سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ یہ وہ ہیں جو شراب نوشی کرتے رہے پھر بلا تو بہ مرے اب یہ ان کی سزا ہے اور ٹھکانہ ان کا آگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بناء پر کہ اے ایمان والو! اس کے نہیں کہ شراب اور جوا اور بت اور پانے نجس ہیں شیطانی کاموں سے ہیں پس اس سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ اور بارہواں کرو وہ جو اپنی قبروں سے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودہویں رات کی چاند کی طرح چمکتے ہوئے تھے تو پل صراط سے یوں گزر جائیں گے جیسا چند ہادینے والی بجلی

الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَيَمْرُونَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَحَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَنَهَوْا عَنِ الْمَعَاصِي ثُمَّ مَاتُوا عَلَى التَّوْبَةِ فَهَذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرَّضْوَانِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَاضٍ عَنْهُمْ وَلَا أَنَّهُمْ رَاضُونَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى كَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ. وَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ. بَابُ "فِي ذِكْرِ نَشْرِ الْخَلَائِقِ مِنْ قُبُورِهِمْ يُقَالُ إِنَّ الْخَلَائِقَ إِذَا نُشِرُوا مِنْ قُبُورِهِمْ يَقِفُونَ وَقُوفًا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي نُشِرُوا مِنْهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ وَلَا يَجْلِسُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ قِيلَ يَا رَسُولَ

اللّٰهُ بِمَ يَعْرِفُ أَهْلَ الدِّينِ مِنْ أُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ إِنَّ أُمَّتِي يَوْمَ
الْقِيَمَةِ

پھر اللہ تعالیٰ کا منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نیک عمل کرتے اور
پانچ نمازوں کی پابندی اول وقت میں باجماعت کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے
پھر یہ توبہ کرتے مرے اب یہ ان کو جزا ہے اور گھر ان کا جنت ہے اللہ کی بخشش و رحمت
و رضا کے ساتھ۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی جیسے کہ اللہ
تعالیٰ کا ارشاد ہے تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم کو جنت کی بشارت جس کا وعدہ دیئے
گئے اور اللہ تعالیٰ کا دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اس سے راضی
ہوئے یہ جزا اس کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے باب نمبر ۲۵ مخلوق کے اپنی
قبروں سے نکلنے کے بیان میں۔ روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق مخلوق کو جب ان کی
قبروں سے اٹھایا جائے گا وہ ٹھہرے رہیں گے ٹھہرنا اس جگہ جس سے اٹھائے گئے تھے
چالیس برس تک اس طرح کی نہ کچھ کھائیں گے اور نہ پیئیں گے اور نہ بیٹھیں گے نہ
کلام کریں گے (قیامت کو حضور کے نمازی امتیوں کی پہچان) عرض کی گئی یا
رسول اللہ آپ کی امت دوسری امت سے روز قیامت کیسے پہچانی جائے گی فرمایا ہے
نک میری امت روز قیامت وضو کے اثر سے اعضاء کی چمک سے پہچانی جائے گی۔

غُرٌّ مُّحَجَّلُونَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ وَ فِي الْخَبْرِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
يَبْعَثُ اللَّهُ الْخَلَائِقَ مِنْ قُبُورِهِمْ فَيَأْتِي الْمَلَائِكَةُ عَلَى رُؤُسِ قُبُورِهِمْ وَ
يَمْسَحُونَ رُؤُسَهُمْ وَيَنْشُرُونَ الشَّرَابَ مِنْهُمْ إِلَّا مِنْ مَوَاضِعَ

سُجُودِهِمْ فَيَمْسَحُ الْمَلَكُ تِلْكَ الْمَوَاضِعَ فَلَا يَذْهَبُ التُّرَابُ
 مِنْهَا فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ هَذَا مِنْ تُرَابِ قُبُورِهِمْ إِنَّمَا
 هِيَ تُرَابٌ مَّحَارِبُهُمْ دَعَا مَا عَلَيْهِمْ حَتَّى يُمَيِّزُونَ وَيَعْبُرُونَ عَلَى
 الصِّرَاطِ وَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى أَنَّ كُلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ
 خِدَامِي وَعِبَادِي وَرَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ
 فِي الْقُبُورِ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رِضْوَانَ يَا رِضْوَانُ قَدْ أَخْرَجْتُ
 الصَّائِمِينَ مِنْ قُبُورِهِمْ جَائِعِينَ عَاطِشِينَ فَاسْتَقْبِلْهُمْ بِشَرَابِهِمْ
 وَطَعَامِهِمْ وَشَهَوَاتِهِمْ فِي الْجَنَانِ فَيَصِيحُ رِضْوَانُ يَا أَيُّهَا الْعُلَمَانُ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ خلق کو ان کی قبروں
 سے اٹھائے گا پس ملائکہ ان کی قبروں پر آئیں گے اور ان کے سروں کو ملیں گے اور ان
 کی جائے سجدہ کے سوا ان کے بدنوں سے مٹی کو جھاڑیں گے پس جب فرشتے ان کی
 پیشانیوں سے مٹی جھاڑیں گے تو نہ جھڑے گی پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی ندا
 دے گا کہ مٹی ان کی قبروں کی نہیں یہ تو ان کے محرابوں کی مٹی ہے اسے ان پر ہی رہنے
 دو یہاں تک کہ ان کا امتیاز ہو اور پل صراط سے گزر کر جنت میں چلے جائیں تاکہ جو
 بھی انہیں دیکھے پہچان لیکہ میرے خدام اور عبادت گزار بندے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب
 روز قیامت ہوگا تو جو قبروں میں ہیں اللہ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا تو اللہ تعالیٰ

رضوان جنت کو فرمائے گا اے رضوان تحقیق میں نے روزہ داروں کو ان کی قبروں سے بھوکا پیاسہ اٹھایا اب تم ان کا استقبال پینے کھانے اور جنت میں ان کی مرغوب چیزوں کے ساتھ کرو پس رضوان باواز کہیں گے کہ اے غلمان

وَيَا أَيُّهَا الْوُلَدَانُ وَهُمْ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْعِلْمَ حَتَّى مَاتُوا ائْتُونِي بِأَطْبَاقِ النُّورِ فَيَجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ التُّرَابِ وَأَقْطَارِ الْأَمْطَارِ وَكَوَاكِبِ السَّمَاءِ وَأَوْرَاقِ الْأَشْجَارِ بِالْفَاكِهَةِ الْكَثِيرَةِ وَالْأَطْعِمَةِ السَّمِينَةِ وَالْأَشْرِبَةِ اللَّذِيذَةِ فَإِذَا لَقَوْهُمْ وَأَطْعَمُوهُمْ ذَلِكَ تَقُولُ لَهُمْ كُلُّوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ صَافَحَهُمُ الْمَلَكُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِذَا خَرَجُوا مِنْ قُبُورِهِمْ الشُّهَدَاءُ وَصَائِمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ وَصَائِمُوا يَوْمَ عَرَفَةَ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قُصُورًا مِّنْ دُرٍّ وَيَا قُوتٍ وَ زَبْرَجِدٍ وَ ذَهَبٍ وَ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ هَذَا قَالَ لِمَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ الْأَيَّامِ إِلَى اللَّهِ يَوْمُ

اور اے خدام لڑکوں اور یہ وہ ہیں جو سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے فوت ہوئے کہ نوری طہاق لیکر آؤ تو غلمان اور لڑکے رضوان کے پاس جمع ہو جائیں گے مٹی کے دھلوں اور بارش کے قطروں اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے عدد

سے زیادہ کثیر میوے لیٹر اور مرغن کھانے اور لذیذ مشروب کے ساتھ پس وہ ان سے ملیں گے اور یہ کھانے کو دیں گے تو انہیں کہیں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار بدلہ اس بھوک و پیاس کا جو گزرے دنوں میں تم کو پہنچی اے اللہ ہم کو بھی رزق عطا کر (وہ لوگ جن سے ملائکہ قیامت کو مصافحہ کریں گے) اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین جماعتوں سے ملائکہ قیامت کے دن مصافحہ کریں گے جب وہ قبروں سے اٹھیں گے وہ شہداء اور ماہ رمضان کے روزہ دار اور عرفہ کا روزہ رکھنے والے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد اور سونا چاندی کے محلات ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یہ محل کسے ملیں گے فرمایا جو عرفہ کا روزہ رکھتا ہو پھر فرمایا اے عائشہ بے شک اللہ کو سب دنوں سے محبوب دن جمعہ اور عرفہ کا ہے

الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ لِمَا فِيهَا مِنَ الرَّحْمَةِ وَإِنْ أَبْغَضَ الْآيَّامُ إِلَى ابْلِيسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ عَرَفَةَ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَإِذَا أَفْطَرَ وَشَرِبَ الْمَاءَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ عِرْقٍ فِي جَسَدِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَفِي خَيْرِ آخِرِ يَخْرُجُ الصَّائِمُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَهُمْ يُعْرِفُونَ بِرِيحِ صِيَامِهِمْ وَيُتَلَقَّوْنَ بِالْمَوَائِدِ وَالْأَبَارِيقِ وَيُقَالُ لَهُمْ كُلُّوا فَقَدْ جُعْتُمْ حِينَ شَبَعَ النَّاسُ وَاشْرَبُوا فَقَدْ عَطِشْتُمْ حِينَ رَوَى

النَّاسُ وَاسْتَرِيحُوا فَيَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَسْتَرِيحُوْنَ وَالنَّاسُ
فِي الْحِسَابِ وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبْرِ أَنَّهُ لَا يُبْلَى عَشْرَةُ نَفَرِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالشُّهَدَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَالْغُرَاةِ وَحَامِلُوا الْقُرْآنِ وَالْمُؤَذِّنُ وَالْإِمَامُ
الْعَادِلُ وَالْمَرْأَةُ إِذَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا وَمَنْ قُتِلَ بِمَظْلُومٍ وَمَنْ
مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَيْتِهَا وَ فِي الْخَبْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ

اس لئے کہ اس میں رحمت اترتی ہے اور بے شک شیطان کو سب دنوں سے
زیادہ غم دینے والے جمعہ اور عرفہ کے دن ہیں اور فرمایا اے عائشہ جس نے عرفہ کے
دن روزہ کی حالت میں صبح کی اللہ اس پر رحمت کے تیس دروازے کھول دیتا ہے اور
جب اس نے روزہ افطار کیا اور پانی پیا تو اس کے جسم کی تمام رگیں استغفار کرتی ہیں
اور طلوع فجر کے وقت کہتی ہیں کہ اے اللہ اس پر رحمت کرا یک اور حدیث میں ہے کہ
جب روزہ دار اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو وہ اپنے روزوں کی خوشبو سے پہچانے
جائیں گے اور پائیں گے وہ کھانے کے دسترخوان اور پانی کے کوزے اور انہیں کہا
جائے گا کھاؤ پس تحقیق تم بھوکے رہے جب کہ لوگ سیر ہوتے اور ایک روایت میں
لوگ استراحت کرتے بھی مروی ہے پس وہ کھائیں اور پیئیں گے اور چین میں ہوں
گے اور لوگ حساب میں ہوں گے دس جماعتوں پر حساب قبر نہ ہوگا اور تحقیق حدیث
میں آیا ہے کہ دس جماعتیں حساب قبر میں مبتلاء نہ ہوں گی انبیاء علیہم السلام اور شہداء
اور علماء اور نمازی اور حفاظ قرآن اور مؤذن اور امام عادل اور وہ عورت جو حالت نفاس

میں مری اور جو ظلماً قتل کیا گیا اور جو جمعہ کے دن یا رات کو مرا۔ اور حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمَا وَلَدَتْهُمْ أُمُّهُمْ غِرَاءَةً حُفَاءَةً فَقَالَتْ عَائِشَةُ الرِّجَالُ مُخْتَلِطُونَ بِالنِّسَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَاسْوَاتَاهُ وَافْضِيحَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِهَا وَقَالَ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ لَا تَسْخَافِي الشُّغْلَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظَرِ وَهُمْ أَوْ شَخَصُوا أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ مَوْقِفُونَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ وَلَا يَجْلِسُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعِرْقَ إِلَى قَدَمَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى صَدْرِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى حَلْقِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَغْرُقُ فِي بَحْرِ الْعَرَقِ فَلَا يَبْقَى يَوْمَئِذٍ مَلَكٌ "مُقَرَّبٌ" وَلَا نَبِيٌّ "مُرْسَلٌ" وَلَا شَهِيدٌ" إِلَّا يَخْرُجُونَ حَيَارِينَ مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ وَطُولِ الْوُقُوفِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يُحْشَرُونَ رُكْبَانًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ نَعَمْ الْأَنْبِيَاءُ وَ أَهْلُهُمْ

روز قیامت لوگ برہنہ بدن پاؤں اٹھائے جائیں گے جیسے کہ ان کی ماں نے ابھی جنم تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ مرد و عورتیں اکٹھے ہوں گے فرمایا ہاں حضرت عائشہ نے عرض کی مرد و زن برہنہ تو شرمندہ ہوں گے جب

بعض بعض کو دیکھیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر مار کر فرمایا اے دختر صدیق شرمندگی کا خوف نہ کرو اس دن آپس میں دیکھنے کو متوجہ نہ ہوں گے وہ غم میں ڈوبے ہوئے اور آنکھیں کھولے آسمان کی طرف دیکھتے چالیس برس کھڑے رہیں گے نہ کچھ کھائیں گے نہ پیئیں گے نہ بیٹھیں گے اور نہ بات کریں گے پس ان سے کوئی وہ ہوگا جس کا پسینہ قدموں تک کسی کا پنڈلی تک کسی کا پیٹ تک اور کسی کا سینہ تک اور کسی کا حلق تک اور کوئی ان میں سے پسینہ میں ڈوبا ہوگا اور نہ کوئی مقرب فرشتہ بچے گا نہ کوئی نبی مرسل اور نہ شہید مگر سب شدت حسات اور طویل ٹھہرنے سے حیران ہونگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کوئی سوار بھی جمع کئے جائیں گے فرمایا ہاں وہ انبیاء اور ان کے اہلیت ہوں گے۔

وَصَوَّامُ رَجَبٍ وَ شَعْبَانُ وَ رَمَضَانُ فَإِنَّهُمْ شَعْبَانُ لَا جُوعَ لَهُمْ وَ لَا عَطَشَ وَ سَائِرُ النَّاسِ جَائِعُونَ وَ يُقَالُ يَسُوقُهُمْ بِأَجْمَعِهِمْ إِلَى أَرْضِ الْمُحْشَرِ عِنْدَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا سَاهِرَةٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ وَ يُقَالُ إِنَّ الْخَلَائِقَ فِي الْعَرَصَةِ تَكُونُ مِائَةً وَ عَشْرِينَ صَفًّا طَوَّلَ كُلِّ صَفٍّ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَ عَرْضُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيرَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ وَ يُقَالُ إِنَّ الْمُتَفَقِّينَ مِنْهُمْ ثَلَاثُ صَفُوفٍ وَ الْبَاقِي كَفَرَةٌ وَ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّتِي مِائَةٌ وَ عَشْرُونَ صَفًّا وَ هَذَا أَصَحُّ وَ صَفَّةُ

الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُمْ بَيَضُ الْوُجُوهُ غَرَّ مُحْجَلُونَ وَصِفَةُ الْكَافِرِينَ
أَنَّهُمْ أَسْوَدُ الْوُجُوهُ

اور جو رجب و شعبان و رمضان کے روزے رکھنے والے اور حضرت عائشہ
نے فرمایا کہ میں عرض کی کیا کچھ لوگ قیامت کو سیر شکم بھی اٹھائے جائیں گے تو آپ
ﷺ نے فرمایا ہاں انبیاء اور ان کے اہل بیت اور رجب و شعبان و رمضان کے
روزے رکھنے والے پس بے شک وہ سیر ہونگے کہ ان کو نہ بھوک اور نہ پیاس ہوگی اور
باقی سب لوگ بھوکے ہوں گے اور کہا گیا ہے کہ ان سب کو چلایا جائے گا میدان محشر کی
طرف بیت المقدس کے پاس اس زمین میں جسے ساہرہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا سو اس کے نہیں کہ وہ ایک ہی زوردار آواز ہوگی پس جمعی وہ ساہرہ کے پاس ہوں
گے اور کہا جاتا ہے کہ تحقیق قیامت کے میدان المقدس کے پاس خلق ایک سو بیس
صفوں میں کھڑے ہونگے اور ہر ایک صف کا طول چالیس ہزار سال کی راہ ہوگی اور ہر
ایک صف کا عرض ایک ہزار سال چلنے کی مسافت ہوگی اور کہا گیا ہے کہ ان میں سے
تین صفیں منافقوں کی ہوں گی اور باقی کفار کی اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک میری
امت ایک سو بیس صفوں میں ہوگی اور یہ روایت صحیح ہے اور مومن کی پہچان یہ کہ ان کے
چہرے سفید اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے اور کافروں کی پہچان یہ کہ ان کے چہرے
سیاہ زنجیروں سے جکڑے شیاطین کے ساتھ عذاب میں ہونگے۔

مُقَرَّرَيْنِ وَمُعَدَّ بَيْنَ مَعَ الشَّيَاطِينِ بَابٌ "فِي ذِكْرِ سَوَاقِ الْخَلَائِقِ"

إِلَى الْمَحْشَرِ يُقَالُ يُسَاقُ الْكَافِرُونَ بِأَقْدَامِهِمْ وَيُسَاقُ الْمُؤْمِنُونَ
بِنَجَاتِهِمْ وَمَرَاكِبِهِمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى
الرَّحْمَنِ وَفِدًا وَنُسَوِّقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وَرُدًّا. قَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَحْشُرُ الْمُؤْمِنُونَ رُكْبَانًا عَلَى نَجَاتِهِمْ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ
الْقِيَمَةِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَكَةِ لَا تَمْشُونَ عَلَى عِبَادِي رَاجِلِينَ
بَلِ ارْكَبُوهُمْ عَلَى النَّجَائِبِ فَإِنَّهُمْ أَعْتَادُوا الرُّكُوبَ فِي الدُّنْيَا
لَأَنَّهُ كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ صُلْبُ أَبِيهِمْ مَرْكَبُهُمْ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ رَحِمُ
أُمِّهِمْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مَرْكَبُهُمْ فَحِينَ وَلَدَتْهُمْ أُمُّهُمْ فَحَجَرُ أُمِّهِمْ
سَتَيْنِ لِلْأَرْضَاعِ وَبَعْدَ ذَلِكَ عُنُقُ أَبِيهِمْ ثُمَّ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ
وَالْحَمِيرُ مَرَاكِبُهُمْ فِي الْبَرِّ وَالسُّفُنُ فِي الْبَحَارِ وَحِينَ مَاتُوا فَعُنُقُ
إِخْوَانِهِمْ وَحِينَ قَامُوا عَنْ قُبُورِهِمْ لَا يَمْشُونَ رَاجِلًا فَإِنَّهُمْ أَعْتَادُوا
الرُّكُوبَ وَلَا يَقْدِرُونَ الْمَشْيَ

باب نمبر ۲۶ (مخلوق کے محشر کی طرف چلنے کے بیان میں) بیان

کیا جاتا ہے کہ کفار کو محشر کے لئے پیدل چلایا جائے گا اور مؤمنوں کو ان کے گھوڑوں
اور سوار یوں پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن جمع ہوں گے متقین رحمن کے پاس
وفد با وفد اور لائے جائیں گے مجرم جہنم کی طرف پیاسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا محشر میں اہل ایمان گھوڑوں پر سوار آئیں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ملائکہ سے
فرمائے گا میرے بندوں کو پیادہ نہ چلاؤ بلکہ انہیں سوار یوں پر سوار لاؤ پس بے شک وہ

دنیا پر سواری کے عادی تھے۔ کیونکہ پہلے باپ کی صلب ان کی سواری رہی پھر اس کے بعد چھ ماہ تک ان کی ماؤں کے شکم ان کی سواریاں بنیں پھر جب ان کی ماؤں نے انہیں جنا تو ان کی ماں کی گود دودھ پلانے کے لئے دو سال تک سواری رہی اور اس کے بعد ان کے باپ کی گردن پھر گھوڑے نچر اور گدھے خشکی پر اور کشتیاں دریاؤں میں سفر کرنے لئے ان کی سواریاں بنیں اور جب مرے تو ان کے بھائیوں کی گردنیں قبر تک سواری بنیں اور جب قبروں سے اٹھے تو اب انہیں پیادہ نہ چلاؤ اس لئے کہ وہ سواری کے عادی ہیں ان سے چلا نہیں جائے گا۔

فَقَدِمُوا جَنَائِبَهُمْ وَهِيَ الضَّحَايَا فَيُرْكَبُونَهَا وَيَقْدُمُونَ إِلَى الْمَوْلَى
فَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمِنُوا ضَحَايَا
كُمُ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَا كُمُ بَابٌ "فِي ذِكْرِ حَشْرِ الْخَلَائِقِ فِي
الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى خَلْقَ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُؤُسِهِمْ وَيَشْتَدُّ
عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَرُّهَا فَيَخْرُجُ عُتْقٌ مِنَ النَّارِ كَالظِّلِّ ثُمَّ يُنَادِي
مِنَادِيًا يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ انْطَلِقُوا إِلَى الظِّلِّ فَيَنْطَلِقُونَ وَهُمْ ثَلَاثُ فِرَقٍ
فِرْقَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَفِرْقَةُ الْكَافِرِينَ وَفِرْقَةُ الْمُنْفِقِينَ فَإِذَا صَارَتِ
الْخَلَائِقُ إِلَى الظِّلِّ صَارَ الظِّلُّ ثَلَاثَةَ أَقْسَامٍ قِسْمٌ "لِحَرَارَةِ وَقِسْمٌ"
لِلدُّخَانِ وَقِسْمٌ "لِلنُّورِ فَلِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى انْطَلِقُوا إِلَى ظِلِّ
ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ أَلَا يَسْأَلُ الْحَرَارَةُ تَقُومُ عَلَى رُؤُسِ الْمُنْفِقِينَ

وَالَّذِينَ يَقُومُ عَلَى رُؤُوسِ الْكَافِرِينَ وَالنُّورُ يَقُومُ عَلَى

پس ان کے پاس سواریاں لاؤ اور وہ ان کی قربانیاں ہیں اور وہ سوار ہو کر
مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں آئیں گے تو اسی لئے نبی ﷺ نے فرمایا اپنی قربانی کے جانور فر
بہ کرو پس بے شک وہ پل صراط پر سواریاں ہیں باب نمبر ۲۷ (خلاق کے حشر کے
بیان میں) حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب روز قیامت ہوگا اللہ تعالیٰ اولین و
آخرین سب مخلوق کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائے گا اور سورج ان کے سروں کے
برابر قریب آجائے گا اور روز قیامت ان پر سورج کی گرمی سخت ہو جائے گی پس ایک
گردن آگ سے نکلے گی سایہ کی مانند پھر منادی ندا کرے گا کہ اے مخلوق سایہ کس
طرف چلو پس وہ چلیں گے اور وہ تین گروہوں پر ہونگے ایک گروہ مسلمان دوسرا کفار
اور تیسرا منافقین سایہ بھی تین حصے ہو جائے گا ایک حصہ گرم دوسرا دھواں اور تیسرا حصہ
نور۔ پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کہا جائے گا چلو سایہ کی طرف تین شاخ والے
کی۔ آلا یہ۔ پس گرم منافقین کے سروں پر رکیگا اور دھواں کافروں کے سروں پر اور نور
مومنین کے سروں پر ہوگا۔

پھر گرم سایہ اس لئے منافقوں کے سروں پر ٹھہرے گا کہ وہ دنیا میں گرمی
سے بچتے تھے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور وہ بولے گرمی میں جہاد کو نہ نکلو
اے محبوب کہے دیجئے جہنم کی آگ اس گرمی سے سخت ہے اگر تم سمجھو اور دھواں اس
لئے کافروں پر رکے گا کہ وہ دنیا میں گمراہی کی تاریکیوں میں تھے تو یہ آخرت میں بھی
ایسے ہی رہیں گے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے حمایتی

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے تاریکیوں کی طرف لیجاتے ہیں وہی جہنم والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور نور مومنوں کے سروں پر اس لئے رہے گا کہ وہ دنیا میں نور پر تھے تو آخرت میں بھی ایسے ہی ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے کہ انہیں اندھیروں سے نور کی طرف لاتا ہے اور اللہ نے آخرت میں مومن کی شان یوں بیان فرمائی جس دن آپ دیکھیں گے ایمان والوں اور ایمان والیوں کو کہ نور ان کے آگے اور دائیں دوڑتا ہے بشارت ہے تمہیں آج باغات کی جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں (سات شخص قیامت کو عرش کے سایہ میں ہونگے) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ساتھ افراد وہ ہیں جن پر اللہ اپنے عرش کا سایہ کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا بادشاہ عادل اور وہ

عادل "وَشَابَّ" فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَجُلَانِ تَحَابُّا فِي اللَّهِ وَرَجُلٌ "طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ" ذَاتُ حُسْنٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ أَنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ وَ رَجُلٌ "ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا عَنِ الرِّيَاءِ وَ فَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَ رَجُلٌ "تَصَدَّقُ بِيَمِينِهِ فَأَخْفَا مَا حَتَّى لَا يَعْلَمَ شِمَالُهُ" مَا يُنْفِقُ بِيَمِينِهِ وَ رَجُلٌ "قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ" بِأَلْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يُنَادِي مُنَادٍ أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ قَالَ فَيَقُومُ أَنْاسٌ "وَهُمْ يَسِيرُونَ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ قَتَلَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَيَقُولُونَ إِنَّا نُرَاكُمْ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَمَنْ أَنْتُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ أَهْلُ

الْفَضْلَ فَيَقُولُونَ مَا كَانَ فِضْلُكُمْ يَقُولُونَ إِذَا ظَلَمَ عَلَيْنَا صَبَرْنَا وَ
 إِذَا سَرَّ إِلَيْنَا عَفَوْنَا فَيَقُولُونَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَهِيَ جَزَاءُ الْعَامِلِينَ ثُمَّ
 يُنَادِي مُنَادٍ أَهْلَ الصَّبْرِ فَيَقُومُ أَنَاسٌ وَهُمْ يَسِيرُونَ

جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتا ہے اور وہ دو شخص جو اللہ کی
 رضا جوئی کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں اور وہ شخص جسے حسن و جمال والی عورت
 نے برائی کی طرف بلایا تو اس نے کہا بے شک میں اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں اور
 وہ شخص جس نے اللہ کا ذکر بلا ریا کیا اور اس کی آنکھیں اللہ کے خوف میں آنسو بہاتی
 تھیں اور وہ آدمی جس نے اپنے دائیں ہاتھ سے پوشیدہ صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے
 بائیں کوپتہ نہ چلا جو دائیں نے خرچ کیا اور وہ آدمی جس کا دل مسجد سے لگا رہا کہ جب
 اس سے نکلے تو بے چین رہے یہاں تک اس کی طرف لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا جب اللہ مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ندادینے والا ندادے گا اہل فضیلت کہاں ہیں۔
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس اہل فضیلت لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور وہ جنت کی
 طرف جلدی چلیں گے تو ملائکہ انہیں ملیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں تیزی سے جنت کی
 طرف جاتے دیکھ رہے ہیں تو یہ بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو وہ کہیں گے ہم اہل فضیلت ہیں
 تو فرشتے پوچھیں گے تمہاری فضیلت کیا تھی وہ بتائیں گے جب ہم پر ظلم ہوتا تو ہم صبر
 کرتے اور جب ہم سے بدسلوکی ہوتی تو ہم درگزر کرتے فرشتے کہیں گے جنت نیک
 کاروں ہی کی جزا ہے پھر منادی ندا کرے گا کہ صبر والے کہاں ہیں پس اہل صبر
 کھڑے ہو جائیں گے اور وہ جنت کی طرف جلدی چلیں گے۔

سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَتَلَقْتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَيَقُولُونَ إِنَّا نَرْكُمُ إِلَى الْجَنَّةِ سِرَاعًا فَمَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ أَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقُولُونَ مَا كَانَ صَبْرُكُمْ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَصْبِرُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ نَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَيَقُولُونَ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فَيَقُومُ أَنَسٌ وَهُمْ يَسِيرُونَ إِلَى الْجَنَّةِ سِرَاعًا فَتَلَقْتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَيَقُولُونَ إِنَّا نَرْكُمُ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَمَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ مُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فَيَقُولُونَ مَا كَانَ تَحَابُّكُمْ فِي اللَّهِ يَقُولُونَ كُنَّا نَتَحَابُّ فِي اللَّهِ وَ نَبَادِلُ فِي اللَّهِ فَيَقُولُونَ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُوضَعُ الْمِيزَانُ لِلْحِسَابِ بَعْدَ دُخُولِ هَؤُلَاءِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا لِيَوَاءَ الْحَمْدِ فَوْقَ السَّمَوَاتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِفَةِ لِيَوَاءِ الْحَمْدِ وَ طُولِهِ فَقَالَ طُولُهُ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ وَ مَكْتُوبٌ

اور انہیں ملائکہ ملیں گے اور کہیں گے کہ تحقیق ہم تمہیں جنت کی طرف جلدی جاتے دیکھتے ہیں یہ بتاؤ تو تم کون ہو وہ بتائیں گے ہم اہل صبر ہیں فرشتے پوچھیں گے تمہارا صبر کیا تھا وہ بتائیں گے کہ ہم اللہ کی اطاعت اور معصیت پر صبر کرتے تھے پس ملائکہ انہیں کہیں گے کہ تم جنت میں چلے جاؤ پھر منادی ندا کرے گا کہ کہاں ہیں اللہ کے لئے محبت کرنے والے تو کچھ لوگ کھڑے ہو کر جنت کی طرف جلدی سے چل پڑیں گے پس فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے ہم تمہیں جنت کی طرف جاتے دیکھتے ہیں یہ تو

بتاؤ تم کون ہو پس وہ بولیں گے ہم اللہ کے لئے محبت کرنے والے ہیں تو ملائکہ پوچھیں گے بتاؤ تمہاری اللہ کے لئے محبت کیا تھی کہیں گے ہم اللہ کے لئے دوستی کرتے اور اللہ کے لئے خرچ کرتے تھے پھر فرشتے انہیں کہیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ان کے جنت میں داخل ہونے کے بعد حساب کے لئے میزان رکھا جائے گا فرمایا اور لوائے حمد آسمانوں کے پر ہوگا

(لوائے حمد کی صفت) پس رسول اللہ ﷺ سے لوائے حمد کی صفت اور طول کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کا طول ہزار برس چلنے کی راہ ہے اور اس پر لکھا ہے۔

عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَ عَرْضُهُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ سِنَانُهُ مِنْ يَاقُوتِ حَمْرَاءَ وَقَبْضَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ بَيضَاءَ وَ زَبَرْجَدِ خَضْرَاءَ وَلَهُ ثَلَاثَةُ ذَوَائِبَ مِنَ النُّورِ ذَاتِبَةٌ فِي الْمَغْرِبِ وَ ذَاتِبَةٌ فِي الْمَشْرِقِ وَ ذَاتِبَةٌ فِي وَسْطِ الدُّنْيَا وَ مَكْتُوبٌ عَلَيْهَا ثَلَاثُ أَسْطُرٍ الْأَوَّلُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّطْرُ الثَّانِي الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالسَّطْرُ الثَّالِثُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَ كُلُّ سَطْرِ مَسِيرَةُ أَلْفِ سَنَةٍ وَ عِنْدَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ لَوَاءٍ تَحْتَ كُلِّ لَوَاءٍ سَبْعُونَ أَلْفَ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ فِي كُلِّ صَفٍّ خَمْسِمِائَةِ أَلْفِ مَلَكٍ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَ يُقَدِّسُونَهُ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ نِ الْجُرْجَانِيُّ فِي مَعْنَى لَوَاءِ الْحَمْدِ بِيَدِي إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ كَانَ الْلَوَاءُ مَضْرُوبًا وَالْمُؤْمِنُونَ حَوْلَ لَوَائِهِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى قِيَامِ

السَّاعَةِ وَيَكُونُ الْكُفَّارُ فِي نَاحِيَةِ مِّنَ النَّارِ مَا دَامَ لَوَاءُ الْحَمْدِ
مَضْرُوبًا وَإِذَا حُولَ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ: اور اس کا عرض آسمان وزمین کے
درمیان کی خلاء کے برابر ہے۔ اور اس کے نوک سرخ یا قوت سے ہے اور اس کا قبضہ
سفید چاندی اور سبز زبرجد سے ہے اور اس کے تین گیسو نور سے ہیں ایک گیسو جانب
مغرب اور دوسرا جانب مشرق اور تیسرا وسط دنیا میں اور اس پہ تین سطریں لکھی ہیں سطر
اول پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری سطر پر الحمد للہ رب العلمین اور تیسری سطر پر لکھا
ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ان میں ہر سطر ایک ہزار سال چلنے کی مسافت کے
برابر ہوگی اور اس کے قریب ستر ہزار جھنڈے ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے ستر ہزار
ملائکہ کی صفیں ہونگی اور ہر صف میں پانچ لاکھ فرشتے ہونگے جو سب اللہ کی تسبیح و تقدیس
بیان کرتے ہونگے اور امام محمد جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی پاک ﷺ کے اس ارشاد کی
لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا کی شرح میں فرمایا جب روز قیامت ہوگا تو لواء حمد نصب
کیا جائے گا اور آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مومنین جھنڈا کے ارد گرد جمع
ہونگے اور کفار آگ کے کنارے رہیں گے جب تک جھنڈا نصب رہا اور جب لواء
حمد گھمایا جائے گا تو کفار دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے۔

الْوَاءُ فَحِ يُسَاقُ الْكُفَّارُ إِلَى النَّارِ وَفِي الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ
يُنْصَبُ لَوَاءُ الصِّدِّيقِ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَكُلُّ صَدِّيقٍ تَحْتَ لَوَائِهِ
وَلَوَاءُ الْعَدْلِ لِعُمَرَ وَكُلُّ عَادِلٍ تَحْتَ لَوَائِهِ لَوَاءُ السَّخَاوَةِ لِعُثْمَانَ

وَكُلُّ سَخِيٍّ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الشَّهَادَةِ لِعَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَ
 كُلُّ شَهِيدٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْفَقْهِ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَكُلُّ فَقِيٍّ تَحْتَ
 لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الزُّهْدِ لِأَبِي ذَرٍّ وَكُلُّ زَاهِدٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْفَقْرِ
 لِأَبِي الدَّرْدَاءِ وَكُلُّ فَقِيرٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْقِرَاءَةِ لِأَبِي بَنْ كَعْبٍ
 وَكُلُّ قَارِيٍّ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْأَذَانِ لِبَلَالٍ وَكُلُّ مُؤَذِّنٍ تَحْتَ
 لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْمَقْتُولِ ظُلْمًا لِحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكُلُّ مَقْتُولٍ ظُلْمًا
 تَحْتَ لَوَائِهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ وَ
 فِي الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يَقُومُ الْخَلَائِقُ وَيَشْتَدُّ بِهِمُ الْعَطَشُ وَ
 يَهْجُمُهُمُ الْعَرَقُ وَيَكُونُونَ فِي

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو لوائے صدق حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر صدیق اس کے جھنڈے کے
 نیچے ہوگا اور عدل کا جھنڈا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر
 عادل اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور سخاوت کا جھنڈا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
 لئے نصب کیا جائے گا اور ہر نخی ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور شہادت کا جھنڈا
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے نصب کیا گیا اور ہر شہید جھنڈے کے نیچے ہوگا اور فقہ
 کا جھنڈا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر فقیہ اس
 کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور زہد کا جھنڈا ابو ذر کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر زاہد
 اس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور فقر کا جھنڈا ابو الدرداء کے لئے نصب کیا جائے گا اور

برفقیر اس کے چھنڈے کے نیچے ہوگا اور قرأت کا جھنڈا بی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر قاری اس کے جھنڈا کے نیچے ہوگا اور اذن کا جھنڈا بلال رضی اللہ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر مؤذن ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور ظلمہ مقتول کا جھنڈا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے نصب کیا جائے گا اور ہر ظلمہ مقتول ان کے جھنڈے کے نیچے ہوگا پس یہ بیان اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مصداق ہے کہ جس دن ہم ہر گروہ کو ان کے امام کے ساتھ بولائیں گے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو سب مخلوق کھڑی ہوگی تو پیاس ان کو سخت ہوگی اور پسینہ ان کے گرد جمع ہوگا اور وہ حیرت میں ڈوبے ہونگے

حِیرۃً فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی جِبْرَآئِیْلَ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فِیْقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِجِبْرِآئِیْلَ یَا جِبْرِآئِیْلُ قُلْ لِمُحَمَّدٍ یَقُوْلُ لَاْمَتِہٖ حَتّٰی یَدْعُوْنِیْ بِالِاسْمِ الَّذِیْ کَانُوْا یَدْعُوْنِیْ بِہٖ فِی الدُّنْیَا عِنْدَ الشَّدَآئِدِ فِیْنَآدِیْ اِلَّا مَّةُ الْمُحَمَّدِیَّةِ بِلِسَانٍ وَّاحِدٍ وَّ یَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَح یَقْضِی اللّٰهُ الْقَضَآءَ بَیْنَ الْخَلَآئِقِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِسَائِرِ الْاُمَمِ لَوْ لَمْ یَکُنْ ذِکْرُ الْمُحَمَّدِیَّةِ لِیْ بِہَذَا لِاسْمِ لَاَبْقِیْتُ الْقَضَآءَ عَلَیْکُمْ اَلْفَ عَامٍ ثُمَّ یَقْضِی اللّٰهُ تَعَالٰی بَیْنَ الْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ وَالْبَہَآئِمِ حَتّٰی اَنَّهُ یَقْتَصِّرُ لِلْجَمَآءِ مِنْ ذَاتِ الْقُرْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْوُحُوْشِ وَالطُّیُوْرِ وَالْبَہَآئِمِ کُوْنُوْا تُرَابًا فِیْکُوْنُوْا تُرَابًا فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَقُوْلُ الْکَافِرُ یَلِیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا قَال مُقَاتِلٌ "عَشْرَةٌ" مِنْ

الْحَيَوَانِ فِي الْجَنَّةِ نَاقَةٌ صَالِحَةٌ وَعَجَلٌ مَحْمُودٌ إِبْرَاهِيمُ وَكَشِبُ
 إِسْمَاعِيلَ وَبَقْرَةُ مُوسَى وَخَضِرْتُ يُونُسَ وَحِمَارُ عَزِيزٍ وَنَمْلَةٌ
 سُلَيْمَانَ

اور پھر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو حضرت محمد ﷺ کے پاس بھیجے گا پس اللہ تعالیٰ
 جبریل سے فرمائے گا کہ اے جبریل محمد ﷺ کو کہے دو کہ وہ اپنی امت سے فرمادے کہ
 مجھے میرے اس نام سے پکاریں جس سے مجھے دنیا میں سختیوں کے وقت پکارتے تھے تو
 امت محمدیہ سب ایک ہی زبان بولیں گے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں گے اور اس
 وقت اللہ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ سب امتوں سے
 فرمائے گا اگر امت محمدیہ مجھے اس نام سے نہ پکارتی تو میں تم پر ہزار سال تک فیصلہ نہ
 کرتا۔ پھر اللہ تعالیٰ وحشی جانوروں اور پرندوں اور چوپاؤں کے درمیان فیصلہ فرمائے
 گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بدلہ لے گا بے سنگ والے جانور کا سنگ والے سے اگر اس
 نے اسے مارا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ وحشی جانوروں اور پرندوں اور چوپاؤں سے فرمائے گا
 مٹی ہو جاؤ تو اسی وقت مٹی ہو جائیں گے اور کفار کہیں گے کاشکہ ہم مٹی ہوتے (دس

جنتی حیوان) حضرت مقاتل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حوانات میں سے دس
 جنت میں جائیں گے صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور ابراہیم علیہ السلام کا بچھڑا اور
 اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ اور موسیٰ علی السلام کی گائے اور یونس علیہ السلام کی مچھلی اور
 عزیز علیہ السلام کا گدھا سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور بلقیس کا ہد

۱۵

وَهَذَا هُوَ بَلْقِيسُ وَ نَاقَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ كَلْبُ

أَصْحَابِ الْكَهْفِ يُصَوِّرُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى صُورَةٍ كَبِشٍ وَيُدْخِلُهُ فِي
 الْجَنَّةِ لَا تَرَى أَنَّ الْكَلْبَ إِذَا دَخَلَ وَسَطَ الْأَحْبَاءِ فَلَمْ يُطْرَدُوهُ وَ
 الْعَاصِي إِذَا دَخَلَ فِي كَهْفِ التَّوْحِيدِ مُدَّةَ خَمْسِينَ سَنَةً فَكَيْفَ
 أَطْرَدَهُ عَنْ الرَّحْمَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَسْمُ الْكَلْبِ زَائِلٌ عَنْهُ وَيُسَمُّونَهُ
فِرَاوْنَ وَقِيلَ حِرْمَانٌ وَقِيلَ قِطْمِيرٌ وَيَكُونُ لَوْنُهُ أَصْفَرٌ وَقِيلَ يُؤْتَى
بِعَالِمٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ عُلَمَاءِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَيَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا جِبْرَائِيلُ خُذْ بِيَدِهِ وَادْفَعْ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَأْخُذُ جِبْرَائِيلُ بِيَدِهِ
وَيَأْتِي بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى شَاطِئِ
الْحَوْضِ يَسْقِي النَّاسَ بِالْأَنِيَةِ فَيَقُومُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَيَسْقِي الْعَالِمَ بِكَفِّهِ فَيَقُولُ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْقِينَا
بِالْأَنِيَةِ وَتَسْقِي الْعَالِمَ بِكَفِّكَ

اور حضور ﷺ کی انہی اور اصحاب کھف کا کتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی شکل دے کی صورت پر
 کر دے گا اور اس کو جنت میں داخل فرمائے گا کیا تو نہیں دیکھتا کہ تحقیق کتاب دوستوں
 میں داخل ہوا تو انہوں نے اسے نہ بھگایا اور گھنکار جب داخل رہا تو حید کی پناہ گاہ میں عرصہ
 پچاس سال تو اللہ روز قیامت اسے اپنی رحمت سے کیسے بھگائے گا اور اس کا نام کتا اس سے
 زائل ہو گیا اور اس کا نام فروان رکھا گیا ہے اور حرمان بھی کہا گیا ہے اور قطمیر بھی کہا گیا ہے
 اور کہا گیا ہے کہ رنگ اس کا زرد ہوگا، (عالم دین کا مقام) اور روایت کیا گیا ہے کہ

روز قیامت امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علماء سے ایک عالم لایا جائے گا تو اللہ فرمائے گا اے جبریل اس کا ہاتھ پکڑو اور نبی ﷺ کے پاس لیجاؤ اور آپ اس وقت حوض کے کنارے پر لوگوں کو برتنوں میں پلاتے ہوں گے پس جبریل اس کا ہاتھ تھام کر حضور ﷺ کے پاس لائیں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھ کر اسے اپنے دست مبارک کے چلو سے پلائیں گے تو لوگ عرض گزار ہوں گے یا رسول اللہ آپ نے ہمیں برتنوں کے ساتھ پلایا اور اس عالم کو پنے چلو سے پلاتے ہو۔

فَيَقُولُ نَعَمْ لَآنَ النَّاسَ كَانُوا مُشْتَغِلِينَ فِي الدُّنْيَا بِالتِّجَارَةِ الْعَالَمُونَ مُشْتَغِلُونَ بِالْعِلْمِ قَالَ الْفَقِيهَةُ أَبُو الْيَثِ السَّمَرَقَنْدِيُّ فَضْلُ الْأَعْمَالِ مَوَالِثُ الْأَوْلِيَاءِ وَمُعَادَاثُ الْأَعْدَاءِ وَعَلَى هَذَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَاجَى رَبَّهُ فَقَالَ لَهُ الرَّبُّ هَلْ عَمِلْتَ لِي قَطُّ قَالَ إِلَهِي صَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَحَمَدْتُ لَكَ وَنَصَدَقْتُ لِأَجْلِكَ وَسَبَّحْتُ لَكَ حَجَجْتُ لَكَ وَقَرَأْتُ لَكَ كِتَابَكَ وَذَكَرْتُكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَمُوسَى أَمَا الصَّلَاةُ فَلَكَ بَرَهَانٌ وَأَمَا الصَّوْمُ فَلَكَ جَنَّةٌ وَأَمَا الصَّدَقَةُ فَلَكَ ظِلٌّ وَأَمَا التَّسْبِيحُ فَلَكَ أَشْجَارٌ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَا قِرَاءَةُ تَكِ كِتَابِي فَلَكَ حُورٌ وَقُصُورٌ وَأَمَا ذِكْرُكَ فَنُورٌ لَكَ فَهَذَا كُلُّهُ لَكَ يَمُوسَى فَأَيُّ عَمَلٍ عَمِلْتَ لِي فَقَالَ دُلْنِي يَا رَبِّ عَلَى عَمَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُوسَى هَلْ وَالَيْتُ أَوْلِيَاءَ يُ قَطُّ وَهَلْ عَادَيْتُ أَعْدَاءَ يُ قَطُّ

فَعَلِمَ مُوسَىٰ أَنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ

آپ فرمائیں گے اس لئے کہ لوگ دنیا میں تجارت کے ساتھ مشغول رہے اور علماء علم کے ساتھ مشغول رہنے والے ہیں۔ اور فقیہ الوالیث سمرقندی نے فرمایا کہ سب سے اچھا عمل اولیاء اللہ سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا ہے اور اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے مناجات کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ کیا کبھی تو نے میرے لئے کوئی عمل کیا ہے اس نے عرض کی الہی میں نے تیرے لئے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور تیری حمد کی اور تیرے لئے صدقہ دیا اور تیری تسبیح کی اور تیرے لئے حج کیا اور تیری کتاب کو پڑھا اور تیرا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ نماز تو تیرے لئے دلیل ہے اور روزہ تیرے لئے دھال ہوگا اور بر حال صدقہ پس تیرے لئے سایہ ہوگا اور تسبیح سے تیرے لئے جنت میں درخت ہوں گے اور تیرا میری کتاب پڑھنے کا بدلہ جنت میں حوریں اور محلات ہیں اور میرا ذکر تیرے لئے نور ہوگا تو اے موسیٰ ان سب کاموں کا فائدہ تجھے ہے پس آپ بتائیں کہ میرے لئے کونسا عمل ہے جو تو نے کیا ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے بتا کہ تیرے لئے کونسا عمل ہے (اللہ کے ولی سے محبت اور دشمن سے عداوت اصل اعمال ہے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تو نے کبھی میرے ولیوں سے دوستی کی اور میرے دشمنوں سے دشمنی رکھی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام سمجھ گئے کہ بلاشبہ سب اعمال سے افضل عمل اللہ کی رضا میں محبت کرنا

فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ ثُمَّ يَقْضَىٰ بَيْنَ الْخَلَائِقِ إِذَا وَقَفُوا بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيُقَالُ أَيُّ أَصْحَابِ الْمَطَالِمِ فَيُنَادُونَ رَجُلًا فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَيُدْفَعُ إِلَى مَنْ ظَلَمَهُ يَوْمَ لَا دِينَارَ وَلَا دِرْهَمًا

فَلَا يَزَالُ يَسْتَوْفُونَ حَسَنَاتِهِ حَتَّى لَا يَبْقَى حَسَنَةٌ" فَيُؤْخَذُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ
 فَرُدَّ عَلَيْهِ فَإِذَا فَرَّغَ مِنْ حَسَنَاتِهِ يُقَالُ لَهُ ارْجِعْ إِلَى أُمِّكَ الْهَارِيَّةِ
 فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَعْنِي سَرِيعَ الْمَجَازَاتِ
 وَعَلَى هَذَا فِي الْخَبَرِ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى قُلْ لِقَوْمِكَ
 افْعَلُوا خَصْلَةً وَاحِدَةً أُدْخِلْهُمْ الْجَنَّةَ قَالَ وَمَا هِيَ قَالَ أَنْ يُرْضَوْهُ
 خَصْمَاءَهُمْ قَالَ إِلَهِي إِنْ كَانُوا قَدْ مَا تَوَّأ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَمْوَسِي
 فَإِنِّي حَيٌّ لَا يَمُوتُ فَلْيَرْضُونِي قَالَ كَيْفَ يُرْضُونَكَ قَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ بِنَدَامَةِ الْقَلْبِ وَالْإِسْتِغْفَارِ بِاللِّسَانِ وَدُمُوعِ
 الْعَيْنِ وَخِدْمَةِ الْجَوَارِحِ بَابٌ فِي ذِكْرِ قُرْبِ الْجَنَّةِ قَالَ

اور اللہ کی رضا میں دشمنی رکھنا ہے پھر وہ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائے گا جب وہ رب
 العلمین کی بارگاہ میں کھڑے ہونگے پھر فرمایا جائے گا کہاں ہیں ظلم کرنے والے تو فرشتے
 ایک ظالم شخص کو بلائیں گے تو اس کی نیکیوں سے لیکر ستم رسیدہ کو دی جائیں گی جس دن کہ
 دینار درہم نہ ہوں گے پس پھر ظلم رسیدہ کی بدیاں اس پر ڈالی جائیں گی تو جب وہ نیکیاں
 بے خالی ہاتھ ہو جائے گا اسے کہا جائے گا کہ لوٹ تو اپنی مادر ہاویہ کی طرف پس آج دن ظلم
 نہ ہوگا بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے یعنی جلد بدلے لینے والا اور اسی بناء پر حدیث
 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اپنی امت سے فرما دیجئے کہ تم ایک کار
 خیر کرو میں جنت میں داخل کر لوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی وہ کار خیر کیا ہے
 فرمایا وہ یہ کہ حقوق والوں کو راضی کر لیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اگر وہ فوت ہو
 چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ بے شک میں تو زندہ ہوں اور کبھی نہیں مروں گا پس

انہیں چاہیے کہ مجھے راضی کر لیں عرض کی یا اللہ تجھے کیسے راضی کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار چیزوں سے ندامت دل اور استغفار زبان اور آنکھ کے آنسو اور طاعت اعضاء کے ساتھ۔

باب نمبر ۲۸ (جنت قریب ہونے کے بیان میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اللَّهُ تَعَالَى وَأَزْلَفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ وَبُرَزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ وَفِي الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا جِبْرَائِيلُ قَرِّبِ الْجَنَّةَ لِلْمُتَّقِينَ وَبُرَزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ فَيُقَرَّبُ الْجَنَّةُ إِلَى يَمِينِ الْعَرْشِ وَالْجَحِيمُ إِلَى يَسَارِ الْعَرْشِ ثُمَّ يَمُدُّ الصِّرَاطُ عَلَى النَّارِ وَيُنْصَبُ الْمِيزَانُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ آيْنَ صَفِيَّ آدَمَ وَآيْنَ خَلِيلِي إِبْرَاهِيمَ وَآيْنَ كَلِيمِي مُوسَى وَآيْنَ رُوحِي عِيسَى وَآيْنَ حَبِيبِي مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفَى قِفُوا عَنْ يَمِينِ الْمِيزَانِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ وَيَا مَالِكُ افْتَحْ أَبْوَابَ النَّارِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الرَّحْمَةِ مَعَ الْحُلَلِ وَمَلَكُ الْعَذَابِ مَعَ السَّلَاسِلِ وَالْأَغْلِلِ وَالْأَثْوَابِ مِنَ الْقِطْرَانِ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ انْظُرُوا إِلَى الْمِيزَانِ فَإِنَّهُ يُوزَنُ عَمَلُ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خَلُودٌ لَكُمْ لَا مَوْتَ فِيهَا وَيَا أَهْلَ النَّارِ خَلُودٌ لَكُمْ لَا مَوْتَ فِيهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَأَنْذِرْهُمْ

اور جب پرہیزگاروں کے لئے جنت قریب کر دی جائے گی اور گمراہوں کے لئے جہنم ظاہر کر دی جائے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے

گا اے جبریل جنت پر ہیز گاروں سے قریب کر دو اور جہنم گمراہوں کے لئے ظاہر کر دو پس جنت عرش کے دائیں قریب کی جائے اور جہنم عرش کے بائیں پھر صراط جہنم کے دھانے بچھا دی جائے گی اور میزان قائم کر دیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہے میرا صنی آدم اور کہاں ہے میرا خلیل ابراہیم اور کہاں ہے میرا کلیم موسیٰ اور کہاں ہے میرا روح عیسیٰ اور کہاں ہے میرا حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ سب میزان کی دائیں جانب کھڑے ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو اور اے مالک فرشتہ جہنم کے دروازے کھول دے اور پھر رحمت کا فرشتہ جنتی خلعتیں لیکر آئے گا اور عذاب کا فرشتہ زنجیروں اور طوق اور قطران کے لباس لے کر آئے گا اور منادی ندا کرے گا کہ اے گروہ خلق میزان کو دیکھو پس وہ فلاں بن فلاں کے عمل تول رہا ہے پھر منادی ندا کریگا کہ اے اہل جنت تمہارے لئے ہمیشگی ہے کہ جنت میں موت نہیں پس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ۔ اے محبوب انہیں ڈرا افسوس و پشمانی کے دن سے جب کام پورا ہو جائے گا۔

يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ بَابُ فِي ذِكْرِ أَكْثَرِ السَّلَاحَةِ عَلَى الْعَبْدِ فِي الدُّنْيَا عِنْدَ خُرُوجِ رُوحِهِ إِذَا شَخَصَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَشَرَتْ مِنْخَرَاهُ وَتَسَاقَطَتْ شَفَتَاهُ وَأَصْفَرَّتْ خَدَاهُ وَأَخْضَرَّتْ أَظْفَارُهُ وَعَرِقَ جَبْهَتُهُ وَاشْتَدَّتْ حَالُهُ وَأَعْضَاءُهُ وَانْعَقَدَ لِسَانُهُ وَلَا يُجِيبُ جَوَابًا وَلَا يُرَدُّ كَلَامًا وَقَدْ عَايَنَ بِمَا قَدَّمَ عَلَى مَا خَلْفَ مِنْ أَمْوَالِهِ وَبَطَلَ مَا سَلَفَ مِنْ أَحْوَالِهِ وَاسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ وَانْقَطَعَتْ أَمَالُهُ وَبَعْدَتْ مِنْهُ أَجْزَاؤُهُ وَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَقْرَبَاؤُهُ وَوَدَّعَهُ الْمَلَكَانِ فَيَبْقَى مُتَعِيرًا أَقْدُ تَغَيَّرَتْ عَقْلُهُ وَيَتِمَكَّنُ الشَّيْطَانُ مِنْ اخْتِلَاكِ السَّاعَةِ عَظِيمَةً عَلَيْهِ

وَقَدْ أُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ فَأَفْضَلَ مَا يَقُولُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ كَلِمَةُ
الشَّهَادَةِ وَأَمَّا أَعْظَمُ السَّاعَةِ تَرِيحٌ عَلَيْهِ فِي الْأَخِرَةِ إِذَا نُفِخَ فِي
الصُّورِ وَبُعِثَ مَا فِي الْقُبُورِ وَتَعَلَّقَ الْمَظْلُومُ بِالظَّالِمِ وَيَكُونُ

باب نمبر ۲۹ (روح نکلتے وقت دنیا میں بندہ پر مشکل گھڑی کے بیان میں)
(جب اس کی آنکھیں کھلی رہے جائیں گے اور اس کے ناک کے سوراخ کشادہ ہو جائیں
گے اور اس کے ہونٹ لٹکتے ہوں گے اور اس کے رخسار زرد پڑ جائیں گے اور اس کے ناخن
سبز ہو جائیں گے اور اس کی پیشانی پسینہ بہاتی ہوگی اور اس کا حال سخت ہوگا اور زبان اس کی
رک جائے گی اور نہ جواب دے سکے گا اور نہ کلام کر سکے گا اور دیکھے گا جو آگے بھیجا اور جو
اپنے مالوں سے پیچھے چھوڑا اور اس کے گزرے احوال باطل ہو جائیں گے اور اس کے بدن
کے اجزاء متفرق ہو جائیں گے اور اس کے اہل قرابت جدا ہو جائیں گے اور اسے دونوں
فرشتے چھوڑ جائیں گے پس وہ متحیر و پریشان رہے جائے گا اور اس کی عقل متغیر ہو جائے گی
اور شیطان اس کا ایمان چھینے پر قادر ہوگا تو وہ وقت اس پر بہت مشکل ہوگا اور توبہ کا دروازہ
بند ہو جائے گا پس افضل ہے کہ اس وقت بندہ کلمہ پڑھتا رہے اور بر حال مشکل وقت بندہ پر
قیامت کو وہ ہے جب صور بھونکا جائے گا اور لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور مظلوم
ظالم سے لٹک رہا ہوگا اور فرشتے گواہ ہوں گے۔

الشُّهُودُ الْمَلَكَةُ وَالسَّائِلُ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَذَابُ فِي جَهَنَّمَ وَ
النَّعِيمُ فِي الْجَنَّةِ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى
النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ وَتَرَى
الْوِلْدَانَ الْوِلْدَانِ شَيْبًا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ كَانَتْ إِلَّا

صِيْحَةً وَاحِدَةً آيَةً وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا. وَ سِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْجَنَّةِ زُمَرًا، وَيُقَالُ يَشْهَدُ عَلَيْكَ سَبْعَةُ شُهُودٍ الْمَلَكَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا وَالزَّمَانُ كَمَا جَاءَ فِي الْخَبْرِ وَيُنَادِي الزَّمَانُ كُلُّ يَوْمٍ أَنَا يَوْمٌ جَدِيدٌ وَأَنَا مَا تَعْمَلُ شَهِيدٌ وَاللِّسَانُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَالْمَلَكَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ، وَالذِّيَّوَانُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ هَذَا كِتَبُنَا عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ وَالرَّحْمَنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ

اور سوال کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہوگا اور عذاب دوزخ میں تیار ہوگا اور نعمتیں جنت میں اور ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا اور لوگوں کو نشے میں دیکھے گا حالانکہ وہ نشے میں نہ ہونگے اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے اور اس روز تو لڑکوں کو بوڑھا دیکھے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے نہیں ہے قیامت منکر ایک چیخ الایہ ارشاد ہے۔ اور چلائے جائیں گے کفار جہنم کی طرف گروہ درگروہ اور چلائے جائیں وہ جو اپنے رب سے ڈرے جنت کی طرف جماعت در جماعت اور کہا گیا ہے کہ۔ اے انسان گواہ دینگے تجھ پر سات گواہ دو فرشتے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس دن زمین اپنی خبریں خود بتائے گی اور زبان گواہی دے گی جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور ندادیتا ہے زمان ہر دن کہ میں نیادن ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں جو تو عمل کرے گا اور زبان گواہی دے گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس دن گواہی دیں گی ان پر زبانیں ان کی اور ہاتھ و پاؤں ان کے اور دو فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور بے شک تم پر نگران ہیں کراما کاتبین اور وہ

جانتے ہیں جو کہ تم کرو اور عملنامہ گواہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یہ میری لکھت تم پر ٹھیک
ٹھیک بولتی ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ لیکن ہم تم پر گواہ ہیں پھر اے
عاصی تیرا کیا حال ہوگا۔

شُهُودًا فَكَيْفَ يَكُونُ حَالُكَ يَا عَاصِي بَعْدَ مَا شَهِدُوا عَلَيْكَ
هُؤُلَاءِ الشُّهُودُ بَابٌ "فِي ذِكْرِ نِظَائِرِ الْكُتُبِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حُكِيَ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا
وَلَهُ كُلُّ يَوْمٍ صَحِيفَةٌ جَدِيدَةٌ فَإِذَا طُوِيَتْ وَلَيْسَ فِيهَا
اسْتِغْفَارٌ فَهِيَ مُظْلِمَةٌ وَإِذَا طُوِيَتْ وَفِيهَا اسْتِغْفَارٌ فَفِيهَا
نُورٌ" يَتْلَا لَوْ قَالَ الْفَقِيهُ أَبُو الْلَيْثِ السَّمَرِيُّ قُنْدِيُّ مَا مِنْ أَحَدٍ فِي
الدُّنْيَا إِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى يَحْفَظَانِهِ لَيْلًا وَ
نَهَارًا وَ يَكْتُبَانِ عَلَيْهِ أَنْفَاسَهُ وَ أَعْمَالَهُ خَيْرًا وَ شَرًّا وَ جِدًّا وَ هَزْلاً
لَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ فَيُرْفَعَانِ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ كِتَابًا
وَ كُلُّ لَيْلَةٍ كِتَابًا وَ يَجْمَعُ كُلُّ سَنَةٍ كِتَابَهُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ وَ قِيلَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ يُطْرَاحُ لِفَوْ كَلَامِهِ وَ يَجْعَلُهُ لِكُلِّ
كِتَابٍ سِجْلَةً وَ لَمَّا جَاءَ أَجَلُ أَحَدٍ وَ

بعد اس کے جب یہ گواہ تجھ پر گواہ ہوں گے۔ باب نمبر ۳۰ (عملنامہ مے کھلنے میں

قیامت کے دن) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ کہا رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی ایک مگر اس کا برون عملنامہ لکھا جاتا ہے پس جب وہ پینا گیا کہ اس

میں استغفار نہ ہو پس وہ تاریکی ہے اور اگر اس حال میں لپیٹا گیا کہ اس میں استغفار ہو تو وہ نور سے چمکتا ہوگا فقیہ ابواللیث سمرقندی نے فرمایا نہیں کوئی ایک دنیا میں مگر اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو شب و روز اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے سانس اور عمل لکھتے ہیں نیک اور برے قصدا ہوں یا بھول سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بے شک تم پر دو محافظ ہیں اور ہر دن اور ہر رات اس کے اعمال لیکر اوپر جاتے ہیں اور اس کے پورے سال کے اعمال نصف شعبان کی رات کو یکجا کر دیتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیلۃ القدر میں جمع کرتے ہیں اور اس کی لغو باتیں نکال پھینکتے ہیں اور ہر عملنامہ کو خط میں سر مہر کر دیتے ہیں اور جب کسی کی موت آئے اور وہ نزع میں واقع ہو۔

وَقَعَ فِي النَّزْعِ يُجْمَعُ تِلْكَ السَّجَلَاتُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَلَمَّا خَرَجَتْ رُوحُهُ يُطَوَّى وَيُخْتَمُ عَلَيْهَا وَتُعَلَّقُ فِي عُنْقِهِ وَيُجْعَلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ أَيْ قَلْدَنَاهُ دِيَوَانَ عَمَلِهِ وَإِنَّمَا خُصَّ الْعُنُقُ لِأَنَّهُ مَوْضِعُ الْقَلَادَةِ وَالطُّوقِ مِمَّا يُزَيَّنُ وَيُبَيَّنُ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا وَنَقُولُ لَهُ اقْرَأْ كِتَابَكَ الَّذِي أَمْلَيْتَهُ فِي مَظَالِمِ الدُّنْيَا كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا فَإِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَمَةِ وَأَرَادَ أَنْ يُحَاسِبَهُمْ فَتَطَايَرُ عَلَيْهِمْ كُتُبُهُمْ كَتَطَايَرُ وَالثَّلَجِ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا فُلَانُ خُذْ كِتَابَكَ بِيَمِينِكَ وَيَا فُلَانُ خُذْ كِتَابَكَ بِشِمَالِكَ وَيَا فُلَانُ خُذْ كِتَابَكَ مِنْ وَرَاءِ

ظَهَرَ كَ فَلَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَأْخُذَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَّا الشُّعْدَاءُ
وَالْأَتَقِيَاءُ فَإِنَّهُمْ يَأْخُذُونَ كِتَابَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَالْأَشْقِيَاءُ بِشِمَائِلِهِمْ
وَالْكَفَّارُ مِنْ وَرَاءِ ظُهُورِهِمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ

تو تمام خطوط بعض کو بعض سے ملا کر جمع کر دیتے ہیں پھر جب اس کی روح نکلے تو اس کا
عملنامہ لپیٹ کر اس پر مہر کر دی جاتی ہے اور اس کی گردن سے لٹکا دیا جاتا ہے اور اس کے
ساتھ ہی اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسی پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور ہر ایک کا
اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن میں پیوست کر دیا ہے یعنی اس کے اعمال نامہ کو ہم نے اس
کے گلے کا قلابہ بنا دیا ہے اور گردن کو اس لئے خاص کیا کہ وہ قلابہ اور طوق ڈالنے کا محل ہے
اس سے زینت دی جاتی ہے اور ظاہر کیا جاتا ہے اور روز قیامت اس کی کتاب عمل نکالی
جائے گی کہ اسے کھلا ہوا دیکھے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اپنی وہ کتاب پڑھ جسے تو نے دنیا میں
مظالم سے بھر دیا آج تیرا نفس ہی تجھ پر حساب کو کافی ہے اور جب قیامت کے وقتوں میں
اللہ مخلوق کو جمع کرے گا اور ان کے حساب کا ارادہ فرمائے گا تو ان پر ان کی کتابیں برف کے
برندے کی مانند اڑیں گی پس نہادینے والا نہادے گا کہ اے فلاں اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ
پکڑو اور اے فلاں اپنا اعمال نامہ بائیں ہاتھ پکڑو اور اے فلاں اپنا اعمال نامہ اپنی پیٹھ پیچھے
سے پکڑو تو نیکو اور پرہیزگاروں کے سوا کوئی دائیں ہاتھ عملنامہ پکڑنے پر قدرت نہ پائے گا
پس تحقیق سعادت مند نیک و پرہیزگار اپنا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں لے لیں گے اور اشقیاء
اپنے بائیں ہاتھوں سے اعمالنامہ پکڑیں گے اور کفار اپنی پیٹھوں پیچھے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا۔ پس جسے اپنا اعمالنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا آلائیے۔

أَوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ الْآيَةُ وَكَذَلِكَ فِي الْمُحَاسَبَةِ عَلَى ثَلَاثِ

طَبَقَاتٍ طَبَقَةً" يُحَاسِبُونَ ثُمَّ يَهْلِكُونَ وَهُمْ الْكُفَّارُ وَ طَبَقَةً
يُعَاسِبُونَ حِسَابًا يَسِيرًا وَهُمْ الْأَتَقِيَاءُ وَ طَبَقَةً" يُحَاسِبُونَ وَ
يُنَاقِشُونَ ثُمَّ يَنْجُونَ وَهُمْ الْعَصَاةُ وَ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزُولُ قَدَمًا كَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ
حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِكَ بِمَا أَفْنَيْتَهُ، وَ عَنْ مَالِكَ مِنْ أَيْنَ
كَسَبْتَهُ، وَ أَيْنَ صَرَفْتَهُ، وَ تُسْأَلُ عَمَّا فِي كِتَابِكَ فَإِذَا بَلَغَ آخِرُ
الْكِتَابِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا عَبْدِي كُلُّ هَذِهِ عَمِلْتَ أَنْتَ وَأَنْ
مَلَئِكَتِي زَادُوا عَلَيْكَ فِي كِتَابِكَ قَالَ يَا رَبِّ وَلَكِنِّي فَعَلْتُ
ذَلِكَ كُلَّهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا الَّذِي سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا
وَ أَنَا أَغْفِرُ هَالِكَ الْيَوْمَ فَاذْهَبْ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُهَا وَ هَذَا مِنْ يُنَا
قِشُ فِي الْحِسَابِ ثُمَّ يَنْجُوا بِفَضْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ أَمَّا الَّذِي يُحَاسِبُ
حِسَابًا يَسِيرًا فَهُوَ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَسُئِلَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى

اور اس طرح حساب میں لوگ تین طبقوں پر مشتمل ہونگے ایک طبقہ وہ جن کا حساب ہو
گا پھر وہ ہلاکت میں ڈالے جائیں گے اور وہ کفار ہیں دوسرا وہ جن کا حساب آسان ہو
گا اور وہ اتقیا، ہیں تیسرا وہ جن کا حساب سخت ہوگا پھر وہ نجات پائیں گے اور وہ گہنہ گار
ہیں اور حدیث شریف نبی کریم ﷺ سے مروی کہ فرمایا تیرے قدم اللہ کی پیشی میں

رکے رہیں گے یہاں تک کہ تجھ سے تیری زندگی کے متعلق پوچھا جائے گا تو نے اسے کیسے مشغول رکھا اور تجھ سے تیرے مال کے متعلق پوچھا جائے گا کہ تو نے کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے بارے پوچھا جائے گا جو تیرے عمل نامہ میں لکھا ہے جب عملنامہ آخر تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اے بندے یہ سب عمل تم نے کئے یا میرے فرشتے اپنے پاس سے کچھ تیرے عملنامے میں زیادتی کی وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار یہ سب کا سب میں نے کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں وہ ذات ہوں جو دنیا میں تیرے عملوں پر پردہ پوشی کرتا رہا اور میں تجھے بخش دیتا ہوں پس جا بے شک میں تجھے بخش دیا اور یہی حال ہر اس کا ہوگا جس پر حساب میں سختی ہوئی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پائی اور وہ جس کا حساب آسان ہو وہ ان سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پس بر حال وہ جس کو عملنامہ دائیں ہاتھ دیا گیا عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ فِي كِتَابِهِ فَتُجَاوَزُ عَنْهُ وَيُقَالُ مِثْلُ مُحَاسَبَةِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَمُعَامَلَةِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ إِخْوَاتِهِ حَيْثُ قَالَ لَهُمْ لَا تَشْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ فَكَذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا عِبَادِي هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ حِينَ جِئْتُمْ فَلَا يَقُولُونَ فِي جَوَابِ هَذَا الْخِطَابِ عَلِمْنَا مَا فَعَلْنَا فَإِنَّهُ لَا طَاقَةَ لَهُمْ فِي جَوَابِ الْخِطَابِ وَفِي الْخَبَرِ أَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ مُحَاسَبَةَ الْخَلَائِقِ يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ قَبْلِ

اللّٰهُ تَعَالٰی اَیْنَ النَّبِیُّ الْهَاشِمِیُّ الْقُرَیْشِیُّ فِیْغَرَضُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وَیَحْمَدُ اللّٰهُ وَیُثْنِیْ عَلَیْہِ فِیْتَعَجَّبُ مَجْمُوْعُ
 الْخَلَائِقِ مِنْہُ فِیْسَالُ رَبِّہٖ اَنْ لَا یُفْضَحَ اُمَّتَہٗ فِیْقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی
 اَعْرِضْ اُمَّتَکَ یَا مُحَمَّدُ فِیْغَرَضُ فِیْقُوْمُ کُلُّ وَاحِدٍ فَوْقَ قَبْرِہٖ حَتّٰی
 یُحَاسِبُہُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَمَنْ یُّحَاسِبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا لَا یَغْضِبُ اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَیَجْعَلُ سَیِّاَتَہٗ دَاخِلَ صَحِیْفَتِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ فِیْ ظَاہِرِ صَحِیْفَتِہٖ
 وَیُوْضَعُ عَلٰی رَاسِہٖ تَاجٌ " مُکَلَّلٌ " بِالذَّرِّ وَالْجَوَاہِرِ وَیَلْبَسُ
 سَبْعِیْنَ

حساب الیسر کیا ہے فرمایا آدمی اپنے اعمال نامہ میں گناہ دیکھے گا پھر اسے معافی ہو
 جائے گی اور کہا گیا ہے کہ روز قیامت مومنین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے محاسبہ کی مثال
 یوسف علیہ السلام کے اپنے بھائیوں کے ساتھ معاملہ جیسی ہے جب کہ اس نے اپنے
 بھائیوں کو فرمایا آج کے دن تم پر کچھ مواخذہ نہیں تو یونہی اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے
 میرے بندو کیا تم جانتے ہو کہ تم نے کیا عمل کئے جب تم (دنیا سے) آئے پس نہ کہیں
 گے اس خطاب کے جواب میں کہ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے کیا کیونکہ یہ ان کی جرات
 ہوگی اور حدیث میں ہے کہ جب اللہ مخلوق کے حساب کا ارادہ فرمائے گا تو اللہ کی طرف
 سے آواز دینے والا آواز دے گا کہ نبی ہاشمی قریشی کہاں ہیں پس رسول اللہ ﷺ حاضر
 ہوں گے۔ اللہ کی حمد و ثناء کرتے تو اس پر تمام خلائق حیران رہے جائے گی پس حضور
 ﷺ اپنے رب سے سوال کریں گے کہ میری امت کو شرمندہ نہ کیا جائے پس اللہ تعالیٰ

فرمائے گا کہ اے محبوب اپنی امت کو حاضر کرو پس آپ امت کو حاضر لائیں گے کہ ہر ایک اپنی قبر پر کھڑا ہو گا یہاں تک کہ اللہ ان کا حساب لے گا تو جس کا حساب آسان ہوا اللہ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی بدیاں عملنامہ میں در پردہ کر دے گا اور اس کی نیکیاں اس کے عملنامہ پر ظاہر کر دے گا اور جو اہر سے گوندا تاج اس کے سر پر رکھ دیا جائے گا اور اس کے ستر جنتی لباس زیب تن کئے جائیں گے۔

حُلَّةٌ وَيُعْطَى لَهُ ثَلَاثَةُ أَسْوَرَةٍ سِوَارٌ مِّنَ الذَّهَبِ وَ سِوَارٌ مِّنَ الْفِضَّةِ وَ سِوَارٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَرْجِعُ إِلَى إِخْوَتِهِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَا يَعْرِفُونَهُ مِّنْ جَمَالِهِ وَ كَمَالِهِ وَ يَكُونُ بِيَمِينِهِ كِتَابُهُ وَ فِيهِ جَمِيعُ حَسَنَاتِهِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنَ النَّارِ مَعَ الْخُلْدِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَهُمْ أَتَعْرِفُونِي أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ قَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ لِي وَ بَرَّأَنِي مِنَ النَّارِ وَ خَلَّدَنِي فِي دَارِ لُجْنَانٍ فَكَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَ يَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا وَ مِنْهُمْ مَنْ يُؤْتَى كِتَابُهُ بِشِمَالِهِ وَ يُجْعَلُ كُلُّ حَسَنَةٍ عَمَلِهَا فِي بَاطِنِ كِتَابِهِ وَ كُلُّ سَيِّئَةٍ عَمَلِهَا فِي ظَاهِرِ كِتَابِهِ وَ يَكُونُ لَهُ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَ ذَلِكَ لِلْكَفَّارِ لَأَنَّ الْحَسَنَاتِ مَعَ الْكُفْرِ لَا حِسَابَ لَهَا وَ لَا مَنُفَعَةَ وَ ذَلِكَ مِنْ صِفَاتِ الْكَافِرِينَ وَ يَجُذُّ سَيَّاتِهِ مِثْلَ جَبَلٍ أَحَدٍ وَ أَبُو قَبِيسٍ وَ هُمَا جَبَلَانِ بِمَكَّةَ وَ يَكُونُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِّنَ النَّارِ وَ يَلْبَسُهُ حُلَّةٌ مِّنْ نُحَاسٍ الذَّائِبِ وَ

يُقَلَّدُ عَلَىٰ عُنُقِهِ جَبَلٌ مِّنْ كَبِيرٍ وَيَشْتَعِلُ فِيهِ النَّارُ وَ يُغَلُّ يَدَاهُ
إِلَىٰ عُنُقِهِ وَيُسَوَّدُ وَجْهُهُ وَ تَرْزُقُ عَيْنَاهُ

اور اسے تین جوڑے گنکن عطا کئے جائیں گے ایک جوڑا سونے کا ایک چاندی سے
ایک موتیوں سے جڑا پھر وہ اپنے مومنین بھائیوں کے پاس آئے گا تو وہ اسے نہ پہنچا
نے گے اس کے جمال و کمال کے سبب اور اس کے دائیں ہاتھ اعمال نامہ ہوگا اور اس
میں سب نیکیاں ہی ہوں گی اور آگ سے براءت مع ہمیشگی جنت لکھا ہوگا پس وہ انہیں
کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہو میں فلاں بن فلاں ہوں تحقیق اللہ نے مجھے اکرام بخشا اور
مجھے آگ سے بری کیا اور جنت میں مجھے ہمیشگی دی تو اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
جسے اعمال نامہ دائیں ہاتھ دیا گیا تو عنقریب اس کا حساب آسان ہوگا اور اپنے اہل کی
طرف خوشی سے پلٹے گا اور ان میں سے جس کو اس کا عمل نامہ بائیں ہاتھ میں دیا گیا اور
اس کی ہر نیکی اس کے درپردہ کردی جائے گی اور اس کی ہر بدی اس کے اعمال نامہ پر
ظاہر کردی جائے گی تو اس کے لئے سخت عذاب ہے اور یہ کافروں کے لئے ہے اس
لئے کہ نیکیاں کفر کے ساتھ شمار نہیں کی جائیں گی اور نہ انہیں نیکیوں سے کچھ فائدہ ہوگا
اور یہ کافروں کی صفات سے ہے اور وہ اپنے گناہ احد پہاڑ اور ابوالقیس پہاڑ کی مانند
پائیں گے یہ دو پہاڑ مکہ مکرمہ کے قریب ہیں اور کافروں کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی
جائے گی اور لباس انہیں آگ سے پگھے تانبے کا پہنایا جائے گا اور ان کی گردنوں میں
گندھک کے پہاڑ سے ہار ہوں گے اور اس میں آگ شعلہ مارتی ہوگی اور ان کے
ہاتھ گردنوں سے جکڑے ہوئے اور چہرے ان کے سیاہ ہوئے اور آنکھیں نیلی

فَيَرْجِعُ إِلَى إِخْوَانِهِ الْكَافِرِينَ فَإِذَا رَأَوْهُ فَتَزْعُمُوا مِنْهُ وَيَقْرُونَ مِنْهُ وَ لَا يَعْرِفُونَهُ، حَتَّى يَقُولُ أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ ثُمَّ يَجْرُونَهُ عَلَى وَجْهِهِ إِلَى النَّارِ فَهُوَ لَا يَكْفُرُ الَّذِينَ يُؤْتَى كِتَابُهُمْ بِشِمَالِهِمْ فَلَا يَأْخُذُونَهَا بِشِمَائِلِهِمْ وَلَكِنْ يَأْخُذُونَهَا مِنْ وَرَاءِ ظُهُورِهِمْ عَلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا دُعِيَ لِلْحِسَابِ بِاسْمِهِ فَيَتَقَدَّمُ مَلَكٌ "مَنْ مَلِكُكَ الْعَذَابِ وَ يَنْشَقُّ صَدْرَهُ وَ يُخْرِجُ يَدَهُ الْيُسْرَى مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يُعْطِيهِ كِتَابًا بِشِمَالِهِ بَابٌ" فِي ذِكْرِ نَصْبِ الْمِيزَانِ وَصِفَتِهِ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يُنْصَبُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَهُ عُمْدٌ وَطُولٌ كُلِّ عَمُودٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَكَفَّةُ الْمِيزَانِ كَطَبَاقِ الدُّنْيَا فِي طُولِهَا وَعَرْضِهَا مَعَ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ يُوضَعُ أَحَدَى الْكَفَّتَيْنِ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ وَ هِيَ كَفَّةُ الْحَسَنَاتِ وَ الْأُخْرَى عَنْ يَسَارِهِ وَ هِيَ كَفَّةُ السَّيِّئَاتِ وَ بَيْنَ الْمَوَازِينِ كَرُوسِ الْجِبَالِ

پس جب کافر کفار قوم کے پاس آئے گا تو وہ اسے دیکھ کر اس سے ڈریں گے اور اس سے دور بھاگیں گے اور اس کو پہچان نہ سکیں گے حتیٰ کہ وہ کہے گا میں فلاں بن فلاں ہوں پھر ملائکہ اسے گھسیٹتے ہوئے دوزخ کی طرف لائیں گے پس یہ حال اس کافر گروہ کا ہوگا انہیں ان کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں دئے جائیں گے تو وہ اسے اپنے بائیں

ہاتھوں سے پکڑ نہ سکیں گے لیکن وہ اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پکڑیں گے اس بناء پر جو کہ بنی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا بے شک جب کافر کو حساب کے لئے اس کے نام سے بلایا جائے تو ملائکہ میں ایک عذاب کا فرشتہ آگے بڑھ کر اس کا سینہ چیرے گا اور اس کا بائیاں ہاتھ اس کی پیٹھ پیچھے اس کے کندوں کے درمیان سے نکالا جائے گا اور اسے اس کے اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیگا باب نمبر ۳۱ (میزان قائم ہو نے اور اس کے وصف کے بیان میں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا روز قیامت جب میزان قائم ہوگا تو اس کے ستون ہونگے اور ہر ستون کی لمبائی مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت کے برابر ہوگئی اور ترازو کا ایک پلڑا طول میں دنیا کے برابر ہوگا اور عرض اس کا بقدر آسمان اور زمین کے ہوگا اور اس کا ایک پلڑا عرش کی دائیں جانب رکھا جائے اور وہ نیکیوں کا پلڑا ہے اور دوسرا عرش کی بائیں جانب اور وہ بدیوں کا پلڑا ہے اور وہ درمیان میزان پہاڑوں کی چوٹیوں برابر جن و انس کے اعمال سے

مِنْ أَعْمَالِ الثَّقَلَيْنِ مَمْلُوءَةٌ" مِّنَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ مَّعَهُ سَبْعَةٌ وَسَبْعُونَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَّدْبُورُهُ فِيهَا خَطَايَاهُ وَذُنُوبُهُ فَيُوضَعُ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَيُخْرَجُ لَهُ قِرْطَاسٌ مِّثْلُ الْأَنْمِلَةِ فِيهَا شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَيُوضَعُ فِي كِفَّةٍ أُخْرَى فترجع بذلك على ذنوبه كلها وعلى هذا يدل قوله تعالى فَمَا

مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ، فَمَعْنَاهُ رَجَحَتْ مَوَازِينُ الْحَسَنَاتِ بِالْخَيْرِ
وَالطَّاعَةِ فَهُوَ فِي عَيْشَةٍ رَاضِيَةٍ يَعْنِي عَيْشَةً فِي الْجَنَّةِ يَرْضَاهُ ثُمَّ
قَالَ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ، فَأُمُّهُ، هَاوِيَةٌ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَه
نَارٌ، حَامِيَةٌ بَابٌ فِي ذِكْرِ الصِّرَاطِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ لِلنَّارِ جَسْرًا وَهُوَ الصِّرَاطُ عَلَى مَتْنِ
جَهَنَّمَ مُدْحَضَةٌ، مُزْلِقَةٌ، وَجَعَلَ عَلَيْهِ سَبْعَ قَنَا طَيْرٍ كُلُّ قِنْطَرَةٍ مِنْهَا
بَسِيرَةٌ ثَلَاثُ أَلْفِ سَنَةٍ أَلْفٌ مِنْهَا صُعُودٌ، وَ أَلْفٌ مِنْهَا

بھرا ہوگا نیکیوں اور بدیوں سے پس اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہوگی کلمہ
شہادت بدیوں پر بھاری ہو جائے گا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک شخص حساب
کے لئے لایا جائے گا جس کے پاس ستر عمل نامہ ہوں گے ہر عمل نامہ حد نظر تک پھیلا ہوگا
جس میں اس کی بدیاں اور ذنوب ہوں گے پس اسے ترازو کے ایک پلڑے میں
رکھا جائے گا۔ اور پھر ایک اس کے لئے پرزہ کاغذ انگلی کے پورے برابر ہوگا جس پر لا
الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ لکھا ہوگا تو اسے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا پس اس
کے ساتھ وہ گناہ پر بھاری ہو جائے گا وہ تو پسندیدہ زندگی میں رہے گا تو معنی اس کا یہ
ہے کہ جس کی نیکیاں کا پلہ بھاری ہو تو پسندیدہ زندگی میں رہے گا یعنی جنت کی زندگی
میں کہ اس پر خوش رہے گا پھر فرمایا اور جس کے ثواب کا وزن ہلکا رہا تو اس کا ٹھکانہ
دوزخ کا طبقہ ہاویہ ہے اور آپ نے کیا جانا کہ وہ کیا ہے شعلہ مارتی آگ ہے باب
نمبر ۳۶ پل صراط کے بیان میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم

کیلئے ایک پل صراط پیدا کیا ہے جو جہنم کی پشت پر ہے جو کہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے اور اس صراط پر اللہ نے سات پل پیدا کئے ہیں اور ہر پل تین ہزار سال چلنے کا راستہ ہے اس سے ایک ہزار سال تک چڑھائی اور ایک ہزار سال تک اترائی اور

هَبُوطٌ“ وَ أَلْفٌ“ مِنْهَا اسْتَوَاءٌ“ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَ أَحَدٌ مِنَ السَّيْفِ
وَ أَظْلَمُ مِنَ اللَّيْلِ وَ كَانَ عَلَيْهَا شُعْبٌ“ كَالرِّمَاحِ الطَّوَالِ مُحَدَّدُ
السِّنَانِ وَ يُحْبَسُ الْعَبْدُ فِي كُلِّ قِنطَرَةٍ وَ يُسَالُ عَمَّا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى
فَالأَوَّلُ يُحَاسَبُ فِيهِ عَنِ الْإِيمَانِ فَإِذَا سَلِمَ مِنَ الْكُفْرِ وَالرِّيَاءِ نَجَّاهُ
اللَّهُ تَعَالَى وَالْأَيْتَرْدَى فِي النَّارِ وَلِثَانِي عَنِ الصَّلَاةِ وَالثَّالِثُ عَنِ
الزَّكَاةِ وَالرَّابِعُ عَنِ الصَّوْمِ وَالْخَامِسُ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ
وَالسَّادِسُ عَنِ الْوُضُوءِ وَغَسَلِ الْحَبَةِ وَالسَّابِعُ عَنِ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ
وَصَلَةِ الرَّحِمِ وَالظَّالِمَ فَإِنْ لَمْ فَإِنْ نَجَا مِنَ الْمَذْكُورَاتِ جَاوَزَ
وَاضْلَحَّ وَالْأَيْتَرْدَى فِي النَّارِ قَالَ وَ هَبُ بْنُ مُنْبِّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنَادِي فِي جَمِيعِ الْجُسُودِ يَا رَبِّ أُمَّتِي
أُمَّتِي فَيَرْكَبُ الْخَلَائِقُ الْجِسْرَ حَتَّى يَرْكَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضٌ وَ
الْجِسْرُ تَضَطَّرِبُ كَالسَّفِينَةِ فِي الْبَحْرِ يَوْمَ الرِّيحِ الْعَاصِفِ فَيَجُوزُو
يَعْبُرُ مَنْ نَجَا الزُّمْرَةُ الْأُولَى كَالْبَرْقِ الْأَمِيعِ الْخَاطِفِ وَ الزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ
كَالرِّيحِ الْمَارَّةِ الْعَاصِفَةِ

ایک ہزار سال کی ہموار راہ ہوگی اور وہ بال سے باریک اور تلووار سے تیز ہوگی اور

رات سے تاریک اور اس پر شاخیں نیزوں کی طرح لمبی اور تیز ہوگی اور نیزے کی نوک سے تیز اور ہر پل پر بندے کو روک کر اس سے سوال کیا جائے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا پس پہلے اس سے ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا اگر وہ دنیا پر کفر و ریاء سے بچا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا ورنہ جہنم میں گر جائے گا پھر دوسرا سوال نماز کا ہوگا اور تیسرا زکوٰۃ اور چوتھا روزہ کا اور پانچویں حج کا اور چھٹا وضو کا اور ساتواں والدین سے نیکی اور صلہ رحمی اور مظالم کا پس اگر مذکورہ سوالات میں کامیاب ہوا تو اللہ اسے بخش دے گا اور فلاح پا جائے گا ورنہ دوزخ میں گر جائے گا اور حضرت وہب بن منبہ نے بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ تمام پلوں پر اے رب میری امت میری امت کی صدا دینگے پس مخلوق پل سے گزرے گی یہاں تک بعض بعض پر سوار ہونگے اور پل صراط ڈولے گی جیسے تیز آندھی کے دن کشتی دریا میں ڈالتی ہے پس پہلا گروہ جو نجات پائے گا وہ چلیں گے اور چمکتی اچک لیجانے والی بجلی کی طرح پل سے گزر جائیں گے اور دوسرا گروہ تیز آندھی کی طرح گزرے گا۔

وَالزُّمْرَةُ الثَّلَاثَةُ كَالطُّيُورِ الْمُسْرِعَةِ وَالزُّمْرَةُ الرَّابِعَةُ كَالْفَرَسِ الْجَوَادِ وَالزُّمْرَةُ الْخَامِسَةُ كَالرَّجُلِ الْمَاشِي الْمُسْرِعِ وَالزُّمْرَةُ السَّادِسَةُ كَالرَّجُلِ الْمَاشِي النَّحِيفِ وَالزُّمْرَةُ السَّابِعَةُ كَالْبُخْتِيِّ الْمُسْرِعِ وَالزُّمْرَةُ الثَّامِنَةُ كَالْمَرَاةِ الْحَامِلَةِ وَالزُّمْرَةُ التَّاسِعَةُ كَالْأَسَدِ الْآحِقِ وَالزُّمْرَةُ الْعَاشِرَةُ يَقْفُونَ عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجَوِّزُوا وَيَعْبُرُوا فَبَعْضُهُمْ يَمُرُّونَ قَدَرِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَبَعْضُهُمْ قَدَرِ

رَشَهْرٍ وَبَعْضُهُمْ قَدَرُ سَنَةٍ أَوْ سَتَيْنِ وَبَعْضُهُمْ قَدَرُ ثَلَاثَةِ سِنِينَ وَلَا
يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ مَنْ يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ بِقَدَرِ خَمْسِ
وَ عَشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَ رَوَى أَنَّ النَّاسَ يُجَوِّزُونَ مَرُّونَ عَلَى الصِّرَاطِ
وَ كَانَ النَّيِّرَانِ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ وَ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ وَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ
عَنْ شِمَائِلِهِمْ وَ عَنْ خَلْفِهِمْ وَ مِنْ قُدَّامِهِمْ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ إِنْ
مَنْكُم إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ
اتَّقَوْا وَ نَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثْيًا، وَ النَّارُ تَأْكُلُ أَمْعَاءَهُمْ وَ جُلُودَهُمْ
وَ تَعْمَلُ فِي أَجْسَادِهِمْ وَ جُلُودَهُمْ

اور تیسرا گروہ تیز اڑنے والے پرندوں کی طرح اور چوتھا گروہ تیز رفتار گھوڑے کی
طرح اور پانچویں تیز چلنے والے آدمی کی طرح اور چھٹی جماعت چلنے والے
لاغر شخص کی طرح اوساتویں جماعت تیز رفتار بختی اونٹ کی طرح اور آٹھواں
گروہ حاملہ عورت کی رفتار چلتا ہوا اور نواں یوں گزرے گا جیسے شیر اپنے مادہ سے
جستی کرنے کے بعد چلتا ہے اور دسواں گروہ پل صراط پر ٹھہرا رہے گا اور وہ چلنے
اور گزرنے کی طاقت نہ پائیں گے پھر بعض ان سے بقدر مدت رات و دن کے
گزرے گئے اور بعض ایک ماہ کی مدت میں اور بعض ان میں سال یا دو سال میں
گزرے گئے اور بعض تین سال کے عرصہ میں اور ایسے ہی مدت بڑھتے بڑھتے
یہاں تک ہوگی کہ سب سے آخر والا پل صراط سے پچیس سال کے عرصہ میں گزر

پائے گا اور روایت میں آیا ہے کہ بے شک لوگ چلیں گے اور گزریں گے اور آگ ان کے قدموں کے نیچے اور سرووں کے اوپر اور دائیں اور بائیں اور ان کے پیچھے اور آگے ہوگی تو مصداق اس کا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ یہ بات ضرور ٹھہری ہوئی ہے پھر ہم ڈروالوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دینگے گھنٹوں کے بل گرے اور آگ ان کی انتڑیاں اور کھالیں جلادگی اور ان کے جسموں اور کھالوں اور گوشتوں میں یوں اثر کرے گی کہ وہ کوئلے کی مانند ہو جائیں گے۔

وَلَحُومُهُمْ حَتَّىٰ أَنَّهُمْ يَصِيرُونَ كَالْفَحِمِ الْآسُودِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُجَوِّزُهَا وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْوَالِهَا وَلَا يَنَالُ بِشَيْءٍ مِّنْ نِّيرَانِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاوَزَهَا يَقُولُ الَّذِي لَمْ يَخْشَ وَلَا يَخْشَىٰ أَيْنَ الصِّرَاطُ يُقَالُ لَهُ قَدْ جَاوَزْتَهُ مِنْ غَيْرِ مُشَقَّةٍ بَرَحِمَةِ اللَّهِ تَعَالَىٰ وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ أَنَّهُ يَأْتِي قَوْمٌ وَيَقْفُونَ عَلَى الصِّرَاطِ وَيَقُولُونَ قَدْ كُنَّا نَخَافُ مِنَ النَّارِ وَلَا يَتَخَاسِرُونَ بِالْمُرُورِ عَلَيْهِ فَيَكُونُ فَيَأْتِي جِبْرَائِيلُ وَيَقُولُ مَا مَنَعَكُمْ إِنْ تَعْبُرُوا الصِّرَاطَ فَيَقُولُونَ إِنَّا نَخَافُ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ جِبْرَائِيلُ إِذَا اسْتَقْبَلْتُمْ فِي الدُّنْيَا بَحْرًا كَيْفَ كُنْتُمْ تَعْبُرُونَ فَيَقُولُونَ بِالسُّفْنِ فَيَأْتِي الْمَلِكَةُ بِالْمَسَاجِدِ الَّتِي صَلُّوا فِيهَا كَهَيْئَةِ السَّفِينَةِ فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا وَيَعْبُرُونَ الصِّرَاطَ فَيَقُولُونَ

لَهُمْ هَذَا مَسَاجِدُكُمْ الَّتِي صَلَّيْتُمْ فِيهَا بِجَمَاعَةٍ وَفِي الْخَبَرِ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يُحَاسِبُ عَبْدًا فَيَتَرَجَّحُ سَيِّئَاتِهِ عَلَى حَسَنَاتِهِ فَيَأْمُرُهُ اللَّهُ
تَعَالَى إِلَى النَّارِ فَإِذَا ذَهَبَ بِهِ يَقُولُ اللَّهُ لَجِبْرَائِيلَ ادْرِكْ عَبْدِي وَ
أَسْأَلُهُ هَلْ جَلَسْتَ فِي الدُّنْيَا مَعَ الْعُلَمَاءِ

اور کچھ لوگ اس پر سے اس کے احوال سے بے دھڑک گزر جائیں گے اور انہیں آگ
کچھ تکلیف نہ پہنچائے گی حتیٰ کہ وہ جو گزرا اور نہ ڈرا اور نہ ڈرتے کہیں گے کہاں ہے پل
صراط تو اسے کہا جائے گا تو نے اسے عبور کیا اور اللہ کی رحمت سے مشقت میں نہ پڑا۔
اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک گروہ آئے گا اور پل صراط پر ٹھہر جائے گا اور کہیں
گے ہم تو آگ سے ڈرتے ہیں اور وہ گزرنے کی جرات نہ کرینگے پس وہ گریہ زاری
کریں گے تو جبرائیل آکر انہیں کہے گا کہ تمہیں پل صراط پر گزرنے سے کیا مانع ہوا وہ
کہیں گے ہم تو آگ سے ڈر رہے ہیں پس جبریل ان سے پوچھے گا کہ جب دنیا میں
دریا آتا تو تم کیسے ان سے گزرتے تھے وہ کہیں گے ہم کشتیوں پر اسے عبور کرتے تھے تو
ملائکہ ان مساجد کو جن میں وہ نماز پڑھتے تھے کشتیاں کی صورت پر لائیں گے پس اس پر
بٹھیں گے اور پل صراط سے گزر جائیں گے تو فرشتے انہیں کہیں گے یہ تمہاری وہ
مسجדים ہیں جن میں تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اور حدیث شریف میں
ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک شخص کا حساب لے گا تو اس کی بدیاں نیکیاں پر بھاری ہو
گی اللہ اسے جہنم میں لیجانے کا حکم دے گا پس جب اسے فرشتے لے چلیں گے تو اللہ
جبرائیل سے فرمائے گا کہ میرے بندے کو ابھی روک لو اور اسے پوچھو کہ کیا کبھی دنیا

میں تم علماء کے ساتھ بیٹھے۔

فَاغْفِرْ لَهُ بِشَفَاعَتِهِمْ فَيَسْأَلُهُ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ تَعْلَمُ بِحَالِ عَبْدِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَاَسْئَلُهُ هَلْ أَحْبَبْتَ عَالِمًا فَيَسْأَلُهُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ لَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَاَسْئَلُهُ هَلْ جَلَسْتَ عَلَى مَائِدَةٍ مَعَ عَالِمٍ فِي الدُّنْيَا قَطُّ فَيَسْأَلُهُ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَاَسْئَلُهُ هَلْ سَكَتَ فِي مَسْكَنِ يَسْكُنُ فِيهِ عَالِمٌ فَيَسْئَلُهُ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى فَاَسْئَلُهُ هَلْ سَمَّيْتَ وَلَدَكَ اسْمًا يَشْبَهُ بِاسْمِ عَالِمٍ فَإِنْ وَافَقَ اسْمُ وَلَدِهِ بِاسْمِ عَالِمٍ فَاغْفِرْ لَهُ فَيَسْأَلُهُ فَإِنْ لَمْ يَوَافِقْ فِيهِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِجِبْرِائِيلَ فَاَسْئَلُهُ هَلْ أَحْبَبْتَ رَجُلًا يُحِبُّ الْعُلَمَاءَ فَيَسْئَلُهُ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِجِبْرِائِيلَ خُذْ بِيَدِهِ وَادْخُلْهُ الْجَنَّةَ فَإِنَّ هَذَا الرَّجُلَ كَانَ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّ رَجُلًا وَهُوَ يُحِبُّ الْعُلَمَاءَ وَ عَلَى هَذَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ أَنَّهُ يَحْشُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَسَاجِدَ الدُّنْيَا كَأَنَّهَا بُخْتٌ "أَبْيَضُ قَوَائِمُهَا مِنَ الْعَنْبَرِ أَعْنَاقُهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَ رُؤُسُهَا مِنَ الْمِسْكِ وَ ظُهُورُهَا مِنَ الزَّبْرِجَدِ الْأَخْضَرِ يَرْكَبُهَا الْجَمَاعَةُ

کہ میں اسے ان کی شفاعت سے بخش دوں پس جبریل اس سے پوچھے گا تب وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار تو اپنے بندہ کا حال خوب جانتا ہے کہ میں کبھی تو نے عالم سے دوستی کی تو جبریل اس سے پوچھے گا تو بندہ عرض کرے گا کہ نہیں اللہ تعالیٰ

فرمائے گا اسے پوچھو کیا کبھی دنیا میں عالم کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا پس جبریل اس سے پوچھے گا تو وہ عرض کرے گا نہیں اللہ فرمائے گا اس سے پوچھو کیا کبھی اس گھر میں ٹھہرا جس میں عالم رہتا تھا۔ جبریل اس سے پوچھے گا وہ کہے گا نہیں پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے پوچھو کیا تو نے اپنے بیٹے کا نام کسی عالم کے نام پر رکھا پس اگر اس کے بیٹے کا نام عالم کے نام پر ہوگا تو میں اسے بخش دوں گا جبریل علیہ السلام اس سے پوچھیں گے پھر اگر نام میں موافقت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے پوچھو کیا کبھی دنیا میں ایسے شخص سے دوستی کی جو علماء سے دوستی رکھتا ہو اب جبریل اس سے پوچھے گا تو وہ ہاں میں جواب دے گا تو اللہ تعالیٰ جبریل سے فرمائے گا کہ اے جبریل اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں لیجاؤ پس بے شک یہ شخص دنیا میں اس آدمی سے محبت کرتا رہا جو علماء سے محبت کرتا تھا اور اسی بناء پر ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ روز قیامت اللہ دنیا کی مسجدوں کو بصورت سفید انٹ لائے گا ان کے پاؤں عنبر سے اور گردنیں زعفران سے اور سر کستوری اور پٹھیں سبز زبرجد سے ہونگی ایک جماعت اپر سوار ہوگی۔

وَالْمُؤْذَنُونَ يَقُودُونَهَا بِاللَّجَامِ وَالْأَنَمَةُ يَسُوقُونَهَا فَيَعْبُرُونَ فِي
عَرَضَاتِ الْقِيَمَةِ فَيَقَالُ هَؤُلَاءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ أَوْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
الْمُرْسَلِينَ فَيُنَادِي مَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ
بَيْنَ وَلَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ بَلْ هَؤُلَاءِ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ حَفِظُوا اخْمَسَ صَلَوةٍ بِالْجَمَاعَةِ
وَيُقَالُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ مَلَكَ يُقَالُ لَهَا دَرْدَائِيلُ وَلَهُ جَنَّا حَانِ

جَنَاحٌ "بِالْمَغْرِبِ مِنْ يَاقُوتِ حُمْرَاءَ وَجَنَاحٌ "بِالْمَشْرِقِ مِنْ زَبَرِ
جَدِ خَضْرَاءَ مَكَلَّانِ بِالذَّرَرِ وَالْمَرْجَانِ وَالْيَوَاقِيتِ وَرَأْسُهُ تَحْتَ
الْعَرْشِ وَقَدْ مَاءُ تَحْتَ الْأَرْضِ السَّابِعَةُ فَيُنَادِي كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيْلَى
رَمَضَانَ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ وَهَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى لَهُ وَهَلْ
مِنْ تَائِبٍ فَيَتَابُ عَلَيْهِ وَهَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ حَتَّى تَطْلُعَ الْفَجْرُ
بَابٌ "فِي ذِكْرِ النَّارِ فِي الْخَبْرَانِ جِبْرَائِيلَ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور مؤذنیں ان کی لگائیں تھامے ہونگے اور آئمہ مساجد ان کو چلائیں گے پس وہ
میدان قیامت سے گذریں گے تو لوگ کہیں گے یہ کوئی ملائکہ مقررین ہیں یا انبیاء
مرسلین ہیں تو آواز دینے والا آواز دیگا کہ اے اہل قیامت نہ ملائکہ مقررین اور نہ انبیاء
مرسلین بلکہ یہ امت محمدیہ ﷺ کے وہ لوگ ہیں جو بخگانہ نماز باجماعت قائم رکھتے تھے
۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جسے دردائیل کہا
جاتا ہے اس کے دو بازو ہیں ایک سرخ یا قوت کا بازو مغرب تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا
زبرجد کا بازو مشرق تک ہے اور دونوں کا جڑ او موتی اور مرجان اور یواقیت سے ہے اور
اس کا سر عرش کے نیچے تک اور قدم ساتویں زمین کے نیچے تک ہیں پس وہ رمضان کی
راتوں ہر رات ندا دیتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا اس کی دعا قبول کی جائے ہے کوئی
مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے
ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اس کی بخشش کی جائے یہاں تک فجر طلوع ہو۔ باب

نمبر ۳۳ (دوزخ کے بیان میں)۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بے شک جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

يَا جِبْرَائِيلُ صِفْ لَنَا النَّارَ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ النَّارَ فَأَوْقَدَهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أَوْقَدَهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى أَيْضَتْ ثُمَّ أَوْقَدَهَا أَلْفَ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمَةِ لَا ضَوْءَ لَهَا وَلَا تَطْفِئُ لَهَا وَلَا تَبْرُدُ حُرُّهَا وَقَالَ مُجَاهِدٌ "إِنَّ فِي جَهَنَّمَ حَيَاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ وَعَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبَغَالِ الذُّهُمُ فَيَهْرَبُ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ مِنْ تِلْكَ الْحَيَاتِ وَالْعَقَارِبِ فَيَأْخُذُونَ بِشَفَاهِمُ وَيَكْشِطُونَ مَا بَيْنَ شَعْرِ الرَّأْسِ إِلَى الظُّفْرِ فَمَا يُنْجِيهِمْ بِالْهَرَبِ إِلَى النَّارِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ مِثْلَ أَعْنَاقِ لَابِلٍ فَتُلْسَعُ أَحَدُكُمْ لِسْعَةً يَجِدُ حُمُومَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبَغَالِ تُلْسَعُ أَحَدُكُمْ لِسْعَةً يَجِدُ حُمُومَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبَغَالِ تُلْسَعُ أَحَدُكُمْ لِسْعَةً يَجِدُ حُمُومَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَرَوَى وَالْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَارَ كُمْ هَذِهِ جُزْءٌ "مِنْ سَبْعِينَ جُزْءً مِنْ تِلْكَ النَّارِ وَلَوْ لَا ضَرْبُ

اسے جبریل ہمیں جہنم کا حال بیان کرو پس حضرت جبریل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جہنم کو تیار کیا تو ہزار سال اسمیں آگ کو جلایا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوئی پھر ہزار سال اس میں آگ جلائی یہاں تک کہ سفید ہوئی پھر ہزار برس آگ جلائی کہ وہ سیاہ ہوئی اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے جس میں کچھ روشنی نہیں نہ اس کا شعلہ بجھے اور نہ وہ ٹھنڈی ہو اور حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ تحقیق جہنم میں سانپ ہونگے مثل اونٹوں کی گردنوں کی اور بچھو اس میں کالے خجروں کی مانند ہونگے تو اہل جہنم ان سانپوں اور بچھوؤں کے خوف سے دوزخ میں بھاگیں گے پس سانپ اور بچھو ان کے ہونٹ کاٹیں گے اور سر کے بالوں سے تاناخن قدم ان کی کھالیں نوچ لیں گے اور انہیں بھاگنا نہ بچائے گا۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا دوزخ میں سانپ اونٹ کی گردن کی مثل ہونگے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس سال تک پائیگا اور دوزخ میں بچھو خجروں کی مثل ہوں گے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس برس تک محسوس کریگا اور اعمش نے یزید بن وہب اور اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ فرمایا تمہاری دنیا کی آگ تبش میں جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے اور اگر اس کا شعلہ سمندر میں

فِي الْبَحْرِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ "إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ تَتَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَرَوَى فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَرْسَلَ جِبْرَائِيلَ إِلَى مَالِكٍ أَنْ يَأْخُذَ جُزْءًا مِنَ النَّارِ وَيَأْتِيَ بِهَا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يُطْبَخَ بِهَا طَعَامًا فَقَالَ الْمَالِكُ يَا جِبْرَائِيلُ كَمْ

اے جبریل ہمیں جہنم کا حال بیان کرو پس حضرت جبریل نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب جہنم کو تیار کیا تو ہزار سال اسمیں آگ کو جلایا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوئی پھر ہزار سال اس میں آگ جلانی یہاں تک کہ سفید ہوئی پھر ہزار برس آگ جلانی کہ وہ سیاہ ہوئی اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے جس میں کچھ روشنی نہیں نہ اس کا شعلہ بجھے اور نہ وہ ٹھنڈی ہو اور حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ تحقیق جہنم میں سانپ ہونگے مثل اونٹوں کی گردنوں کی اور بچھو اس میں کالے خچروں کی مانند ہونگے تو اہل جہنم ان سانپوں اور بچھوؤں کے خوف سے دوزخ میں بھاگیں گے پس سانپ اور بچھو ان کے ہونٹ کاٹیں گے اور سر کے بالوں سے تاناخن قدم ان کی کھالیں نوچ لیں گے اور انہیں بھاگنا نہ بچائے گا۔ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا دوزخ میں سانپ اونٹ کی گردن کی مثل ہونگے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس سال تک پائیگا اور دوزخ میں بچھو خچروں کی مثل ہوں گے جب وہ کسی کو کاٹیں گے تو اس کے زہر کا درد چالیس برس تک محسوس کریگا اور اعمش نے یزید بن وہب اور اس نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ فرمایا تمہاری دنیا کی آگ تبش میں جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے اور اگر اس کا شعلہ سمندر میں

فِي الْبَحْرِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ وَقَالَ مُجَاهِدٌ "إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ تَتَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَرَوَى فِي الْخَبَرِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَرْسَلَ جِبْرَائِيلَ إِلَى مَالِكٍ أَنْ يَأْخُذَ جُزْءًا مِنَ النَّارِ وَيَأْتِيَ بِهَا إِلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يُطْبَخَ بِهَا طَعَامًا فَقَالَ الْمَالِكُ يَا جِبْرَائِيلُ كَمْ

تُرِيدُ مِنَ النَّارِ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ قَدَرُ اَنْمِلَةٍ قَالَ مَالِكٌ "لَوْ اَعْطَيْتُكَ
مِقْدَارَ اَنْمِلَةٍ لَذَابَ مِنْهَا سَبْعُ سَمَوَاتٍ وَ سَبْعُ اَرْضَيْنِ مِنْ حَرِّهَا فَقَالَ
مِقْدَارَ نَصْفِ اَنْمِلَةٍ قَالَ لَوْ اَعْطَيْتُكَ مِقْدَارَ اَنْمِلَةٍ لَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَاءِ قَطْرَةٌ" وَلَا يَنْبُتُ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتٌ ثُمَّ يَنَادِي جِبْرَائِيلُ
اِلٰهِي كُمْ اخُذْ مِنَ النَّارِ قَالَ اَللّٰهُ خُذْ قَدْرَ زَرَّةٍ فَاَخُذْ قَدْرَ ذَرَّةٍ وَ
غَسَلَهَا فِي سَبْعِينَ بَحْرٍ سَبْعِينَ مَرَّةً ثُمَّ جَاءَ اِلَى اٰدَمَ وَوَضَعَهَا عَلَى
جَبَلٍ شَاهِقٍ مِّنَ الْجِبَالِ فَذَابَ ذَلِكَ الْجَبَلُ وَرَجَعَتِ النَّارُ اِلَى
مَكَانِهَا وَبَقِيَ دُخَانُهَا فِي الْاَحْجَارِ وَالْحَدِيدِ اِلَى يَوْمِنَا هَذَا فَهَذِهِ
النَّارُ مِنْ دُخَانِ تِلْكَ الذَّرَّةِ فَاعْتَبِرُوا يَا اَيُّهَا

دوبار نہ مارا جاتا تو تم اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ کر سکو اور مجاہدؒ نے کہا کہ بے شک تمہاری
یہ دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔ اور حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
جبریل علیہ السلام کو دوزخ کے فرشتے مالک کے پاس بھیجا کہ وہ دوزخ کی آگ سے ایک
جزء لیکر آدم علیہ السلام کے پاس لائے تاکہ وہ اس سے کھانا پکائیں تو مالک نے کہا اے
جبریل کتنی آگ چاہتے ہو جبریل نے کہا بقدر پورا انگلی کے مالک نے کہا اگر میں تجھے بقدر
پورا کے آگ دوں تو ضرور اس کی گرمی سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں پگھل جائیں گی
جبریل علیہ السلام نے کہا بقدر نصف پورا دے دو اس نے کہا اگر میں بقدر نصف پورا دوں تو
آسمان سے ایک قطرہ بھی بارش نہ اترے اور نہ زمین سبزہ اگائے پھر جبریل نے عرض کی
الہی کس قدر آگ لاؤں اللہ نے فرمایا ایک ذرہ برابر ہی لاؤ پھر جبریل نے ذرہ آگ لی اور
اسے ستر دریاؤں میں ستر بار غوطہ دیا پھر آدم علیہ السلام کے پاس لائے اور اسے پہاڑوں

میں سے بلند پہاڑ پر رکھا تو وہ پہاڑ پگھل گیا اور آگ اپنی جگہ (جہنم میں) لوٹ آئی اور اس کا دھواں پتھروں اور لوہے میں ہمارے اس دن تک باقی رہا تو یہ دنیا کی آگ اس ذرہ آگ کے دھواں سے ہے پس اے مومنو عبرت حاصل کرو۔

الْمُؤْمِنُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ لَهُ فَعْلَانِ مِنَ النَّارِ يُغْلِي مِنْهَا دَمًا غُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ سَاطِطٌ عَلَى جَمَرٍ يَشْتَعِلُ مِنْهُ لَهَبُ النَّارِ وَيَخْرُجُ حَشْوُ بَطْنِهِ مِنْ قَدَمَيْهِ فَإِنَّهُ لَيُرَى أَشَدُّ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا وَإِنَّهُ أَهْوَانُ أَهْلِ النَّارِ يَدْعُونَ مَلَكًا فَلَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ جَوَابًا أَرْبَعِينَ عَامًا ثُمَّ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ وَيَقُولُ إِنَّكُمْ مَا كُثُونَ يَعْنِي دَائِمُونَ أَبَدًا ثُمَّ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ وَيَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَلِمُونَ فَلَا يُجِيبُهُمْ مِقْدَارَ مَا كَانَتِ الدُّنْيَا بِمَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ جَوَابًا بِأَخْسَنُ فَيَقُولُ لَا تَكْلِمُونِي قَالَ لَيْسَ لَهُمْ تَقْوَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَمَا كَانَ ذَلِكَ إِلَّا زَفِيرٌ وَشَهيقٌ فِي النَّارِ وَيُشَبِّهُ أَصْوَاتُهُمْ بِأَصْوَاتِ الْحَمِيرِ أَوَّلُهُ زَفِيرٌ وَآخِرُهُ شَهيقٌ وَقَالَ مَالِكٌ "وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ وَ لَهُ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ أَثْوَابِ أَهْلِ النَّارِ عَلِقَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمَاتُوا مِنْ حَرِّهَا بِمَا يَجِدُونَ" اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم سے جسے سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ الجے گا گویا شعلہ زن انگاروں پر دیکھ رکھی ہوئی ہے اس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا اور اس کے پیٹ کے فضلات اس

کے قدموں کے نیچے سے نکلتے ہوئے تو وہ اپنے کو دوزخ کے سخت عذاب میں جانیکا اور جن پر اہل جہنم سے کم درجہ کا عذاب ہو گا وہ فرشتے کو آواز دیگا لیکن چالیس برس تک انہیں کوئی جواب نہ دیگا پھر وہ ان کا جواب دیگا اور کہے گا تم آگ میں ہی ٹھہرنے والے ہو یعنی ہمیشہ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہو پھر وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں اس سے نکال لے اگر ہم پھر دوزخ میں آئیں تو بے شک ہم ہی ظالم ہیں تو دنیا کی دوبار مدت کی مقدار اللہ انہیں کچھ جواب نہ دیگا پھر انہیں جواب میں فرمائے گا کہ اس میں خاموش پڑے رہو اور بات مت کرو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ایک بات بھی نہیں کریں گے مگر جیسے گدھے کے پیگنے کی آواز اور ان کی آوازیں گدھوں کی آوازوں کے مشابہ ہوں گی اور مالک فرشتے نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا اگر جہنمیوں کے کپڑوں سے ایک کپڑا آسمان وزمین کے درمیان معلق کیا جائے تو لازماً اس کی گرمی سے اور بدبو سے سب مرجائیں۔

مَنْ نَتْنَهَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ ظَهَرَ مِثْلُ الْإِبْرَةِ مِنْهَا لَأُحْتَرَقَ أَهْلُ النَّيِّرَانِ مِنْ حَرِّهَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ أَنَّ ذِرَاعًا مِنَ السَّلْسِلَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَضَعَ عَلَى جَبَلٍ لَذَابَ الْجَبَلُ حَتَّى يَبْلُغَ الْأَرْضَ السَّابِعَةَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَذِبَ بِالْمَغْرِبِ لَا أُحْتَرَقَ الَّذِي بِالْمَشْرِقِ مِنْ شِدَّةِ عَذَابِهَا فَحَرُّهَا شَدِيدٌ وَقَعْرُهَا بَعِيدٌ وَحَطْبُهَا حَدِيدٌ وَشَرِبُهَا حَمِيمٌ وَ

صَدِيدٌ“ وَثِيَابُهَا قَطْرَانُ النَّيِّرَانِ بَابٌ“ فِي ذِكْرِ أَبْوَابِ النَّيِّرَانِ لَهَا
 سَبْعَةُ أَبْوَابٍ“ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ“ مِنْ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
 مَفْتُوحَةٌ“ بَعْضُهَا أَسْفَلَ مِنْ بَعْضٍ وَ مِنْ بَابٍ إِلَى بَابٍ مَسِيرَةٌ“
 سَبْعِينَ سَنَةً وَ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا أَشَدُّ حَرًّا مِنَ الَّذِي يَلِيهِ سَبْعِينَ ضِعْفًا وَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْ يَا جِبْرَائِيلُ عَنْ
 سُكَّانِهَا قَالَ جِبْرَائِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا الْبَابُ الْأَوَّلُ فَفِيهِ الْمُنْفِقُونَ
 وَالْفِرْعَوْنُ وَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَائِدَةِ وَاسْمُهُ

اور اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا اگر جہنم سے سوئی برا پر ظاہر ہو جائے تو
 سب اس کی گرمی سے جل جائیں اور قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا
 اگر ایک گرز زنجیر جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا پہاڑ پر رکھا جائے تو پہاڑ پگھل
 جائے حتیٰ کہ وہ زنجیر تحت الثریٰ پہ جا پہنچے اور قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر
 مبعوث کیا بے شک اگر ایک شخص کو مغرب میں عذاب دیا گیا تو ضرور تپش سے وہ شخص
 بھی جل جائے گا جو مشرق میں ہے۔ پس اسکی گرمی سخت ہے اور اس کی گہرائی دور تک
 ہے اور اس کا ایندھن لوہا ہے اور اس میں پینے کو کھولتا پانی اور پیپ ہے اور اس میں
 لباس پگھلتے تانبے سے ہوگا۔ بابا نمبر ۳۴ (جہنم کے دروازوں کے بیان

میں) اس کے سات دروازے ہیں اور ان میں ہر دروازہ کیلئے مردوں اور عورتوں
 کا مقررہ حصہ ہے لیکن کھلے ہوئے ہیں بعض بعض سے نیچے اور ایک دروازہ سے
 دوسرے دروازہ تک ستر سال چلنے کی راہ ہے اور ہر نیچے والے دروازے کی تپش اوپر

کے متصل دروازہ سے ستر درجہ زیادہ ہے اور رسول ﷺ نے فرمایا اے جبریل اہل دوزخ کے متعلق بتاؤ حضرت جبریل نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جہنم کے ایک طبقہ میں منافقین اور فرعون والے اور اصحاب مائدہ سے جنہوں نے کفر کیا ہونگے اور اس طبقہ کا نام ہاویہ ہے۔

ہاویہ" وَاَمَّا الْبَابُ الثَّانِيُ فَفِيهِ ابْلِيسُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ وَ مَنْ تَبِعَهُ وَ الْمَجْنُونُ وَ اسْمُهُ لَظِي وَ اَمَّا الْبَابُ الثَّالِثُ فَفِيهِ الْيَهُودُ وَ اسْمُهُ الْحِطْمَةُ وَ اَمَّا الْبَابُ الرَّابِعُ فَفِيهِ النَّصْرِيُّ وَ اسْمُهُ السَّعِيرُ وَ اَمَّا الْبَابُ الْخَامِسُ فَفِيهِ الصَّابِؤُنَ وَ اسْمُهُ السَّقَرُ وَ اَمَّا الْبَابُ السَّادِسُ فَفِيهِ الْمُشْرِكُونَ وَ اسْمُهُ الْجَحِيمُ وَ اَمَّا الْبَابُ السَّابِعُ فَاِسْمُهُ جَهَنَّمُ ثُمَّ اَمْسَكَ وَ سَكَتَ جِبْرَائِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُخْبِرُنِي مِنْ سُكَّانِ الْبَابِ السَّابِعِ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا مُحَمَّدُ " لَا تَسْأَلْنِي عَنْهُ قَالَ بَلَى يَا جِبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ " فَفِيهِ اَهْلُ الْكِبَائِرِ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوبُوْا فَخَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَوَضَعَ جِبْرَائِيلُ رَاسَهُ عَلَى حُجْرِهِ حَتَّى اَفَاقَ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَائِيلُ عَظُمَتْ مُصِيبَتِي وَ اَشْتَدَّ خَوْفِيْ وَ حَزَنِيْ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِي النَّارُ قَالَ نَعَمْ اَهْلُ الْكِبَائِرِ مِنْ اُمَّتِكَ فَبَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ بَكَى جِبْرَائِيلُ مَعَهُ بِكَائِهِ فَقَالَ لَجِبْرَائِيلُ لِمَ تَبْكِيْ

اور دوسرے طبقہ میں ابلیس لعنت اور اور اس کے پیروکار مجوس ہوں گے اور اس کا نام لظی ہے اور تیسرے طبقہ میں یہود اور اس کا نام حطمہ ہے اور چوتھے میں نصاریٰ ہوں گے اور اس کا نام سعیر ہے پانچویں میں ستارہ پرست اور اس کا نام سقر ہے اور چھٹے میں مشرکین اور اس کا نام جحیم ہے اور ساتویں طبقہ کا نام جہنم ہے پھر جبریل رک گئے اور خاموش رہے اور کچھ بیان نہ کیا تب نبی ﷺ نے فرمایا آگے کیوں نہیں بتاتے کہ ساتویں طبقہ کے ساکنین کون ہیں تو جبریل نے عرض کیا حضور اب مجھ سے اس کے متعلق نہ پوچھئے اس میں آپ کی امت کے اہل کبار ہونگے جو بغیر تو بہ کیئے مرے یہ سنتے ہی نبی کریم ﷺ پر غشی طاری ہوگئی تو جبریل علیہ السلام نے آپ کا سر مبارک ایک پتھر پر رکھ دیا حتیٰ کہ آپ کو افاقہ ہوا پھر فرمایا اے جبریل یہ سن کر میری مصیبت بڑھی ہے اور میرا خوف و ملال سخت ہو گیا میری امت سے آگ میں جائیں گے جبریل نے عرض کی ہاں آپ کی امت سے اہل کبار جائیں گے تو رسول اللہ ﷺ رو پڑے اور حضرت جبریل بھی آپ کے ساتھ رونے لگے پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے جبریل تم کیوں روتے ہو حالانکہ تم روح الامین ہو۔

وَأَنْتَ الرُّوحُ الْأَمِينُ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَبْتَلِيَ بِمَا يُبْتَلَىٰ بِهِ هَارُوتُ
وَمَا رُوتُ وَهُوَ الَّذِي أَبْكَانِي فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِمَا فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ "وَيَا جِبْرَائِيلُ إِنِّي أَبْعَدُ تَكُفُّمَا مِنَ النَّارِ وَلَكِنْ لَا تَتْرُكُمَا
بَكَاءَ بَابٍ" فِي ذِكْرِ جَهَنَّمَ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ
تَوُتَى جَهَنَّمَ يَوْمَ لَقِيْمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَحَوْلُهَا سَبْعُونَ

أَلْفَ صَفٍّ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ كُلُّ صَفٍّ مِّثْلُ الثَّقَلَيْنِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ
يَحْرُونَهَا بِزِمَامِهَا وَلِجَهَنَّمَ أَرْبَعُ قَوَائِمٍ كُلُّ قَائِمَةٍ مَّسِيرَةٌ أَلْفَ سَنَةٍ
وَلَهَا ثَلَاثُونَ أَلْفَ رَأْسٍ وَفِي كُلِّ رَأْسٍ أَلْفٌ فِيمَ وَفِي كُلِّ فِيمَ ثَلَاثُونَ
ضَرْسٍ مِّثْلُ جَبَلٍ أَحَدِ ثَلَاثُونَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَلِكُلِّ فِيمَ شَفَتَانِ وَكُلُّ شَفَةٍ
مِّثْلُ اطِّبَاقِ الدُّنْيَا وَفِي كُلِّ شَفَةٍ سَلْسِلٌ مِّنْ حَدِيدٍ وَفِي كُلِّ سَلْسِلَةٍ
مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ حَلْقَةٍ فَتُمْسِكُ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّلَائِكَةً كَثِيرَةً وَيُؤْتَى
بِهَا عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى تَرْمِي بِشَرِّ كَالْقَصْرِ بَابٌ
فِي ذِكْرِ سَوِّقِ النَّاسِ إِلَى النَّارِ قِيلَ يُسَاقُ أَعْدَاءُ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى
النَّارِ وَتَسْوَدُّ وَجُوهُهُمْ وَتَرْزُقُ أَعْيُنُهُمْ وَيُخْتَمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ فَإِذَا
انْتَهَوْا بِهِ إِلَى أَبْوَابِهَا

عرض کی میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مبتلا ہو جاؤں اس سے جس سے مبتلا ہوئے ہاروت
و ماروت یہ ہے بات جس نے مجھے رلایا پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف
وحی کی کہ اے محمد ﷺ اور اے جبرائیل بے شک میں نے تمہیں دوزخ سے دور کیا
لیکن تم اپنی گریہ زاری نہ چھوڑو۔ باب نمبر ۳۵۔ (جہنم کے بیان
میں) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا روز قیامت جہنم ساتویں
زمین کے نیچے لائی جائے گی اور اس کے ارد گرد ستر ہزار صفیں ملائکہ کی ہوں گی اور
ہر صف ان کی جن و انس کے ستر ہزار گنا ہوگی جو جہنم کو اس کی لگام کے ساتھ کھینچ

لائیں گے اور جہنم کیلئے چار پاؤں ہیں اور ہر پاؤں ہزار سال چلنے کی راہ ہے اور اس کے تیس ہزار سر ہیں اور ہر سر پر تیس ہزار منہ اور ہر منہ میں تیس ہزار دانت ہیں ہر دانت تیس ہزار درجہ احد پہاڑ سے بڑا ہے اور منہ کے دو ہونٹ ہیں اور ہر ہونٹ دنیا کے برابر ہے اور ہر ہونٹ میں لوہے کے زنجیر ہیں اور ان میں ہر زنجیر کیلئے ستر ہزار حلقے ہیں اور حلقہ کو کثیر ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں اور اسے عرش کی بائیں جانب لایا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ آگ شرارے نکالے گی مکان کی طرح (بلند)۔

باب نمبر ۳۶۔ (لوگوں کے جہنم کی طرف جانے کے بیان میں)۔ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جہنم کی طرف اس طرح لایا جائے گا کہ ان کے چہرے سیاہ آنکھیں نیلی اور ان کے مینوں پر مہر کر دیجائے گی پس جب وہ دوزخ کے دروازوں کے پاس پہنچیں گے۔

تَسْتَقْبِلُ لَهُمُ الزَّبَانِيَةُ بَاغْلِلٍ وَ السَّلْسِلُ تَوْضَعُ فِي فَمِهِمْ وَ تُخْرَجُ مِنْ دُبُرِهِمْ وَ تَغْلُ أَيْدِيهِمُ السَّمَائِلُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ وَ يَدْخُلُ أَيْدِيهِمُ الْيَمِينُ فِي قُلُوبِهِمْ وَ تُنَزَّعُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِمْ تُشَدُّ بِالسَّلْسِلِ وَ يُقَرَّنُ كُلُّ أَدَمِيٍّ مَعَ الشَّيْطَانِ فِي سَلْسِلَةٍ وَ يُسْتَحَبُّ عَلَى وَجُوهِهِمْ وَ تُضْرِبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِمَقَامِعٍ مِنْ حَدِيدٍ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يُخْرَجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ كَمَا قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى كَلَّمَآ أَرَادُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا أُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوْا
عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ثُمَّ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ تُسَاقُ أُمَّتُكَ كَيْفَ يَدْخُلُوْنَهَا قَالَ بَلَى يَسُوْقُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَلَا
تَسُوْدُ وُجُوْهُهُمْ وَلَا تَرْزُقُ اَعْيُنُهُمْ وَلَا يُخْتَمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَلَا
يُقْرَنُوْنَ مَعَ لَشِيْطٰٓئِرٍ وَلَا تُوَضَّعُ عَلَيْهِمُ السَّلٰٓسِلُ الشَّيْخُ وَالْاَغْلُلُ
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَقُوْدُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ فِيْهِمْ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ
الشَّيْخُ الْفَاسِقُ وَالشَّابُّ الْعَاصِي وَالْمَرْءُ الْفَاجِرُ فَاَمَّا الرِّجَالُ
فِيُوْخَذُوْنَ بِاللِّحْيَةِ وَيُقَادُوْنَ وَاَمَّا النِّسَاءُ فَتُوْخَذُ بِالذَّوَابِ وَ كُمْ
مَنْ شَبَّهَ مَنْ

تو عذاب کے فرشتے طوق اور زنجیریں لے کر ان کی طرف بڑھیں گے اور زنجیریں ان
کے سینوں پر رکھی جائیں گی اور ان کی شرمگاہوں سے نکالی جائیں گی اور زنجیروں سے
ان کے بائیں ہاتھ ان کی گردنوں پر کس دیے جائیں گے اور ان کے دائیں ہاتھ
سینوں سے گزار کر ان کے کندھوں کے درمیان پیچھے سے نکالے جائیں گے اور
زنجیروں سے باندھ دیا جائے گا اور ہر آدمی کو شیطان کے ساتھ جکڑا جائے گا ایک ہی
زنجیر سے اور انہیں منہ کے بل گھیٹا جائے گا اور فرشتے ان کو لوہے کی گرجوں سے
ماریں گے اور جب وہ دکھ کی وجہ سے دوزخ سے نکلنا چاہیں گے تو اس میں لوٹا دیئے
جائیں گے اور انہیں کیا جائے گا کہ اب جلادینے والا عذاب چکھو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے جب بھی وہ چاہیں گے کہ اس سے نکلیں تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور

انہیں کہا جائے گا کہ اب چھکو جہنم کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے۔ پھر حضرت فاطمہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت بھی ایسے ہی لائی جائیگی جیسے وہ داخل کیئے گئے فرمایا ہاں ملائکہ انہیں چلا کر لائیں گے مگر نہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے نہ آنکھیں نیلی اور نہ ان کے سینوں پر مہر کی جائے گی اور نہ وہ شیطانوں کے ساتھ جکڑے جائیں گے اور نہ ان پر زنجیر اور طوق رکھے جائیں پھر حضرت فاطمہ نے کہا تو فرشتے ان کو کیسے لائیں گے۔

فرمایا ان کے تین گروہ ہونگے فاسق بوڑھوں کا اور جوان گنہگاروں کا اور بدکار عورتوں کا تو مردوں کو داڑھی سے پکڑا جائے گا اور کھینچا جائے گا اور عورتوں کو ان گیسوؤں سے اور کتنے میری امت کے سفیر ریش انہیں ان کی داڑھی پر سے پکڑا جائے گا۔

أُمِّي يُؤْخَذُ وَيُقْبَضُ عَلَى الشَّيْبِ وَيُقَادُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ يَنَادِي وَاشِبَاهُ وَاضْعَافُهُ وَكَمْ مِنْ شَابٍ يُقْبَضُ إِلَى اللَّحِيَةِ وَيُقَادُ إِلَى النَّارِ وَهُوَ يَنَادِي وَاشِبَابًا وَاحْسَنَ صُورَتَاهُ وَكَمْ مِنْ مَرْءَةٍ مِنْ أُمِّي تُؤْخَذُ عَلَى نَاصِيَتِهَا وَتُقَادُ إِلَى النَّارِ وَهِيَ تَنَادِي وَافْضِيحَتَاهُ وَهَتَكَ حُرْمَتَاهُ وَاسْتَرَاهُ حَتَّى يَبْهَمَ انْتَهَى إِلَى مَالِكٍ فَإِذَا نَظَرَ مَا لَكَ إِلَيْهِمْ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ مَنْ هَؤُلَاءِ فَمَا وَرَدَ عَلَى الْأَشْقِيَاءِ أَعْجَبَ مِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ هَؤُلَاءِ لَمْ تَسْوَدُ وَجُوهُهُمْ وَلَمْ تَوْضِعِ السَّلْسِلُ وَالْأَغْلُلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ فَيَقُولُ الْمَلِكَةُ هَكَذَا أَمَرْنَا نَأْتِي بِهِمْ عَلَى هَذِهِ الْعَالَةِ فَيَقُولُ الْمَالِكُ يَا مَعْشَرَ الْأَشْقِيَاءِ مَنْ أَنْتُمْ

يَقُولُونَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي رَوَايَةٍ
 أُخْرَى فَلَمَّا قَا دَهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَنَّا دُونَ يَا مُحَمَّدٌ فَلَمَّا رَأَوْا مَا لِكَأَنَّهُمْ
 اسْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَيْبَةِ الْمَالِكِ يَقُولُ
 لَهُمْ مَنْ أَنْتُمْ فَيَقُولُونَ نَحْنُ مِمَّنْ أُنْزِلَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ وَ نَحْنُ مِمَّنْ
 يَصُومُونَ رَمَضَانَ فَيَقُولُ الْمَالِكُ مَا أُنْزِلَ الْقُرْآنُ

اور فریاد کرے گا ہائے میری سفید ریش ہائے میرا بڑھاپا اور کتنے ہی جوان داڑھی پر سے
 پکڑے جائیں گے اور دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے اور وہ فریاد کرے گا ہائے
 میری جوانی اور ہائے میری حسین صورت اور کتنی ہی میری امت سے (فاجرہ) عورتیں
 انہیں ان کے ماتھے کے بالوں سے پکڑا جائے گا اور جہنم کی طرف چلائی جائیں گی اور
 کہتی ہوں گی ہائے میری رسوائی اور ہائے میری ہتک اور ہائے میرا پردہ یہاں تک کہ وہ
 سب مالک فرشتہ کے پاس آئیں گے تو جب مالک ان کی طرف دیکھے گا تو فرشتوں
 سے پوچھے گا یہ لوگ کون ہیں پس نہ وارد ہوا اشتقیا کا ان سے عجیب تر حال نہ ان کے
 چہرے سیاہ ہوئے اور نہ ان کی گردنوں پر زنجیر اور طوق رکھے گے تو فرشتے کہیں گے
 ہمیں ان کو اس حال پر لانے کا حکم دیا گیا پھر مالک فرشتہ انہیں کہے گا اے گروہ اشتقیا تم
 کون ہو وہ کہیں گے ہم محمد ﷺ کی امت سے ہیں اور ایک دوسری روایت میں مروی
 ہے کہ جب فرشتے انہیں چلا کر لائیں گے تو وہ فریاد کریں گے یا محمد پس جب وہ مالک
 فرشتے کو دیکھیں گے تو اسم محمد ﷺ بھول جائیں گے اس کے خوف سے مالک انہیں
 پوچھے گا کہ تم کون ہو تو وہ کہیں گے ہم اس امت سے ہیں جن پر قرآن اترا اور جنہوں

نے رمضان کے روزے رکھے پس مالک کہے گا قرآن تو نہ اترا

إِلَّا عَلَى مُحَمَّدٍ فَلَمَّا سَمِعُوا اسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
صَاحُوا بِأَجْمَعِهِمْ وَقَالُوا نَحْنُ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُولُ لَهُمُ الْمَالِكُ مَا كَانَ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ زَجَرٌ عَنْ
مَعَاصِي اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا وَقَفُوا عَلَى شَفِيرَةِ جَهَنَّمَ وَنَظَرُوا إِلَى النَّارِ
وَالِىَ الرَّبَّانِيَّةِ يَقُولُونَ يَا مَلِكُ انْذِنْ لَنَا سَاعَةً حَتَّى تَبْكِي عَلَى
أَنْفُسِنَا فَإِنَّ لَهُمْ فَيَبْكُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ الدَّمُوعُ فَيَبْكُونَ دُمَاءً فَيَقُولُ
الْمَالِكُ لَهُمْ مَا أَحْسَنَ هَذَا الْبُكَاءِ فَلَوْ كَانَ هَذَا فِي الدُّنْيَا مِنْ
حُسْنَةِ اللَّهِ تَعَالَى لَمَنَعَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّارِ بَابٌ "فِي ذِكْرِ الرَّبَّانِيَّةِ قَالَ
مَنْصُورُ بْنُ عَمَّارٍ بَلَغَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
لِمَالِكِ النَّارِ أَيْدِيًا وَ أَرْجُلًا بَعْدَ أَهْلِ النَّارِ وَمَعَ كُلِّ رَجُلٍ يَدٌ
تَقِيمُهُ وَتَقْعُدُهُ وَتُفْلُهُ وَتُسَلْسِلُهُ فَإِذَا نَظَرَ الْمَالِكُ إِلَى النَّارِ تَأْكُلُ
بَعْضُهَا بِبَعْضٍ مِنْ خَوْفِ الْمَالِكِ وَحُرُوفُ الْبِسْمَلَةِ تِسْعَةٌ
عَشْرَ حَرْفًا وَعَدَدُ الرَّبَّانِيَّةِ كَذَلِكَ فَمَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ صَدَقَ مَنْ قَلْبِهِ الْخَالِصُ اخْلَصَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ
الرَّبَّانِيَّةِ

مگر محمد ﷺ پر تو جب وہ اسم محمد ﷺ سنیں گے تو سب فریاد کریں گے کہ ہم امت محمد ﷺ
سے ہیں تو ان سے مالک کہے گا کہ تمہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر وعید نہ تھی

پھر جب وہ جہنم کے کنارے کھڑے ہو کر آگ اور عذاب کے فرشتوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے اے مالک ہمیں ایک گھڑی اجازت دوتا کہ ہم اپنی جانوں پر رو لیں پس وہ انہیں اجازت دیگا تو وہ اس قدر روئیں گے کہ انسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو بہائیں گے۔ پس مالک فرشتہ ان سے کہے گا کہ یہ رونا کیا ہی اچھا ہے تو اگر یہ رونا دنیا میں اللہ کے خوف سے ہوتا تو تمہیں آج آگ میں نہ جانے دیتا۔ باب نمبر ۳۷ عذاب کے فرشتے کے بیان میں حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مجھے نبی ﷺ سے روایت پہنچی ہے فرمایا کہ بے شک مالک کے لئے دوزخیوں کی تعداد برابر ہاتھ اور پاؤں ہیں اور ہر شخص کے ساتھ اس کا ایک ہاتھ رہتا ہے جس سے اسے وہ اٹھاتا اور بیٹھاتا اور اسے طوق اور زنجیر پہناتا ہے پس جب مالک فرشتہ آگ کی جانب دیکھتا ہے تو بعض اس کا بعض کو کھاتا ہے مالک کے ڈر سے (بسم اللہ شریف کی برکت) اور بسم اللہ کے انیس حروف ہیں اسی طرح عذاب کے فرشتے بھی انیس ہیں تو جس نے اخلاص کے ساتھ سچے دل سے بسم اللہ شریف کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو عذاب کے فرشتوں سے خلاصی دے گا اس کی برکت سے

بِسْمِ اللَّهِ وَ إِنَّمَا سُمُّوا الزَّبَانِيَةَ زَبَانِيَةً لِّأَنَّهُمْ يَعْمَلُونَ بِأَرْجُلِهِمْ كَمَا يَعْمَلُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَيَأْخُذُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ عَشْرَةَ أَلْفٍ مِنَ الْكُفَّارِ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ وَ عَشْرَةَ أَلْفٍ بِأُحْدَى رِجْلَيْهِ وَ عَشْرَةَ أَلْفٍ بِأَيْدِ الْآخَرَى وَ عَشْرَةَ أَلْفٍ بِالرَّجْلِ الْآخَرَى فَيُعَذَّبُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ كَافِرٍ مَّرَّةً

وَاحِدَةً لِّمَافِيهِ مِنْ قُوَّةٍ وَشِدَّةٍ أَحَدُهُمْ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَ
 ثَمَانِيَةٌ عَشْرٌ مِثْلُهُ وَهُمْ رُؤَسَاءُ الْمَلَائِكَةِ تَحْتَ كُلِّ مِنْهُمْ مِنَ
 الْخِزْيَانَةِ مَا لَا يُحْصَى عَدْدُهُ وَاعْيُنُهُمْ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَ
 أَسْنَانُهُمْ كَصِيَاصِي أَقْرَانِ الْبَقَرَةِ وَاشْفَا هُتَمُ تَمَسُّ أَقْدَامُهُمْ وَ
 يَخْرُجُ لَهُبُ النَّارِ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ مَا بَيْنَ كَتْفَيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مَسِيرَةٌ
 سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ مِقْدَارَ ذَرَّةٍ وَ
 لَوْ مَكَتْ أَحَدُهُمْ فِي بَحَارِ النَّارِ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَضُرُّهُ النَّارُ لِأَنَّ
 الْمَلَائِكَةَ خُلِقَتْ مِنَ النُّورِ وَالنُّورُ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا ثُمَّ
 يَقُولُ الْمَالِكُ لِلزَّبَانِيَةِ الْقُوَاهُمْ فِي النَّارِ فَإِذَا الْقَوَا جَمِيعُهُمْ فِي
 النَّارِ نَادَوْا بِاجْمَعِهِمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اور عذاب کے فرشتوں کا نام زبانیہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ پاؤں کے ساتھ بھی اسی
 طرح کام کرتے ہیں جس طرح کہ ہاتھوں سے کرتے ہیں تو انہیں سے ایک دس ہزار
 کفار کو ایک ہی ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور دس ہزار کو ایک پاؤں سے اور دس ہزار کو
 دوسرے ہاتھ سے اور دس ہزار کو دوسرے پاؤں سے تو چالیس ہزار کافر کو ایک پکڑ سے
 ہی عذاب دیتا ہے اس لئے کہ اس میں قوت و سختی ہے۔ ایک ان میں مالک ہے جو کہ
 خازن دوزخ ہے اور اٹھارہ فرشتے اور اس کی مثل ہیں اور وہ فرشتوں کے سردار ہیں اور
 ان میں سے ہر ایک کے نیچے کئی خازن ہیں جن کی گنتی ممکن نہیں اور آنکھیں انکی اچک
 یجانے والی بجلی کی طرح ہیں اور زبان ان کی گائے کے سینک کی طرح ہے اور ان کے

ہونٹ قدموں کو پہنچے ہونگے اور ان کے منوں سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا اور ہر ایک کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک سال چلنے کی مسافت ہوگی ان میں اللہ نے رحمت و مہربانی ایک ذرہ برابر پیدا نہیں کی اور اگر ان سے کوئی فرشتہ آگ کے دریاؤں میں چالیس سال بھی ٹھہرا رہے تو اسے آگ نقصان نہیں دیتی اس لئے کہ فرشتے کو اللہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور نور آگ سے بھی سخت تر ہے۔ ہم لوگ آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر مالک فرشتہ عذاب کے فرشتوں سے کہے گا کہ انہیں دوزخ میں ڈالو پس جب وہ ان سب کو آگ میں ڈالیں گے تو سب فریاد کریں گے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

فَتَرْجِعُ عَنْهُمْ النَّارُ فَيَقُولُ الْمَالِكُ يَا نَارُ خُذِيهِمْ فَتَقُولُ النَّارُ كَيْفَ اخُذُهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ فَيَقُولُ الْمَالِكُ نَعَمْ كَذَّابُ أَمْرِي رَبِّي فَلَمَّا سَكُتُوا مِنْ قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَأْخُذُهُمُ النَّارُ فَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى قَدَمَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى سُرَّتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حَلْقِهِ فَإِذَا قَصَدَتِ النَّارُ إِلَى الْوُجُوهِ فَيَقُولُ الْمَالِكُ لَا تُحْرِقْ وَجُوهُهُمْ فَطَالَ مَا سَجَدُوا لِلرَّحْمَنِ وَلَا تُحْرِقْ قُلُوبَهُمْ فَطَالَ مَا عَطَشُوا مِنْ شِدَّةِ رَمْضَانَ فَيُقَوْنَ فِيهَا مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَبٍ فِي ذِكْرِ أَهْلِ النَّارِ وَطَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ مُسَوَّدَةٌ الْوُجُوهُ مُظْلَمَةٌ

الْأَبْصَارُ مُذْهَبَةُ الْعُقُولِ مُرْزَقَةٌ الْغُيُُونُ رُؤُسُهُمْ كَالْجِبَالِ أَبْدَانُهُمْ
كَالْفَخَّارِ وَغُيُونُهُمْ كَالطُّودِ وَشُعُورُهُمْ كَأَجَامِ الْقَصَبِ لَا مَوْتَ
يَمُوتُونَ وَلَا حَيَاةَ يُحْيُونَ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ جِلْدَةً وَ مِنْ
جِلْدٍ إِلَى جِلْدٍ سَبْعُونَ طَبَقًا مِنَ النَّارِ وَ فِي أَجْوَافِهِمْ حَيَاتٌ وَ
عِقَارِبٌ مِنَ النَّارِ يَسْمَعُ صَوْتَهُمَا كَصَوْتِ

پس آگ انہیں چھوڑ دی گی پھر مالک کہہ گا کہ اے آگ انہیں پکڑ لے آگ کہہ گی میں
ان کو کیسے پکڑوں وہ تو پڑتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پس مالک کہے گا ہاں ایسے
ہی مجھے حکم دیا ہے میرے رب نے تو جب وہ کلمہ پڑھنے سے خاموش ہو جائیں گے تو
آگ انہیں چمٹ جائے گی ان میں کسی کو ٹخنوں تک چمٹے گی اور کسی کو گھٹنوں تک اور کسی
کو ناف تک اور کسی کو گلے تک پس جب آگ چہرہ تک جانا چاہے گی تو مالک فرشتہ
کہے گا کہ ان کے چہرے نہ جلا پس انہوں نے بہت سجدے کئے ہیں اللہ کو اور ان کے
دلوں کو نہ جلا یہ بہت پیاسے رہے رمضان میں تو باقی رہیں گے اتنی مدت آگ میں جتنی
اللہ تعالیٰ چاہے۔ باب نمبر ۳۸ (اہل دوزخ اور ان کے کھانے پینے کے

بیان میں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم کے چہرہ سیاہ تاریک آنکھیں اور
عقلیں زائل نیلی آنکھیں اور سران کے پہاڑوں کی مانند اور بدن ان کے ٹھیکریوں کی
مانند بچتے ہوئے اور آنکھیں ان کی طودے کی طرح اور بال ان کے بانس کے جھاڑ کی
طرح اور نہ ان کے لئے موت کہ وہ مریں اور نہ حیات کہ وہ جنیں اور ان میں ہر ایک
کی ستر کھالیں ہوں گی اور ایک کھال سے دوسری تک ستر طبق آگ ہوئے اور ان کے

پیٹوں میں آگ سے سانپ اور بچھو ہونگے انکی آوازیں وحشیوں اور گدھوں کی آواز کی طرح سنیں گے۔

الْوُحُوشِ وَالْحَمِيرِ وَالسَّلْسِلِ وَالْأَغْلِلِ يُغْلَوْنَ وَ يُقَطَّعُونَ بِالْكَلا
لِيبِ وَ يُضْرَبُونَ بِالْمَقَامِعِ وَ يُضْرَبُونَ عَلَى الْوُجْهِ وَ يُسْحَبُونَ
فِي النَّارِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ
يُنَادُونَ يَا رَبَّنَا احْطِ بِنَا الْعَذَابُ فَوَجَدْنَاهُ مُضِيقَةً لَا نُسْحَبُونَهَا
مَغْلُولَةً بِأَغْلَالِهَا وَإِنْ شَكُوا لَمْ يُرْحَمُوا وَإِنْ صَبَرُوا لَمْ يَجِدُوا
فَرَحًا وَإِنْ نَادَوْا لَمْ يُجَابُوا وَ يُنَادُونَ بِالْوَيْلِ وَالشُّورِ وَ فِي الْأَصْفَادِ
مُقَرَّنِينَ وَ فِي سُجُونِ النَّارِ مُخَلَّدُونَ خُلُودًا وَ يُنَادُونَ مِنْ طُولِ
الْعَذَابِ وَ ضِيقِ مَدْخَلِهِمْ وَ سَائِلِ "صَدِيدُ هُمْ وَ مَكْشُوفُ"
عُورَاتِهِمْ وَ مُغْبَرَةٌ" الْوَانُهُمْ وَ الْأَشْقِيَاءُ يَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا
شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ فَخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ إِنَّا
مُؤْمِنُونَ قَالَ سَاكِنُوا أَهْلَ النَّارِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى جَبَلًا وَ يُقَالُ لَهُمْ
أُصْعِدُوا عَلَيْهِ فَيُصْعَدُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ بِأَلْفِ سَنَةٍ حَتَّى صَارُوا
عَلَى رَأْسِ الْجَبَلِ ثُمَّ يَنْفُضُهُمُ الْجَبَلُ نَفْضَةً فَيُرَدُّهُمْ إِلَى قَعْرِهَا
خَاسِرِينَ وَقَالَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَسْتَعْثِنُونَ بِالْمَطَرِ فَيُرْفَعُ سَحَابَةٌ فِي
النَّارِ سَوْدَاءُ فَيَقُولُونَ

اور انہیں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے اور آروں سے چہرے جائیں گے اور گرجوں

سے ماریں جائیں گے اور ان کی چہروں پر مارا جائے گا اور آگ میں گھسیٹا جائے گا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اہل دوزخ فریاد کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں عذاب نے گھیر لیا پس ہم نے اسے بہت تنگ پایا ہمیں اس میں طوق ڈال کر گھسیٹا نہ جائے اور اگر وہ شکایت کریں تو ان پر رحم نہ کیا جائے گا اور اگر صبر کریں سکون نہ پائیں گے اور اگر وہ فریاد کریں سنی نہ جائے گی لیکن وہ عذاب اور بلاکت کو ہی آوازیں دیں گئے اور زنجیروں میں جکڑے جائیں گے اور وہ جہنم کی قیدوں میں ہمیشہ رہیں گے اور طول عذاب اور تنگی کا مکان کے سبب فریاد کریں گے اور ان سے پیپ بہتی ہوگی اور ان کی شرمگاہیں برہنہ ہونگی اور رنگ مغیر ہونگے اور وہ بد بخت کہیں گے اے ہمارے پروردگار اے ہمارے رب ہم پر ہماری بد بختی غالب آگئی اور ہم بہکے ہوئے لوگ تھے پس ہم سے ایک دن عذاب میں تخفیف فرما بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم والوں کے لئے ایک پہاڑ پیدا کیا ہے وہ اس پر چڑھائے جائیں گے پس وہ اس پر ہزار برس تک منہ کے بل چڑھتے رہیں گے یہاں تک کہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے پھر پہاڑ ان کے نیچے سے کھسک جائے گا اور وہ نامراد ہو کر اس کی گہرائی میں گر جائیں گے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اہل نار بارش مانگیں گے تو دوزخ میں سیاہ بادل نمودار ہوگا پس کہیں گے کہ

الْغَيْثُ مِنَ الرَّحْمَةِ فَيَمْطُرُ عَلَيْهِمْ حَجَارَةً مِنَ النَّارِ وَ تَقَعُ عَلَى
رُؤُسِهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ حَيَّاتٌ وَ عَقَارِبُ ثُمَّ يَسْأَلُونَ اللَّهَ تَعَالَى أَلْفَ
سَنَةٍ أَنْ يَرْزُقَهُمُ الْغَيْثُ فَيُظْهِرُ سَحَابَهُ أُخْرَى سَوْدَاءُ فَيَقُولُونَ

هَذِهِ سَحَابَةُ الْمَطَرِ فَيُرْسَلُ عَلَيْهِمْ حَيَاتٌ كَأَمْثَالِ اَغْنَاقِ الْاِبِلِ
فَلَمَّا عَصَتْ وَنَهَشَتْ لَا يَذْهَبُ وَجُعُهَا اَلْفَ سَنَةٍ وَ هَذَا مَعْنَى
قَوْلِهِ تَعَالَى زِدْنَهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ وَ قَالَ
سَكِنُوا اَهْلَ النَّارِ يُنَادُونَ مَالِكًا سَبْعِينَ اَلْفَ سَنَةٍ فَلَا يَرُدُّ
اَلْمَالِكُ عَلَى الْاَشْقِيَاءِ جَوَابًا فَيَقُولُونَ رَبَّنَا مَا اَجَابَنَا اَلْمَالِكُ
فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ اسْقِ لَنَا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءِ التَّسْنِيمِ فَقَدْ اَكَلَتِ
النَّارُ عِظَامَنَا وَ قَطَعَتِ النَّارُ قُلُوبَنَا فَيَسْقِيهِمْ شَرْبَةً مِّنْ مَّاءِ
الْجَحِيمِ فَاِذَا اتَّأْنَا وَلَوْ اِذَا بَالِيْدَيْنِ يَسْقُطُ الْاَصَابِعُ وَاِذَا بَلَغَتِ
الْوُجُوهُ تَتَنَاشَرُ الْوُجُوهُ وَالْعُيُونُ وَالْجُلُودُ وَاِذَا دَخَلَتْ فِي الْبُطُونِ
قَطَعَتِ الْاَمْعَاءَ وَالْكَبِدَ قَالَ اِنَّ سَاكِنِي اَهْلَ النَّارِ اِذَا اسْتَغَاثُوا
بِطَعَامِهِمْ يُجِئُ بِالزَّقُّومِ فَاِذَا اَكَلُوا الزَّقُّومَ يَغْلَى مَا فِي بُطُونِهِمْ وَ
يَغْلَى دِمَاغُهُمْ وَ اَفْرَاسُهُمْ وَ يَخْرُجُ لَهَبُ النَّارِ مِنْ

رحمت کی بارش ہے تو وہ ان پر آگ کے پتھر برسائے گا اور ان کے سروں پر ان پر اوپر
سے سانپ اور بچھو گریں گے پھر ہزار سال تک بارش مانگتے رہیں گے تو ایک سیاہ بادل
نمودار ہوگا تو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ بارش کا بادل ہے تو وہ ان پر اونٹ کے گردن کے
برابر سانپ برسائے گا تو ہزار برس تک ان کا درد نہ جائے گا اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ
کے ارشاد کی کہ ہم ان کے عذاب پر عذاب زیادہ کریں گے بسبب اس کے کہ تھوہ
فساد کرتے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم مالک فرشتے کو ستر ہزار سال فریاد

کرتے رہیں گے اور وہ ان بد بختوں کو کچھ جواب نہ دے گا پس جہنمی کہیں گے اے ہمارے پروردگار مالک نے ہمیں کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کہیں گے اے مالک ہمیں چشمہ تسنیم سے پانی دے دو ہماری تو آگ نے ہڈیاں کھالیں اور ہمارے دل آگ نے قطع کر دیئے تو وہ انہیں جہنم کا کھولتا پانی دے گا جب وہ اسے ہاتھوں میں لیں گے تو ان کی انگلیاں گر جائیں گی اور جب پانی منہوں کو لگائیں گے تو ان کے منہ آنکھیں اور کھالیں جل جائیں گے اور جب پیٹوں میں داخل ہوگا تو ان کی انتڑیاں اور جگر کٹ جائیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب اہل دوزخ کھانے کا سوال کریں گے تو انہیں جہنم کے درخت زقوم سے کھانے کو دیا جائے پس جب وہ زقوم کھالیں گے تو ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔

فَمِهِمْ وَتَسْقُطُ أَحْشَاؤُهُمْ مِّنْ أَقْدَامِهِمْ قَالَ إِنَّ سَاكِنِي أَهْلِ النَّارِ يَلْبَسُونَ مِنْ قِطْرَانٍ فَإِذَا وَضَعُوا عَلَى الْأَبْدَانِ أَنْ سَلَخَتِ الْجُلُودُ وَأَنَّ الْأَشْقِيَاءَ فِي النَّارِ عُمَى لَا يُبْصِرُونَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَنْطِقُونَ ضَمَّ لَا يَسْمَعُونَ وَكُلٌّ جَائِعٌ يَشْتَهِي الطَّعَامَ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ وَكُلٌّ مَيِّتٌ يَشْتَهِي الْحَيَاةَ إِلَّا أَهْلُ النَّارِ فَإِنَّهُمْ يَتَمَنُّونَ الْمَوْتَ وَلَا يَمُوتُونَ بَابٌ فِي ذِكْرِ الْوَأْنِ الْعَذَابِ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْجُوا أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ مِنْ بَعْدِ سِتِّينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَهُؤُلَاءِ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي سَامِنُونَ مِنَ اللَّحُومِ الْحَرَامِ مَهْزُولُونَ مِنَ الدِّينِ

كَاسُونَ مِنَ الثَّيَابِ عَارُونَ عَنِ الطَّاعَاتِ عَالِمُونَ لَا يَعْمَلُونَ
بِالْعِلْمِ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ
غَفِلُونَ، جَاهِلُونَ مِّنْ أَهْلِ السُّوقِ يَكْسِبُونَ مِنْ أَىِّ مَالٍ شَاءُوا وَ
لَا يَسْأَلُونَ مِنْ أَىِّ بَابٍ يَدْخُلُونَ فِي النَّارِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَمُوسَى
لَوْ رَأَيْتَ نَاقِضَ الْعَهْدِ وَالْأَمَانَةِ يُسْحَبَانِ عَلَى وُجُوهِهِمَا إِلَى النَّارِ وَ
إِذَا طَرِحَا فِي جَهَنَّمَ

اور ان کی انتڑیاں پکھل کر ان کے قدموں سے نکلیں گی اور فرمایا کہ اہل نار کو تانبے کا
لباس پہنایا جائے گا جب اسے بدنوں پر رکھیں گے تو ان کی کھالیں اتر جائیں گی اور وہ
بد بخت جہنم میں اندھے ہوں گے کہ کچھ نہ دیکھیں گے اور گنگے ہوں گے کہ کچھ نہ بولیں
گے بہرے ہونگے کہ کچھ نہ سنیں گے اور اہل دوزخ کے سوا ہر بھوکا کھانا چاہتا ہے اور ہر
مرنے والا زندگی چاہتا ہے لیکن اہل جہنم موت چاہیں گے مگر وہ مریں گے نہیں باب
نمبر ۳۹ (بقدر اعمال عذاب کی اقسام کے بیان میں) نبی کریم ﷺ نے
فرمایا امت محمدیہ ﷺ کے لوگ ساٹھ ہزار سال بعد آگ سے نجات پائیں گے اور میری
امت سے یہ وہ گروہ ہے۔ جو حرام گوشت سے فرہ ہوئے اور دین میں لاغر اور لباس
پہنے مگر طاعت سے عاری رہے، عالم تھے لیکن علم پر عمل نہ کیا انہوں نے ظاہر دنیاوی
زندگی سمجھی حالانکہ وہ آخرت سے کماتے تھے اور وہ اہل بازار میں سے غافل جاہل تھے
بے دھڑک جو چاہتے مال حاصل کر لیتے اس کا خوف نہ کرتے کہ وہ دوزخ کے کونے
دروازے سے آگ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو مہد

توڑنے اور خیانت کرنے والے کو دیکھے کہ جب وہ منہ کے بل گھسیٹ کر آگ کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

صَارَ كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُمَا فِي مَكَانٍ وَ كُلُّ عِرْقٍ فِي مَكَانٍ وَ قُلُوبُهُمَا فِي مَكَانٍ وَ وَيْلٌ لِّكُلِّ نَاقِضِ الْعَهْدِ وَالْأَمَانَةِ وَ تَرَاهُمَا مَصْلُوبَيْنِ عَلَى شَجَرَةٍ الزَّقُّومِ وَالنَّارُ تَدْخُلُ فِي دُبُرِهِمَا وَ تَخْرُجُ مِنْ فَمِهِمَا وَ أَذْنِيهِمَا وَ أَعْيُنُهُمَا وَ يُقَارَنُ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فِي السَّلْسِلِ وَالْأَغْلَلِ مَعْلَقَيْنِ بَأْسَانِهِمَا وَلِسَانِهِمَا وَيَسِيلُ دِمَاغُهُمَا مِنْ مَنْخَرِيهِمَا وَلَا يَجْدَانِ رَاحَةً طَرْفَةَ عَيْنٍ وَإِنَّ الْكَافِرِينَ يَطْلُبُونَ الْأَمَانَ مِنْ عَذَابٍ نَاقِضِ الْعَهْدِ وَالْأَمَانَةِ وَ نَاقِضِ الْعَهْدِ وَالْأَمَانَةِ يَطْلُبُ الْأَمَانَ مِنْ عَذَابٍ تَارَكَ الصَّلَاةَ وَتَارَكَ الصَّلَاةَ يَطْلُبُ الْأَمَانَ مِنْ عَذَابِ الزَّانِي وَالزَّانِي يَطْلُبُ الْأَمَانَ مِنْ عَذَابِ أَكْلِ الرِّبَا وَنَاقِضِ الْعَهْدِ وَالْأَمَانَةِ وَالزَّانِي وَأَكَلَ الرِّبَا وَتَارَكَ الصَّلَاةَ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ حَقًّا إِلَى أَرْبَعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ مَاءُ الْبَحَارِ مِدَادًا وَالْأَشْجَارُ أَقْلَامًا وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ يَكْتُبُونَ نَفَدَتْ الْبَحَارُ كُلُّهَا ثُمَّ جَاءُوا مِثْلَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ ضِعْفٍ فَيُنْفَذُ ذَلِكَ كُلُّهُ وَ فَنَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ قَبْلَ أَنْ يَكْتُبَ أَعْدَادَ حَقِّ جَهَنَّمَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى

ان کا ہر عضو اپنی جگہ سے جدا ہوگا اور ہر رگ اپنی جگہ سے جدا اور دل ان کا جدا اور ہلاکت ہے

عہد توڑنے اور خیانت کرنے والے کے لئے اور تو ان دونوں کو زقوم کے درخت پر سولی چڑھے دیکھے گا اور آگ ان کی شرم گاہوں سے داخل ہوگی اور کانوں اور آنکھوں سے نکلے گی اور وہ شیطان کے ساتھ زنجیروں سے جکڑے جائیں گے اور طوق ان کے دانتوں سے لٹکائے جائیں گے اور ان کے دماغ پگھل کر ناک کے سراخوں سے بہتے ہوئے اور پلک چھپکنے کا وقت بھی سکون نہیں پائیں گے اور بے شک کفار عہد توڑنے اور خیانت کرنے والے کے عذاب سے پناہ مانگیں گے اور عہد شکنندہ اور خائن تارک نماز سے امان مانگیں گے اور تارک نماز زانی کے عذاب سے امان چاہے گا اور زانی سود خور کے عذاب سے پناہ مانگے گا اور عہد شکنی کرنے والا اور خائن اور زانی اور سود خور اور تارک نماز یہ سب جہنم میں چالیس ہزار برس مدت تک عذاب دیئے جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر سمندروں کا پانی سیاہی اور سب درخت قلمیں اور جن وانس لکھنے لگیں تو سمندر ختم ہو جائیں پھر اس کی مثل ستر ہزار اور سیاہی لائی جائے تو وہ سب سیاہی ختم ہو جائے گی اور سب جن وانس دوزخ کے حطب کے عدد لکھنے سے قبل فنا ہو جائیں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا بَشِيرَ فِيهَا أَحْقَابًا، قَالَ اتَّعْلَمُونَ مَا الْحَقْبُ قَالُوا لَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَقْبُ أَرْبَعَةُ آلَافِ سَنَةٍ قَالُوا السَّنَةُ كَمْ شَهْرٍ قَالَ أَرْبَعَةُ آلَافِ شَهْرٍ قَالُوا الشُّهُرُ كَمْ يَوْمًا قَالَ أَرْبَعَةُ آلَافِ يَوْمٍ قَالُوا الْيَوْمُ كَمْ سَاعَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبْعُونَ أَلْفَ سَاعَةٍ كُلُّ سَاعَةٍ سَنَةٌ "مَنْ سَمِعَ الدُّنْيَا وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يُخْرَجُ مِنْ جَهَنَّمَ حَيَّةٌ" اسْمُهُ "حَرِيشٌ" وَيَتَوَلَّدُ

مِنْ جَنْسِ الْعُقْرَبِ وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَ ذَنْبُهُ إِلَى تَحْتِ
 الثَّرَى فَيُنَادِي كُلَّ سَنَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ أَيْنَ قَاطِعُ الرَّحْمِ وَ أَيْنَ شَارِبُ
 الْخَمْرِ فَيَقُولُ جِبْرَائِيلُ مَا تَرِيدُ يَا حَرِيشُ فَيَقُولُ الْحَرِيشُ أَرِيدُ
 خَمْسَ نَفَرٍ أَيْنَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ وَ أَيْنَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ وَ أَيْنَ مَنْ
 شَرِبَ الْخَمْرَ وَ أَيْنَ مَنْ أَكَلَ الرِّبَا وَ أَيْنَ مَنْ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِ
 الدُّنْيَا فِي الْمَسَاجِدِ وَأَنَا أَكُلُهُمْ وَ أَطْعَمُهُمْ فَيَجْمَعُهُمْ فِي فَمِهِ وَ
 يَرْجِعُ إِلَى جَهَنَّمَ نَعُودُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّقَاوَةِ بَابٌ فِي ذِكْرِ شَارِبِ
 الْخَمْرِ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ

کہ وہ جہنم میں کئی حقب رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم
 جانتے ہو کہ حقب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا حقب چار ہزار سال کا ہے
 صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ سال کتنے ماہ کا ہوگا فرمایا چار ہزار ماہ کا انہوں نے عرض کی
 دن کتنی ساعت کا ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ستر ہزار ساعت کا اور ہر ساعت دنیا کے
 سالوں سے ایک سال کی ہوگی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ کہا رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو جہنم سے ایک سانپ نمودار ہوگا جس کا نام
 حریش ہے اور وہ بچھو کی جنس سے پیدا ہوگا اور اس کا سر ساتویں آسمان تک ہوگا اور اس
 کی دم ساتویں زمین کے نیچے تک اور وہ ہر سال میں ہزار بار ندا کریگا کہ قطع رحم کرنے
 والا کہاں ہے اور شراب پینے والا کہاں ہے تو حضرت جبرائیل کہے گا حریش تم کیا
 چاہتے ہو حریش کہہ گا میں پانچ شخصوں کو چاہتا ہوں کہاں ہے جس نے نماز کو چھوڑا اور

کہاں ہے جس نے زکوٰۃ کو روکا اور کہاں ہے جس نے شراب کو پیا اور کہاں ہے جس نے سود کھایا اور کہاں ہے جو مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرتا میں ان کو کھاؤں گا پس ان سب کو وہ منہ میں لیگا اور جہنم کی طرف چلا جائے گا ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں بد بختی سے۔ باب نمبر ۴۰ (شرابی کے عذاب کے بیان میں) حضرت ابی بن کعب رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى شَارِبُ الْخَمْرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالْكُوزُ مُعَلَّقٌ فِي عُنُقِهِ وَالطَّنْبُورُ فِي كَفِّهِ حَتَّى يُصْلَبَ عَلَى خَشَبَةٍ مِنَ النَّارِ فَيُنَادِي مُنَادٍ هَذَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ مِّنْ مَّوْضِعِ كَذَا وَيُخْرَجُ رَاحَةُ الْخَمْرِ مِنْ فَمِهِ وَيَتَادَى أَهْلُ النَّارِ وَ أَهْلُ الْمَوْقِفِ حَتَّى يَسْتَغِيثُوا إِلَى اللَّهِ مِنْ تَنٍّ رَاحَةٍ فَمِهِ وَ يَكُونُ مَصِيرُهُ إِلَى النَّارِ فَإِذَا طَرَحَ فِي النَّارِ يُنَادِي أَلْفَ سَنَةٍ وَأَعْطَشَاهُ ثُمَّ يُنَادِي مَالِكًا فَلَا يُجِيبُهُ مِقْدَارُ ثَمَانِينَ سَنَةً وَ يَكُونُ عَرْقُهُ مُنْتِنًا يُؤَذِّي جِيرَانَهُ فَيُنَادِي يَا رَبِّ ارْفَعْ عَنِّي الْعَرَقَ فَلَا يَرْفَعُهُ ثُمَّ يُجِيءُ النَّارُ وَ تَأْكُلُهُ حَتَّى يَكُونَ رِمَادًا ثُمَّ يُعَادُ خَلْقًا جَدِيدًا ثُمَّ تَجِيءُ ءُ وَ تُحْرِقُهُ مَغْلُورَةً فَيَكِي وَ تَأْخُذُهُ مِنْ رَجُلِيهِ فَيُسْحَبُ فِيهَا بِالسَّلَاسِلِ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اسْتَفَاثَ بِالْمَاءِ جِيءَ بِالْجَحِيمِ إِذَا شَرِبَ تَقَطَّعَتْ أَمْعَاؤُهُمْ فَإِذَا اسْتَفَاثَ بِالطَّعَامِ جِيءَ بِالزَّقُومِ فَيَأْكُلُهُ وَ يُغْلَى مَا فِي بَطْنِهِ وَ مَا فِي دِمَاغِهِ وَ يُخْرَجُ لَهَبُ النَّارِ مِنْ

فَمِنْهُ وَتَسَا قَطَطِ الْأَحْشَاءُ مِنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ يُجْعَلُ فِي تَابُوتٍ مِّنْ
نَّارِ أَلْفِ عَامٍ ثُمَّ طُولَ عَذَابِهِ وَضِيقَ مَدْخَلِهِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روز قیامت شرابی اس طرح لایا جائے گا کہ شراب کا کوزہ
اس کی گردن سے لٹکا ہوگا اور طنبور اس کے ہاتھوں میں ہوگا یہاں تک کہ وہ آگ کی
سولی دیا جائے گا پھر منادی ندا کرے گا کہ یہ فلاں بن فلاں جلد کارہنے والا ہے
اور شراب کی بدبو اس کے منہ سے آتی ہوگی جس سے اہل دوزخ و اہل موقف کو اذاپہنچے
گی حتیٰ کہ وہ اس کے منہ کی بدبو سے اللہ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور اس کا ٹھکانہ
دوزخ ہوگا تو جب وہ دوزخ میں پھینکا جائے گا اور ہزار سال وہ پیاس پیاس کی فریاد
کرے گا پھر مالک فرشتہ کو پکارے گا تو وہ اسی سال تک اسے جواب نہ دے گا اور
پسینہ اس کا اس قدر بدبودار ہوگا کہ ساتھ والے کو بھی تکلیف دے گا وہ فریاد کرے گا کہ
اے رب مجھے سے پسینہ دور فرما مگر وہ دور نہ ہوگا پھر آگ لپک کر اسے جلائے گی حتیٰ کہ
وہ راکھ ہو جائے گا پھر اصل حالت پر لوٹا دیا جائے گا پھر آگ لپک کر طوق ڈالے کو جلا
دے گی تو وہ گریہ زاری کرے گا اور اسے اس کے پاؤں سے پکڑ کر زنجیروں سے جکڑ کر
جہنم میں منہ کے بل گھسیٹا جائے گا تو جب وہ پانی مانگے گا تو اسے کھولتا پانی دیا جائے گا
جب پیئے گا تو اس کی انتڑیاں قطع ہو جائیں گی جب کھانے کو مانگے گا تو اسے زقوم
درخت دیا جائے گا جب اس کو کھائے گا تو اس کا پیٹ اور دماغ ابلے گا اور اس کے منہ
سے آگ کا شعلہ نکلے گا اور اس کی انتڑیاں گر کر قدموں کی طرف نکلیں گی پھر اسے
تنگ جلد طویل عرصہ عذاب دیا جائے گا۔

وَتَغَيَّرَ أَلْوَانُهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ التَّابُوتِ بَعْدَ أَلْفِ عَامٍ وَيُجْعَلُ فِي
 سِجِّينٍ مِنَ النَّارِ وَيُغْلَى فِيهَا ثُمَّ يُنَادِي أَلْفَ عَامٍ فَلَا يُرْحَمُ فِي
 السِّجِّينِ حَيَّاتٌ وَ عَقَارِبُ مِثْلُ الْبُخْتِ يَأْخُذُونَ بِقَدَمَيْهِ
 فَيَقْطَعُونَهُ ثُمَّ يُوَضَّعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنَ النَّارِ فَيُجْعَلُ فِي مَفَاصِلِهِ
 الْحَدِيدُ وَفِي عُنُقِهِ السَّلْسِلُ وَالْأَغْلُلُ ثُمَّ يَخْرُجُ بَعْدَ أَلْفِ عَامٍ ثُمَّ
 يُجْعَلُ فِي وَيْلٍ وَهُوَ وَادٍ مِّنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ حَرُّهَا شَدِيدٌ وَ قَعْرُهَا
 بَعِيدٌ وَ السَّلْسِلُ وَالْأَغْلُلُ وَالْعَقَارِبُ وَالْحَيَّاتُ فِيهَا كَثِيرَةٌ وَ
 يُبْقَى فِي الْوَيْلِ قَدْرَ أَلْفِ عَامٍ ثُمَّ يُنَادِي يَا مُحَمَّدَاهُ فَيَسْمَعُ
 مُحَمَّدٌ صَوْتَهُ وَيَقُولُ يَا رَبِّ أَسْمَعْ صَوْتِ رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِي
 فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا صَوْتُ الرَّجُلِ الَّذِي شَرِبَ الْخَمْرَ فِي
 الدُّنْيَا وَمَاتَ سَكْرَانٌ فَبَعَثْتُهُ فِي الْمَحْشَرِ وَهُوَ سَكْرَانٌ فَيَقُولُ
 مُحَمَّدٌ يَا رَبِّ أَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَيَخْرُجُ بِشَفَاعَةِ وَلَمْ يُبْقَ مُخَلَّدًا
 فِي النَّارِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَهَبْتُهُ لَكَ بَابٌ فِي ذِكْرِ الْخُرُوجِ
 مِنَ النَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ آخِرُ مَنْ
 يَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ يَبْقَى تِسْعَةُ أَلْفِ سَنَةٍ فَيَصِيحُ بَعْدَ أَرْبَعَةِ
 أَلْفِ سَنَةٍ يَا اللَّهُ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُنَادِي فِيهَا يَا حَنَّانُ

رنگ بدل دیا جائے گا پھر ہزار سال کے بعد اسے تابوت سے نکال کر آگ کی قید میں
 کر دیا جائے گا اور اس میں اس کو ابالا جائے گا پھر وہ ہزار برس فریاد کرتا رہے گا تو اس

پر رحم نہ کیا جائے گا جہنم کے سانپ اور بچھو ہونگے اونٹ کی مانند وہ اسے پاؤں سے پکڑیں گے اور کاٹیں گے اور اسے آگ کی ٹوپی پہنائی جائے گی اور اس کے جوڑوں میں لوہا رکھا جائے گا اور اس کی گردن میں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے پھر ہزار سال بعد اسے آگ کی قید میں زنجیر اور طوق ڈالے جائیں گے پھر ہزار سال بعد اسے آگ کی قید سے نکال کر جہنم کی وادی ویل میں ڈالا جائے گا جس کی گرمی سخت اور گہرائی بعید تک ہوگی زنجیر اور طوق اور سانپ و بچھو بہت ہونگے اور وادی میں ہزار سال تک رہے گا پھر فریاد کرے گا یا محمد پس محمد ﷺ اس کی آواز سنیں گے اور عرض کریں گے کہ اے پروردگار میں اپنی امت سے ایک شخص کی پکار سنتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اس شخص کی آواز ہے جو دنیا میں شراب پیتا تھا اور نشے کی حالت میں مرا تو جب میں نے محشر کو زندہ کیا تو وہ نشے میں تھا تو حضور ﷺ عرض گزار ہوں گے اے میرے رب اسے آگ سے نکال لے پس اللہ اسے آپ کی شفاعت سے نکال لے گا اور وہ دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں اسے آپ کو ہبہ کر دیا ہے باب نمبر ۴۱ دوزخ سے نکلنے کے بیان میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرمایا جو اس امت کا سب سے بعد دوزخ سے نکالا جائے گا وہ شخص ہوگا جو دوزخ میں نو ہزار سال رہا پھر چار ہزار سال بعد فریاد کی یا اللہ ایک ہزار سال تک پھر پکارا یا حنان ہزار سال اور یا منان ہزار سال

أَلْفَ عَامٍ وَ يَأْمَنَانُ أَلْفَ عَامٍ وَ يَأْقُيُومُ أَلْفَ عَامٍ وَ يَارْحَمَنُ يَارْحِيمُ
أَلْفَ عَامٍ فَإِذَا نَفَذَ اللَّهُ حُكْمَهُ فِيهِمْ فَيَقُولُ يَا جِبْرَائِيلُ مَا فَعَلْتَ

النَّارِ بِالْعَاصِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِلَهِي أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَنِّي يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى انْطَلِقْ وَاَنْظُرْ مَا حَالُهُمْ
 فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيلُ إِلَى الْمَالِكِ وَهُوَ عَلَى مَنْبَرٍ مِنَ النَّارِ فِي وَسْطِ
 جَهَنَّمَ فَإِذَا نَظَرَ الْمَالِكُ إِلَى جِبْرَائِيلَ قَامَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَ يَقُولُ مَا
 أَدْخَلَكَ هَذَا الْمَوْضِعَ يَقُولُ مَا فَعَلْتُ بِالْعَصَاةِ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ الْمَالِكُ مَا أَسُوءَ حَالُهُمْ
 وَأَضْيَقَ مَكَانُهُمْ قَدْ احْتَرَقَتِ النَّارُ أَجْسَادَهُمْ وَ أَكَلَتْ لُحُومَهُمْ وَ
 بَقِيَتْ وُجُوهُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ يَتَلَا لَوْ فِيهِمَا الْإِيمَانُ فَيَقُولُ ارْفَعْ
 الطَّبَقَ عَنْهُمْ حَتَّى اُنْظُرَ إِلَيْهِمْ فَيَأْمُرُ الْمَالِكُ لِلْخَزَنَةِ فَتَرْفَعُ
 الطَّبَقَ عَنْهُمْ فَيَنْظُرُونَ جِبْرَائِيلَ وَيَرُونَهُ أَحْسَنَ خَلْقًا فَيَعْلَمُونَ
 أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ مَنْ هَذَا الْعَبْدُ
 الَّذِي لَمْ تَرْشِيئًا أَحْسَنَ مِنْهُ قَطُّ يَقُولُ الْمَالِكُ هَذَا جِبْرَائِيلُ
 الْكَرِيمُ أَمِينُ اللَّهِ الَّذِي كَانَ يَأْتِي عَلَى مُحَمَّدٍ بِالْوَحْيِ فَإِذَا سَمِعُوا
 ذِكْرَ مُحَمَّدٍ صَاحُوا بِأَجْمَعِهِمْ وَ يَبْكُونَ وَ

اور ہزار سال یا قیوم اور ہزار سال یا رحمن یا رحیم پھر جب اللہ تعالیٰ ان کے بارے اپنے
 حکم جاری کرے گا تو فرمائے گا اے جبرائیل امت محمد ﷺ کے گنہگاروں کے ساتھ
 آگ نے کیا معاملہ کیا وہ عرض کرے گا الہی تو مجھ سے ان کا حال بہتر جانتا ہے اللہ
 تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل جا کر دیکھو کہ ان کا کیا حال ہے پس جبرائیل چل کر

مالک فرشتہ کے پاس آئے گا تو وہ تعظیماً کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا آپ کو یہاں کیا چیز
 اِنِّیْ جِبْرَائِیلُ کہے گا تو نے امت محمدیہ ﷺ کے گنہگاروں سے کیا معاملہ کیا ہے پس مالک
 کہے گا کیا ہی برا حال ہے ان کا اور تنگ جگہ تحقیق ان کے جسم آگ نے جلا دیئے اور
 گوشت کھالئے اور ان کے چہرے اور دل باقی رہے کہ ان میں ایمان چمکتا ہے تو
 جبرائیل کہے گا ان سے پردہ اٹھاؤ تا کہ میں انہیں دیکھ لوں پس مالک دوزخ کے
 خازنوں کو حکم دے گا تو وہ پردہ اٹھا دیں گے تو وہ جبرائیل کو دیکھیں گے اور اسے اچھی
 صورت میں پائیں گے پس وہ جان لیں گے کہ جبرائیل علیہ السلام عذاب کے
 فرشتوں میں سے نہیں ہیں تو پوچھیں گے اے مالک یہ شخص کون ہے کہ ان سے زیادہ
 حسین ہم نے کوئی نہ دیکھا مالک کہے گا یہ جبریل کریم اللہ کا وہ فرشتہ ہے جو محمد ﷺ پر
 وحی لیکر آتے جب وہ محمد ﷺ کا نام سنیں گے تو سب فریاد کریں گے اور روئیں گے۔

یَقُولُونَ يَا جِبْرَائِيلُ اقْرَأْ مُحَمَّدًا مِنَّا السَّلَامَ وَ اخْبِرْهُ لِسُوءِ حَالِنَا وَ
 قُلْ لَهُ قَدْ نَسِيتُنَا وَ تَرَكْنَا فِي النَّارِ فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيلُ حَتَّى يَقُومَ
 بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كَيْفَ رَأَيْتَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ
 يَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ بِأَسْوَى حَالِهِمْ وَ أَضْيَقِ مَكَانِهِمْ يَقُولُ اللَّهُ
 تَعَالَى هَلْ سَأَلُوكَ شَيْئًا يَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ سَأَلُونِي أَنْ أَقْرَأَ نَبِيَّهُمْ
 السَّلَامَ وَ اخْبِرْهُ مِنْ سُوءِ حَالِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى انْطَلِقْ إِلَيْهِ وَ
 بَلِّغْهُ فَيَنْطَلِقُ جِبْرَائِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْبَرِ
 لِيُخْبِرْهُ عَنْ سُوءِ حَالِهِمْ وَ هُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ طُوبَى فِي خِيَمَةٍ مِّنْ

دُرَّةٌ بَيْضَاءُ وَلَهَا أَرْبَعَةُ أَلْفِ بَابٍ وَلَهَا مِصْرَا عَانٍ مِنَ الذَّهَبِ
 الْأَحْمَرِ يَقُولُ مَا يُبْكِيكَ يَا جِبْرَائِيلُ يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ لَوِ رَأَيْتَ
 مَا رَأَيْتَ لَبَكَيْتَ مِنْ بُكَائِي قَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عُصَاةِ أُمَّتِكَ الَّذِينَ
 يُعَذِّبُونَ فِي النَّارِ وَهُمْ يَقْرَأُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُونَ أَعْلَمَ مَا
 أَسْوَأَ حَالِنَا وَ أَضْيَقَ مَكَانِنَا وَ يَصِيحُونَ يَا مُحَمَّدَاهُ وَ يُسْمِعُهُ اللَّهُ
 تَعَالَى فِي تِلْكَ السَّاعَةِ صِيَاحَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا مُحَمَّدَاهُ
 فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا أُمَّتِي
 فَيَقُومُ بَاكِيًا

اور کہیں گے اے جبریل محمد ﷺ سے ہمارا سلام عرض کرنا اور ان سے ہماری بد حالی
 بیان کرنا اور کہنا کہ آپ ہمیں بھول گئے ہیں اور ہمیں آگ میں بے مددگار چھوڑ دیا پس
 جبریل علیہ السلام چلیں گے یہاں تک کہ اللہ کے حضور آکھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ
 فرمائے گا اے جبرائیل تو نے امت محمدیہ کو کس حال میں دیکھا تو وہ عرض کرے گا اے
 میرے پروردگار تو ان کی بد حالی کو خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا انہوں نے تجھ
 سے کچھ سوال کیا وہ کہے گا ہاں انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کے نبی کریم ﷺ سے ان
 کا سلام کہوں اور آپ سے ان کا برا حال بیان کروں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس
 طرف جاؤ اور ان کا پیغام دو پس جبرائیل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روتے
 ہوئے آئیں گے اور آپ سے ان کا برا حال بیان کریں گے اور آپ اس وقت بلند
 درخت کے نیچے سفید موتی کے خیمہ میں تشریف فرما ہونگے جس کے چار ہزار

دروازے ہیں اور اس کی دو جانب سرخ سونا سے ہیں آپ پوچھیں گے اے جبرائیل آپ کو کس بات نے رولا دیا وہ عرض کریں گے حضور آپ دیکھتے جو کچھ میں نے دیکھا تو آپ بھی ضرور میری طرح روتے میں نے آپ کی گنہگار امت کے پاس سے آیا ہوں انہیں آگ میں عذاب دیا جا رہا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتے تھے اور کہتے تھے کہ انہیں ہمارا برا حال اور تنگ مکان بتانا اور فریاد کرتے تھے کہ یا محمد اور اللہ نے ان اس وقت آپ کو سنادیگا کی فریادوں کو سنا تو نبی ﷺ فرمائیں گے لبیک لبیک اے میری امت پھر حضور روتے ہوئے اٹھیں گے

فَيَاتِي عِنْدَ الْعَرْشِ وَالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَيُخَرُّ سَاجِدًا لِلَّهِ وَيُثْنِيهِ بِمَا لَمْ يُثْنِ أَحَدٌ مِّثْلُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ يَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيَاءُ أُمَّتِي قَدْ أَنْفَذْتَ حُكْمَكَ فِيهِمْ وَشَفَعْتَ فَأَشْفِعْنِي فِيهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى قَبِلْتُ شَفَاعَتَكَ فِيهِمْ وَأَنْطَلِقُ وَأَقْرَأُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَخْرِجْ مِنْهَا كُلَّ مَنْ كَانَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ فَيَنْطَلِقُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَى جَهَنَّمَ فَإِذَا نَظَرَ الْمَالِكُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ تَعْظِيمًا لَهُ فَيَقُولُ لِلْمَالِكِ مَا حَالُ أُمَّتِي الْأَشَقِيَاءِ يَقُولُ الْمَالِكُ أَسُوءُ حَالُهُمْ وَاضْيَقُ مَكَانُهُمْ فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ افْتَحِ الْبَابَ وَارْفَعْ الطَّبَقَ فَإِذَا نَظَرَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ أَجْمَعِهِمْ يَا

مُحَمَّدًا ۖ قَدْ أَحْرَقَتِ النَّارُ جُلُودَنَا وَ لُحُومَنَا وَ قَدْتَرَتْ كُنَّا فِي النَّارِ
وَ نَسِينَا فَيَعْتَذِرُ مِنْهُمْ وَ يَقُولُ مَا عَلِمْتُ خَالِكُمْ فَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا
جَمِيعًا وَ قَدْ صَارُوا فَحْمًا أَكَلَتْهُمْ النَّارُ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ إِلَى بَابِ
الْجَنَّةِ عِنْدَ

اور عرش کے پاس آئیں گے اور دوسرے انبیاء بھی تو آنحضور ﷺ اللہ کی بارگاہ میں
سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ کی وہ ثناء کریں گے جو کسی نہ کی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا
اے محبوب اپنا سراٹھا لو اور مانگو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے
گی عرض کریں گے اے پروردگار میری کچھ بد بخت امت جن میں تو نے اپنا حکم جاری
کر دیا میں شفاعت کرتا ہوں پس ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما تو اللہ
تعالیٰ فرمائے گا میں نے ان کے بارے میں شفاعت قبول کی اور اب جاؤ اور ان کو میرا
سلام دو اور دوزخ سے ان کو نکال لو جس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس نبی
کریم مع الانبیاء علیہم السلام جہنم کی جانب چلیں گے تو مالک فرشتہ حضور ﷺ کو دیکھ کر
تعظیماً کھڑا ہو جائے گا تو آپ مالک فرشتہ سے پوچھیں گے میری امت کے اشیاء کا
کیا حال ہے مالک عرض کریں گے ان کا برا حال اور تنگ جگہ ہے تب فرمائیں گے نبی
کریم ﷺ کہ جہنم کا دروازہ کھولو ان سے پردہ اٹھاؤ پس جب اہل دوزخ حضور کو
دیکھیں گے تو سب فریاد کریں گے یا محمد ﷺ آگ نے ہماری کھالیں جلا ڈالیں اور
ہمارے گوشت اور آپ ہمیں آگ میں بے یار و مددگار چھوڑ کر بھول گئے تو آپ ان
سے معذرت چاہیں گے اور فرمائیں گے مجھے تمہارا حال معلوم نہ تھا پس آپ ان سب

کو دوزخ سے نکال لیں گے اور تحقیق آگ انہیں جلا کر کوندہ کر دیا ہوگا پس آپ انہیں ساتھ لیکر باب جنت کی طرف نہر حیات کے پاس آئیں گے۔

نَهْرُ الْحَيَوَانِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ وَ يَخْرُجُونَ مِنْهُ شَابًا جُرْدًا مُرْدًا
مُكْحَلِينَ فَيَصِيرُ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ عَلَى جِبَاهِهِمْ
مُكْتُوبٌ "هُؤُلَاءِ جَهَنَّمِيُّونَ عِتْقَاءُ الرَّحْمَنِ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُونَ
الْجَنَّةَ وَ يُعْبَرُونَ بِذَلِكَ فَيَدْعُونَ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَمْحُو مِنْهُمْ
فَيَمْحُوا اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ عَنْ جِبَاهِهِمْ وَ إِذَا رَأَى الْكُفَّارُ أَنَّ
الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَرَجُوا مِنَ النَّارِ قَالُوا يَلَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِينَ فَنَحْنُ
أَيْضًا نَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى رَبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ وَ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُوتَى الْمَوْتُ كَانَهُ كَبُشٌ "أَمْلَحُ وَيُقَالُ لِأَهْلِ
الْجَنَّةِ اتَّعْرِفُونَ الْمَوْتَ فَيَنْظُرُونَهُ وَ يَعْرِفُونَهُ وَيُقَالُ لِأَهْلِ النَّارِ
يَا أَهْلَ النَّارِ اتَّعْرِفُونَ الْمَوْتَ فَيَنْظُرُونَهُ وَ يَعْرِفُونَهُ فَيَذْبَحُ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ "لَا مَوْتَ فِيهَا وَ يَا أَهْلَ النَّارِ
خُلُودٌ "لَا مَوْتَ فِيهَا قَدْ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ أَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ
قُضِيَ الْأَمْرُ وَ فِي الْخَبَرِ إِذَا جِئَ بِجَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَزْفَرْتُ زَفْرَةً
حَتَّى صَارَتْ كُلُّ أُمَّةٍ جَائِيَةً عَلَى رُكْبِهِمْ مِّنْ

تو وہ سب اس میں نہائیں گے اس سے جو ان ستھرے بدن بے شک ریش سر میلی

آنکھیں ہو کر نکلیں گے اور ان کے چہرے بدر منیر کی طرح چمکتے ہوئے اور ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا کہ یہ وہ جہنمی ہیں جنہیں رحمن نے آگ سے آزاد کر دیا جب وہ جنت میں جائیں گے تو اس سے شرم محسوس کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ لکھا ہوا ان سے مٹا دے پس اللہ تعالیٰ اسے انکی پیشانیوں سے محو فرما دے گا اور جب کفار دیکھیں گے کہ تحقیق مسلمان جہنم سے نجات پا چکے ہیں تو کہیں گے کاشکہ ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی آگ سے نجات پاتے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کافر تمنا کریں گے کاشکہ ہم بھی مسلمان ہوتے اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا موت کو سفید کلبی رنگ دے کی مانند لایا جائے گا اور اہل جنت سے پوچھا جائے گا کیا تم اس موت کو پہچانتے ہو تب وہ اسے دیکھیں گے اور اسے پہچانیں گے اور دوزخیوں سے پوچھا جائے گا اے اہل دوزخ تم موت کو پہچانتے ہو تب وہ اسے دیکھیں گے اور پہچانے گے پھر اسے جنت اور دوزخ کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اے اہل جنت یہ ہمیشہ کا گھر ہے جس میں موت نہیں اور اے اہل دوزخ ہمیشہ رہو اس میں موت نہیں ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے محبوب انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ ہو جائے گا اور حدیث میں ہے کہ روز قیامت جب جہنم کو لایا جائے گا تو آواز کرے گی اور آواز کرنا یہاں تک کہ ہر گروہ اس کے خوف سے زانو بل اپنے رب کے سامنے آئے گا

هُوَ لَهَا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ تَرَى كُلَّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ
تَجْزُونَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ فَإِذَا نَظَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ وَ يَسْمَعُونَ زَفِيرَهَا
كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى سَمِعُوهَا تَغِيظًا وَ زَفِيرًا مِّنْ مَّيْسَرَةٍ خَمْسَمِائَةِ
عَامٍ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَفْسِي نَفْسِي حَتَّى الْخَلِيلُ وَ الْكَلِيمُ
إِلَّا الْحَبِيبُ يَقُولُ أُمَّتِي أُمَّتِي فَإِذَا قَرُبَتِ النَّارُ يَقُولُ يَانَا بِحَقِّ
الْمُصَلِّينَ وَ بِحَقِّ الْمُصْذِقِينَ وَ الْخَاشِعِينَ وَ الصَّائِمِينَ ارْجِعْنِي فَلَا

تَرْجِعُ النَّارَ فَيَقُولُ جِبْرَائِيلُ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لَهَا بِحَقِّ التَّائِبِينَ
وَدُمُوعِهِمْ وَبُكَائِهِمْ عَنِ الذُّنُوبِ ارْجِعِي فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَرْجِعُ النَّارُ وَيَجِيءُ وَجِبْرَائِيلُ بِدُمُوعِ الْعُصَاةِ وَ
يَرُشُّ عَلَيْهَا فَتَطْفِئُ النَّارُ كَنَارِ الدُّنْيَا تَطْفِئُ بِالْمَاءِ وَالتُّرَابِ وَفِي
الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يُحْشَرُ اللَّهُ تَعَالَى الْخَلَاقَ فِي وَادِي
الْمَحْشَرِ يَجِيءُ جَهَنَّمَ مُفْتُوحَةً أَبْوَابُهَا وَتَأْخُذُ أَهْلَ الْمَحْشَرِ النَّارُ
مِنْ تَحْتِهِمْ وَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شِمَائِلِهِمْ فَيَسْتَغْتُونِ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَسْتَغِيثُ النَّبِيُّ إِلَى

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے
ہر گروہ اپنے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے
گا۔ پھر جب وہ جہنم دیکھیں گے اور اس کی سخت آواز سنیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ
نے فرمایا سنیں گے اس کی غضب ناک بھڑکنے کی آواز پانچ سو سال کی مسافت سے
ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا حتیٰ کہ خلیل و کلیم مگر حبیب امتی کہے گا پس جب آگ
قریب آئے گی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے کہ اے آگ نمازیوں کے
واسطے اور روزہ داروں کے واسطے لوٹ جا پس آگ نہ ہٹے گی تو جبریل کہیں گے اے
اللہ کے رسول اسے کہو توبہ کرنے والوں اور ان کے آنسوؤں اور گناہوں پر رونے کے
واسطے پس لوٹ جا تو نبی کریم ﷺ یہی فرمائیں گے پس آگ واپس ہو جائے گی اور
جبریل علیہ السلام گنہگاروں کے آنسو لائیں گے اور آگ دوزخ پر چھڑک دیں گے تو وہ

بجھ جائے گی جس طرح دنیا کی آگ پانی و مٹی سے بجھتی ہے اور حدیث میں ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو اللہ تعالیٰ وادی محشر میں مخلوق کو جمع کرے گا اور ان کے پاس جہنم لائے گا کہ اس کے دروازے کھلے ہونگے اور اہل محشر کو آگ پکڑے گی ان کے نیچے سے اور ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے تو نبی ﷺ کی بارگاہ میں فریاد کریں گے اور نبی ﷺ جبریل کو آواز دیں گے۔

جِبْرَائِيلُ يَقُولُ لَا تَخَفْ وَالْفَضُّ غُبَارُ رَأْسِكَ فَيَنْفُضُ غُبَارَ رَأْسِهِ فَيَسُطُ اللَّهُ مِنْ غُبَارِ رَأْسِهِ سَحَابًا مِثْلَ سَحَابِ الْمَطَرِ فَيَقِفُ عَلَى رُؤُسِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ يَقُولُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفُضْ غُبَارَ لِحَتِكَ فَيَنْفُضُ فَيَجْعَلُ اللَّهُ غُبَارَ لِحَتِهِ سِتْرًا أَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّارِ ثُمَّ يَأْمُرُهُ "أَنْ يَنْفُضَ مِنْ نَفْسِهِ فَيَنْفُضُ فَيَصِيرُ مِنْ غُبَارِ نَفْسِهِ بَسَاطٌ" تَحْتَ أَقْدَامِهِمْ وَيَمْنَعُ مِنْهُمْ نَارَ جَهَنَّمَ بَرَكَتِهِ وَفِي الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُوتَى بَعْدَ فَرَجِ سَيَّاتِهِ فَيُؤْمَرُ لَهُ إِلَى النَّارِ فَتَكَلَّمَ شَعْرٌ "مَنْ شَعْرَةٍ عَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ رَسُولُكَ مُحَمَّدٌ" قَالَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ تِلْكَ الْعَيْنَ عَلَى النَّارِ وَلَوْ بَكَى بِقَدْرِ أَنْ يَبْلُ شَعْرَةً" وَاحِدَةً" غَفَرَ اللَّهُ لَهُ بِرَكَتِهِ فَإِنِّي بَيْتٌ مِنْ خَشْيَتِكَ فَأَنْزَعْنِي عَنْهَا وَيُقَالُ فَاتْرُكْنِي فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ وَيُخْلِصُهُ مِنَ النَّارِ بِرُكَّةِ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ كَانَتْ بَكَتُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الدُّنْيَا ثُمَّ يُنَادِي نَجِيُّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِرُكَّةِ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ بَابٌ" فِي

ذکر الجنان قال و هب

تو جبریل عرض کریں گے حضور آپ خوف نہ کیجئے اور اپنے سر سے غبار چھاڑئے پس آپ ﷺ اپنے سر سے غبار کو جھاڑیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سر کے غبار کو بادل کی صورت میں بدل دے گا جس طرح کہ ابر باراں پس وہ بادل مومنوں کے سروں پر ٹھہریگا پھر جبریل علیہ السلام حضور ﷺ سے داڑھی مبارک سے گرد جھاڑنے کو عرض کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے غبار کو مومنین اور آگ کے درمیان پردہ بنا دے گا۔ پھر آپ کو بدن کا غبار چھاڑنے کو کہا جائے پس آپ جھاڑیں گے تو آپ کے بدن مبارک کا غبار ان کے پاؤں کے نیچے فرش بن جائے گا اور اس کی برکت سے جہنم کی آگ انہیں تکلیف نہ دے سکے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا جس کی بدیاں نیکیوں پر غالب ہوں گی اور اسے آگ میں لیجانے کا حکم دیا جائے گا اور اس کی آنکھوں کے بالوں سے ایک بال کلام کرے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار تیرے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے خوف سے رويا اللہ اس کی آنکھوں کو آگ پر جلانا حرام کر دیتا ہے۔ اگرچہ بقدر ایک بال بھگینے کے روئے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اسے بخش دیتا ہے پس میں تیرے خوف سے رويا ہوں تو اب مجھے آگ سے بچا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا مجھے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اس کی برکت سے آگ سے نجات دے گا کیونکہ وہ دنیا میں اللہ کے خوف سے رويا تھا پھر ندادی جائے گی کہ فلاں بن فلاں ایک بال کی برکت سے نجات پا گیا۔ باب نمبر ۴۲ (جنت کے بیان

(میں)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْجَنَّةَ يَوْمَ خَلَقَهَا عَرْضُهَا
كَعَرْضِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَأَمَّا طُولُهَا فَلَا يَعْلَمُهُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ
وَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَبَطَلَتِ الْأَرْضُونَ وَالسَّمَوَاتُ وَسَعَهَا اللَّهُ
تَعَالَى إِلَى حَدِّ يَتَسَعُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْجَنَانُ كُلُّهَا مِائَةُ دَرَجَةٍ وَمَا بَيْنَ
دَرَجَةٍ مِيسِرَةٍ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَفِيهَا أَنْهَارٌ مُطَهَّرَةٌ جَارِيَةٌ وَثِمَارٌ
رُهَا مُتَدَانِيَةٌ مُتَدَالِيَةٌ عَلَى مَا تَشْتَهُى الْأَنْفُسُ وَفِيهَا أَزْوَاجٌ
مُطَهَّرَةٌ مِّنْ حُورٍ الْعَيْنُ خَلَقَهُنَّ اللَّهُ مِنْ أَنْوَارٍ كَانَتْهُنَّ الْيَاقُوتُ
وَالْمَرْجَانُ قَامِرَاتُ الطَّرْفِ لَا يَنْظُرْنَ غَيْرَ أَزْوَاجِهِنَّ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ كُلَّمَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا وَجَدَهَا عَذْرَاءً وَعَلَيْهَا
سَبْعُونَ حُلَّةً مُّخْتَلِفَةً الْأَلْوَانُ وَحَمَلَهَا عَلَيْهَا أَخْفُ مِنْ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ
فِي بَدَنِهَا وَيُرَى سَاقِيهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا وَعَظْمِهَا وَجِلْدِهَا وَحُلِيِّهَا
كَمَا تَرَى الشَّرَابُ الْأَحْمَرُ مِنَ الزَّجَاجِ الْأَبْيَضِ وَقُرُونُهُنَّ مُكَلَّلَةٌ
مُرَصَّعَةٌ بِالذَّرِّ وَالْيَوَاقِيتِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا آمِينَ بَابٌ فِي ذِكْرِ
أَبْوَابِ الْجَنَانِ قَالَ

حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا
تخلیق کے دن اس کی چوڑائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر تھی۔ اور بر حال لمبائی اس

کی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جب قیامت کا دن آئے گا تو سب آسمانوں و زمین فنا ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ اسے اور کشادہ کر دے گا اس حد تک کہ اہل جنت اس میں سمائیں اور جنت کے کل سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال چلنے کی راہ اور اس میں پاکیزہ نہریں جاری ہیں اور میوے اس کے قریب و مسلسل ملیں گے جو دل چاہیں اور اس میں پاکیزہ بیبیاں حورالعین سے ہونگی انہیں اللہ نے انوار سے پیدا فرمایا گویا کہ وہ یا قوت و مرجان ہیں نظریں نیچیں رکھنے والیاں جو اپنے خاوند کے سوا غیر کو نہ دیکھیں گی خاوندوں سے پہلے ان کو کسی انس و جن نے نہ چھوا ہوگا جب بھی خاوند اس کے پاس آئے اسے کنواری پائے گا اور اس کے بدن پر ستر مختلف رنگوں کے لباس ہونگے اور وزن ان لباسوں کا اس پر اس کے بدن کے ایک بال سے بھی کم ہوگا اور اس کی پنڈلیوں کی چربی کی چمک اسکے گوشت و ہڈیوں اور کھال اور لباسوں کی دوسری طرف سے دیکھائی دیتی ہوگی جس طرح کہ سرخ شراب سفید شیشہ سے اور ان کے گیسو موتیوں اور یا قوت سے مرصع ہونگے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا کر آمین۔

باب نمبر ۴۳ (جنت کے دروازوں کے بیان میں)

ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِّنَ الذَّهَبِ الْمُرَصَّعِ بِالْجَوَاهِرِ
وَمَكْتُوبٌ "عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ الْأَوَّلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ" رَسُولُ
اللَّهِ وَهُوَ بَابُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْعُلَمَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَالْأَسْحِيَاءِ
وَالْبَابُ الثَّانِي بَابُ الْمَصْلِينَ بِكَمَالِهَا وَوُضُوءٌ هَاوٍ أَرْكَانَهَا
وَالْبَابُ الثَّلَاثُ بَابُ الْمَزْكَيْنِ بِطِيبِ أَنْفُسِهِمْ وَالْبَابُ الرَّابِعُ

بَابُ "الْأَمْرِينَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَابُ الْخَامِسُ
 بَابُ مَنْ نَهَى نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَالْبَابُ السَّادِسُ بَابُ الْحُجَّاجِ
 وَالْمُعْتَمِرِينَ وَالْبَابُ السَّابِعُ بَابُ الْمُجَاهِدِينَ وَالْبَابُ الثَّامِنُ بَابُ
 الْمُوَحِّدِينَ الَّذِينَ يَغْضُّونَ أَبْصَارَهُمْ عَنِ الْمَحَارِمِ وَيَعْمَلُونَ
 الْخَيْرَاتِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَأَسْمَاءُ
 الْجَنَانِ ثَمَانِيَّةٌ " أَوَّلُهَا دَارُ الْجَنَانِ وَهِيَ مِنَ اللَّوْلُوءِ الْبَيْضَاءِ وَثَانِيهَا
 دَارُ السَّلَامِ وَهِيَ مِنْ يَاقُوتِ حُمْرَاءَ وَثَالِثُهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى وَهِيَ مِنْ
 زَبَرُجَدٍ خَضِرَاءَ وَرَابِعُهَا جَنَّةُ الْخُلْدِ وَهِيَ مِنْ مَرْجَانَةٍ صَفْرَاءَ
 وَخَامِسُهَا جَنَّةُ النَّعِيمِ وَهِيَ مِنْ فِضَّةٍ بَيْضَاءَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ باب ہیں جو
 جواہرات سے مرصعہ ہیں اور بہشت اول کے دروازے پر لکھا ہے۔ لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ۔ اور وہ انبیاء و مرسلین او علماء و شہداء و اخیاء کا دروازہ ہے اور دوسرا
 دروازہ نمازیوں کا ہے جو کامل وضو اور پورے ارکان کے ساتھ اسے پڑھتے تھے
 اور تیسرا دروازہ خوش دلی سے زکوٰۃ دینے والوں کا ہے اور چوتھا دروازہ بھلائی کا
 حکم اور برائی سے روکنے والوں کے لئے اور پانچواں دروازہ ان کا ہے جنہوں
 نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا چھٹا حج و عمرہ ادا کرنے والوں کے لئے
 ساتواں مجاہدین کے لئے آٹھواں دروازہ توحید پر استقامت کرنے اور محارم سے

نظریں بچانے اور نیکی کرنے والوں اور والدین سے صلہ رحمی وغیرہ کا ہے اور جنت کے نام آٹھ ہیں اور اول کا نام دارالجمان اور وہ سفید موتیوں سے ہے دوسری کا نام دارالسلام اور وہ سرخ یا قوت سے ہے تیسری جنت الماویٰ اور وہ سبز زبرجد سے ہے اور چوتھی جنت الخلد اور وہ زرد مرجان سے ہے اور پانچویں جنت النعیم اور وہ سفید چاندی سے ہے۔

وَسَادِسُهَا جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ وَهِيَ مِنْ ذَهَبٍ حُمْرَاءَ وَسَابِعُهَا جَنَّةُ عَدْنٍ وَهِيَ مِنْ ذُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَهِيَ مُشْرِفَةٌ عَلَى الْجَنَانِ كُلِّهَا وَثَامِنُهَا جَنَّةُ الْفِضَّةِ وَهِيَ أَعْلَى الْجَنَانِ كُلِّهَا وَلَهُ بَابَانِ وَمِصْرَاعَانِ مِنَ الذَّهَبِ كُلِّ مِصْرَاعٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْآخَرِى كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَأَمَّا بِنَاءُهَا فَلَبَنَةٌ "مَنْ لُذَّهِبٍ وَلَبَنَةٌ" مِنَ الْفِضَّةِ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَتُرَابُهَا الْعَنْبَرُ وَالزَّعْفَرَانُ وَقُصُورُهَا مِنَ اللُّلُوءِ وَغُرَفَاتُهَا مِنَ الْيُوقِيتِ وَأَبْوَابُهَا مِنَ الْجَوَاهِرِ وَفِيهَا أَنْهَارٌ "مِنْ مَاءِ الرَّحْمَةِ وَهِيَ تَجْرِي فِي جَمِيعِ الْجَنَانِ وَحُصَاتُهَا وَأَحْجَارُهَا اللَّالِيَةُ وَمَاؤُهَا أَشَدُّ مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَفِيهَا نَهْرُ الْكَوْثَرِ وَهُوَ بِرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَشْجَارُهَا الدَّرُّ وَالْيَاقُوتُ وَفِيهَا نَهْرُ الْكَافُورِ وَفِيهَا نَهْرُ التَّسْنِيمِ وَفِيهَا نَهْرُ السَّلْسَبِيلِ وَفِيهَا نَهْرُ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَمِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ أَنْهَارٌ كَثِيرَةٌ لَا يُحْصَى

عَدَّهَا فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ
الْمِعْرَاجِ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ

اور چھٹی جنتہ الفردوس ہے اور وہ سرخ سونا سے ہے اور ساتویں جنتہ عدن ہے اور وہ
سفید موتی سے ہے اور یہ سب جنتوں سے اعلیٰ ہے اور اس کے دو دروازے ہیں ہر
دروازہ کے دو کواڑے سونے کے ہیں اور ایک کواڑے سے دوسرے تک کی مسافت
بقدر آسمان و زمین کے درمیان کے ہے اور بر حال بناء اس کی پس ایک سونے سے
اینٹ اور دوسری چاندی سے اور گارہ اس کا کستوری سے اور مٹی اس کی عنبر و زعفران
ہے اور محلات اس کے موتیوں سے اور الماریاں یا قوت سے اور دروازے اس کے
جواہرات سے نہریں اس میں آب رحمت کی ہیں اور وہ سب موتیوں سے ہیں اور پانی
اس کا برف سے ٹھنڈا اور شہد سے میٹھا ہے اور اس میں ایک نہر کوثر ہے اور وہ محمد ﷺ کی
نہر ہے اور اس کے درخت موتی اور یا قوت کے ہیں اور اس میں ایک نہر کافور کی ہے
اور ایک نہر اس میں تسنیم ہے اور ایک اس میں سلسبیل ہے اور ایک نہر اس میں ریحق
المختوم ہے اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سی نہریں ہیں جس کا شمار ممکن نہیں جنت کی
نہروں کا بیان اور نبی کریم ﷺ سے حدیث مبارک میں آیا ہے کہ فرمایا معراج کی
رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔

وَعَرِضَ عَلَيَّ جَمِيعُ الْجَنَانِ فَرَأَيْتُ فِيهَا أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ نَهْرٌ "مِنْ مَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ وَنَهْرٌ "مِنْ خَمْرٍ وَنَهْرٌ "مِنْ عَسَلٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْهَارٌ"
مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ "مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ "مِنْ خَمْرٍ

لَدَةِ الشَّرْبَيْنِ وَانْهَارَ مَنْ عَسَلَ مُصَفًى فَقُلْتُ لَجِبْرَائِيلَ مَنْ أَيْنَ
يَجِيءُ هَذِهِ إِلَّا نَهْرٌ وَالِي أَيْنَ تَذْهَبُ قَالَ جِبْرِيلُ يَذْهَبُ إِلَى
الْحَوْضِ الْكَوْثَرِ وَلَا أَدْرِي مَنْ أَيْنَ يَجِيءُ فَاسْئَلْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ
يُعَلِّمَكَ أَوْ يُرِكَ فِدَعَا رَبِّهِ فَجَاءَ مَلِكٌ " وَسَلَّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غَمَضُ عَيْنِكَ فَعَمَضْتُ
عَيْنِي ثُمَّ قَالَ افْتَحْ عَيْنِكَ فَإِذَا أَنَا عِنْدَ شَجَرَةٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ قُبَّةً مِّنْ
دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَلَهَا بَابٌ " مِّنْ يَّاقُوتٍ أَخْضَرَ وَقَفْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ
الْأَحْمَرِ وَلَوْ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِي الدُّنْيَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَضِعُوا عَلَى
تِلْكَ الْقُبَّةِ لَكَانُوا مِثْلَ طَائِرٍ جَالِسٍ عَلَى الْجَبَلِ وَكُوزَةٍ عَلَى الْقُبَّةِ
فَرَأَيْتُ هَذِهِ الْأَنْهَارَ الْأَرْبَعَةَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِ هَذِهِ الْقُبَّةِ فَلَمَّا أَرَدْتُ
أَنْ أَرْجِعَ قَالَ لِي الْمَلِكُ لِمَ لَا تَدْخُلُ فِي الْقُبَّةِ

اور تمام جنتیں میرے سامنے لائی گئیں اور میں نے جنت میں چار نہریں دیکھیں ایک
پانی کی ایک نہر دودھ کی اور ایک شراب طہور کی اور ایک شہد کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد
ہے کہ۔ اس میں جنت میں پانی کی نہریں ہیں کہ بد بودار و بد مزہ نہ ہوں گی اور دودھ کی
نہریں ان کا ذائقہ نہ بد لے گا اور شراب کی نہریں ہیں کہ پینے والوں کو لذیذ لگیں گی
اور شہد مصفٰی کی نہریں ہیں حضور فرماتے ہیں میں نے جبریل کو کہا یہ نہریں کہاں سے
آتی ہیں اور کہاں جاتی ہیں جبریل نے کہا یہ حوض کوثر کو جاتی ہیں اور یہ میں نہیں جانتا
کہ کہاں سے آتی ہیں پس آپ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں کہ آپ کو بتا دے یا آپ کو دکھا

دے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی پھر نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور عرض کی حضور آپ اپنی آنکھیں بند کریں اور میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر کہا پس اب اپنی آنکھیں کھولو پس جبھی میں ایک درخت کے پاس تھا اور وہاں میں نے ایک قبہ دیکھا اور اس کا دروازہ سبز یا قوت کا تھا اور تالا اس کا سرخ سونے کا اور اگر دنیا کے تمام جن و انس اس قبہ پر رکھ دیئے جائیں تو یوں لگیں جیسے پہاڑ پر پرندہ بیٹھا ہو یا قبہ پر کوزہ رکھا ہو تو پس میں نے ان چاروں نہروں کو دیکھا کہ اس قبہ کے نیچے سے جاری ہیں تو جب میں نے وہاں سے واپس ہونے کا قصد کیا تو فرشتے نے مجھے کہا آپ اس قبہ میں کیوں نہیں داخل ہوتے۔

قُلْتُ كَيْفَ ادْخُلُ وَعَلَىٰ بَابِهَا قُفْلٌ قَالَ لِي افْتَحْ قُلْتُ كَيْفَ افْتَحُهُ وَلَا مِفْتَاحَ لَهُ قَالَ مِفْتَاحُهُ فِي يَدِكَ افْتَحُهُ قُلْتُ يَا مَلِكُ اَيْنَ مِفْتَاحُهُ قَالَ مِفْتَاحُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا دَنُوتُ مِنَ الْقُفْلِ قُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفَتَحَ الْقُفْلُ وَدَخَلْتُ فِي الْقُبَّةِ فَرَأَيْتُ هَذِهِ الْأَنْهَارَ الْأَرْبَعَةَ تَجْرِي أَرْبَعَةَ أَرْكَانِ الْقُبَّةِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ عَنِ الْقُبَّةِ قَالَ لِي الْمَلِكُ هَلْ نَظَرْتَ وَرَأَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ انْظُرْ ثَانِيًا إِلَىٰ أَرْكَانِهَا فَلَمَّا نَظَرْتُ رَأَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَىٰ أَرْبَعَةِ أَرْكَانِ الْقُبَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَرَأَيْتُ نَهْرَ الْمَاءِ يَخْرُجُ مِنْ مِّمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَنَهْرَ اللَّبَنِ يَخْرُجُ مِنْ هَاءِ اللّٰهِ وَنَهْرَ الْخَمْرِ يَخْرُجُ مِنْ مِيمِ الرَّحْمٰنِ وَنَهْرَ الْعَسَلِ يَخْرُجُ مِنْ مِيمِ الرَّحِيْمِ فَعَلِمْتُ أَنَّ

أَصْلُ هَذِهِ إِلَّا نَهَارَ الْأَرْبَعَةِ مِنَ الْبِسْمَلَةِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ
مَنْ ذَكَرَنِي بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ وَقَالَ بِقَلْبٍ خَالِصٍ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سَقِيَّتُهُ مِنْ هَذِهِ الْأَنْهَارِ إِلَّا رُبَّةً يُسْقَوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ
مَاءُهَا وَيَوْمَ الْأَحَدِ يَشْرَبُونَ

میں نے کہا کیسے داخل ہوں حالانکہ اس کا دروازہ مقفل ہے اس نے مجھے کہا کہ اسے
کھول دو میں نے کہا اسے کیسے کھولوں اس کی چابی نہیں اس نے کہا اس کی چابی تو آپ
کے ہاتھ میں ہے میں نے کہا اے فرشتے اس کی چابی میرے ہاتھ میں کہاں ہے؟ اس
نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی چابی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے پھر جب میں اس تالا
سے قریب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا تو تالا کھل گیا اور میں قبہ میں داخل ہوا تو ان
چاروں نہروں کو دیکھا کہ وہ قبہ کے چاروں گوشوں سے جاری ہیں پھر جب میں نے قبہ
سے نکلنے کا قصد کیا تو فرشتے نے مجھ سے کہا کیا آپ نے اپنی نظر کی اور دیکھا میں نے
کہا ہاں اس نے کہا پھر دوبارہ اس کے گوشوں کو دیکھو پس جب میں نے نظر کی اور دیکھا
کہ قبہ کی چاروں طرفوں بسم اللہ شریف لکھی ہے اور میں نے پانی کی نہر کو دیکھا وہ بسم
اللہ کی میم سے نکلتی ہے اور دودھ کی نہر کو دیکھا کہ وہ اللہ کی ہاء سے نکلتی ہے اور شراب
طہور کی نہر رحمن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے پس میں جان گیا کہ بلاشبہ ان
چار نہروں کی اصل بسم اللہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد آپ کی امت میں سے
جس نے مجھے ان ناموں سے یاد کیا اور خالص دل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھا میں
اسے ان چار نہروں سے پلاؤنگا اور شنبہ کو پانی پیئیں گے اور ایک شنبہ کو شہد پیئیں گے اور

دوشنبہ کو دو وہ اور تین شنبہ کو شراب طہور

عَسَلَهَا وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ يُسْقَوْنَ لَبَنَهَا وَيَوْمَ الثَّلَاثِ يَشْرَبُونَ خَمْرَهَا فَاِذَا شَرَبُوهَا سَكَرُوا وَاِذَا سَكَرُوا اَطَارُوا اَلْفَ عَامٍ حَتَّى اَنْتَهَوْا اِلَى جَبَلٍ عَظِيمٍ مِّنْ مَّسْكِ اَزْفَرَ فَيَخْرُجُ السَّلْسَبِيلُ مِنْ تَحْتِهِ فَيَشْرَبُونَ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ ثُمَّ يَطِيرُونَ اَلْفَ عَامٍ حَتَّى اَنْتَهَوْا اِلَى قَصْرِ فَيَقْفُونَ وَفِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ وَنَمَارِقُ مَصْفُورَةٌ مَصْفُوفَةٌ وَزُرَابِيٌّ مَبْثُوثَةٌ ط فَيَجْلِسُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى سَرِيرٍ فَيَنْزِلُ عَلَيْهِمْ شَرَابُ الزُّنْجَبِيلِ فَيَشْرَبُونَ وَذَلِكَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ثُمَّ يُمْطَرُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ غَيْمٍ اَبْيَضٍ الَّذِي خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَنَبٍ اَلْفَ عَامٍ حُلَاَحَتًى اَلْفَ عَامٍ جَوَاهِرًا فَتَعَلَّقَ بِكُلِّ جَوْهَرٍ حُورٌ ثُمَّ يَطِيرُونَ اَلْفَ عَامٍ حَتَّى اَنْتَهَوْا اِلَى مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ وَذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْعُدُونَ عَلَى مَائِدَةِ الْخُلْدِ وَيَنْزِلُ عَلَيْهِمُ الرَّحِيقُ الْمَخْتُومُ مِنْ مَّسْكِ فَيَشْرَبُونَهُ وَقَالَ وَهُمْ الَّذِيْنَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ وَيَجْتَنِبُونَ عَنِ الْمَعَاصِي قَالَ كَعْبٌ

سَأَلْتُ رَسُولَ

پس جب اسے پییں گے تو مست ہو جائیں گے اور جب مست ہو جائیں گے تو ہزار سال اڑیں گے حتیٰ کہ خالص کستوری کے ایک بڑے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے پس اس کے نیچے سے چشمہ سلسبیل نکلتا ہوگا تو وہ اس سے پییں گے اور وہ چار شنبہ ہوگا، پھر

وہ ہزار برس اڑیں گے یہاں تک ایک محل تک پہنچیں گے پس وہ یہاں ٹھہر جائیں گے اور اس میں بلند تخت ہوں گے اور کوزے رکھے ہونگے اور نمارق ایک دوسرے کے برابر اور نفیس فرش بچھے ہوئے پس ان کا ہر ایک تخت پر بیٹھے گا تو ان پر شراب زنجیل اترے گی تو وہ پیئیں گے اور وہ پانچ شنبہ کا دن ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان پر سفید بادل سے بارش کرے گا وہ بادل جسے اللہ نے عنبر سے پیدا کیا ہزار سال حلے برسائے گا اور پھر ہزار سال جو ابر اور ہر جوہر سے حور معلق ہوگی پھر وہ ہزار سال اڑیں گے یہاں تک نشست گاہ صدق بادشاہ قوی اللہ کی بارگاہ میں پہنچیں گے اور وہ جمعہ کا دن ہوگا پس وہ ہمیشہ کے دسترخوان پر بیٹھیں گے اور اترے گی ان پر کستوری کے ڈنٹ سے مہر کی ہوئی شراب تو وہ اسے پیئیں گے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک عمل کئے اور برائی سے بچے اور حضرت کعب نے کہا میں نے رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اشجار الجنة فقال لا يبس اغصانها ولا يتساقط اوراقها ولا يفنى ثمارها وان اكبر اشجار الجنة شجرة طوبى اقلها من درة بيضاء واغلاها من ذهب ووسطها من فضة واغصانها من زبرجد واوراقها من السندوس وعليها سبعون الف غضن واغصانها ملحقة بساق العرش واذنى اغصانها في السماء وليس في الجنة غرفة ولا قبة ولا حجرة وفيها غضن فيظل عليها وفيها من الثمار ما تشتهي الانفس فنظروها في الدنيا شمس اضلها في السماء وقد يضيء ضوءها

فِي كُلِّ دَرَجَةٍ وَكُلِّ مَكَانٍ وَقَالَ عَلِيٌّ إِنَّ أَشْجَارَ الْجَنَّةِ تَكُونُ مِنَ
الْفِضَّةِ وَ أَوْ رَاقُهَا بَعْضُهَا مِنْ فِضَّةٍ وَ بَعْضُهَا مِنْ ذَهَبٍ إِنْ كَانَ أَصْلُ
الشَّجَرِ مِنْ ذَهَبٍ تَكُونُ أَغْصَانُهَا مِنْ فِضَّةٍ وَإِنْ كَانَ أَصْلُهَا مِنْ فِضَّةٍ
تَكُونُ أَغْصَانُهَا مِنْ ذَهَبٍ وَأَشْجَارُ الدُّنْيَا تَكُونُ أَصْلُهَا فِي الْأَرْضِ
وَفَرْعُهَا فِي الْهَوَاءِ لِإِنْهَادِ أَرْثِ التَّكْلِيفِ وَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنت کے درختوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا نہ ان کی ٹہنیاں
خشک ہوں اور نہ ان کے پتے گریں اور نہ ان کا پھل ختم ہو اور بے شک جنت کے
درختوں میں سب سے بڑا شجرہ طوبی اس کی جڑیں سفید موتی کی اور اس کا بالائی حصہ
سونے اور اس کا وسط چاندی سے اور شاخیں زبرجد سے اور پتے ان کے سندس سے
اور اس پر ستر ہزار شاخیں ہیں اور اس کی شاخیں عرش کے کنارے پہنچی ہوئی ہیں۔ اور
ادنی شاخ اس کی آسمان تک ہے اور جنت میں نہ کوٹھری ہے نہ قبہ اور نہ حجرہ اور اس میں
طوبی درخت کی شاخ ہے جو اس میں سایہ کیئے ہوئے ہے اور اس میں میوے ہیں جو
دل چاہیں اور طوبی کی مثال دنیا میں آفتاب ہے کہ اس کی اصل آسمان میں ہے مگر روشنی
اس کی ہر جگہ ہر مکان میں ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنت کے
درخت چاندی سے ہیں اور پتے اس کے بعض چاندی سے اور بعض سونے سے اگر
درخت طوبی کی جڑیں سونا کی ہیں شاخیں اس کی چاندی سے ہیں اور اگر جڑیں اس کی
چاندی سے ہیں تو شاخیں اس کی سونا کی ہیں اور دنیا کے درختوں کی جڑیں زمین میں
ہوتی ہیں اور ٹہنیاں اس کی فضاء میں یہ اس لئے کہ دنیا تکلیف کی جگہ ہے اور

لَيْسَ كَذَلِكَ أَشْجَارُ الْجَنَّةِ فَإِنَّ أَصْلَهَا فِي لَهَوَاءٍ وَأَغْصَانُهَا فِي
الْأَرْضِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ "أَيُّ ثَمَارِهَا قَرِيبَةٌ"
وَتَرَابُ أَرْضِهَا مِسْكٌ "وَعَنْبَرٌ" وَكَافُورٌ "وَأَنْهَارُهَا مَاءٌ"
وَوَلِينٌ "وَعَسَلٌ" وَخَمْرٌ "وَإِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ فِي الْجَنَّةِ وَتَضَرَّبَ الْأُ
وَرَاقُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ يَسْمَعُ مِنْهُ صَوْتُ" مَا سَمِعَ مِثْلَهُ فِي الْحُسْنِ
وَالْمَلَكَةِ فِي الْجَنَّةِ يَبْنُونَ الْقُصُورَ وَيَغْرِسُونَ الْغُرُسَ لَا هَلْ الْجَنَّةُ
إِذَا اشْتَغَلُوا بِالتَّسْبِيحِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَذَكَرِ اللَّهِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
اشْتَغَلْنَا بِالنُّبْيَانِ وَغَيْرِ ذَلِكَ بِبِرَكَّةِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا كَفُّوا
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى كَفَفْنَا عَنْ بُنْيَانِهِ وَفِي الْخَبَرِ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ
شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا يُزَوِّجُهُ اللَّهُ مِنْ حُورِ الْعَيْنِ فِي خِيَمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ
مُجَوَّفَةٍ بِيضَاءٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حُورٌ "مَقْصُورَاتٌ" فِي الْخِيَامِ
لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ سَرِيرًا مِنْ يَاقُوتٍ حُمْرَاءٍ عَلَى كُلِّ سَرِيرٍ
سَبْعُونَ فَرَاشًا أَلْفٌ وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفٌ وَصِيفَةٌ وَمَعَ كُلِّ
وَصِيفَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَيُعْطَى زَوْجُهَا

جنتی درخت اس طرح نہیں ہیں پس بے شک اس کی جڑیں فضا میں اور شاخیں اس کی
زمین میں ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے میوے قریب ہیں اور جنتی
زمین کی مٹی کستوری و عنبر و کافور ہے اور نہریں اس کی پانی و دودھ و شہد اور شراب طہور کی
ہیں اور جب جنت میں ہوا چلتی ہے تو بعض پتے اس کے بعض سے ٹکراتے ہیں جس

سے آواز پیدا ہوتی ہے کہ حسن میں اس سے کوئی آواز اچھی نہ سنی گئی اور ملائکہ جنت میں محلات بناتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں جنتیوں کے لئے اور جب وہ تسبیح اور استغفار اور اللہ کے ذکر اور قرأت قرآن میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم تعمیرات مکانات وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اللہ عزوجل کے ذکر کی برکت سے جب ملائکہ اللہ کے ذکر سے رک جاتے ہیں تو ہم تعمیرات سے رک جاتے ہیں (ماہ رمضان کے روزہ کی فضیلت) اور حدیث میں ہے کہ نہیں کوئی بندہ جو ماہ رمضان کے روزے رکھے مگر اللہ اس کا نکاح حورالعین سے کر دیتا ہے کشادہ سفید موتی کے خیمہ میں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حوریں خیموں میں بند ہیں اور ان میں ہر حور کے لئے ستر تخت ہیں سرخ یا قوت سے اور ہر تخت پر ستر بچھونے اور ان میں ہر حور کے لئے ہزار خدمت گار ہیں اور ہر خدمت گار کے پاس سونا ہے جو اس کے شوہر کو دیا جائے گا۔

مِثْلُ ذَلِكَ وَهَذَا كُلُّهُ "لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ سَوَى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ بَاب" فِي ذِكْرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْخَبْرَانِ وَرَأَى الصِّرَاطِ صَحَارَى فِيهَا أَشْجَارٌ طَيِّبَةٌ وَتَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ عَيْنَانِ مَاؤُهُمَا أَنْفَجَرَتْ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا عَنِ الْيَمِينِ وَالْأُخْرَى عَنِ الشِّمَالِ وَالْمُؤْمِنُونَ يُجَوِّزُونَ مِنَ الصِّرَاطِ وَقَدْ قَامُوا مِنَ الْقُبُورِ وَقَامُوا فِي الْحِسَابِ وَقَفُّوا فِي حَرِّ الشَّمْسِ فَيَجِيُونَ وَيَشْرَبُونَ مِنْ إِحْدَى الْعَيْنَيْنِ فَإِذَا أَبْلَغَ الْمَاءُ ضُدُورَهُمْ يَزُولُ مِنْهُ كُلُّ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ غِلٍّ وَخِيَانَةٍ وَحَسَدٍ وَإِذَا أَبْلَغَ الْمَاءُ فِي بُطُونِهِمْ يَزُولُ مِنْهُ كُلُّ مِنْهُ

كُلُّ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ قَدَرٍ وَدَمٍ وَبَوْلٍ فَيُظْهِرُ ظَاهِرُهُمْ وَبَاطِنُهُمْ ثُمَّ
يَجْبِيُونُ إِلَى حَوْضٍ آخَرَ فَيَغْسِلُونَ فِيهِ رُءُوسَهُمْ وَنَفُوسَهُمْ فَيَصِيرُ
وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتَلِينُ نَفُوسُهُمْ كَالْحَرِيرِ وَتَطْيَبُ
أَجْسَادُهُمْ كَالْمِسْكِ فَيَنْتَهَوْنَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَإِذَا رَأَى الْمَوْ
مِنُونَ لِلْجَنَّةِ حَلَقَةً مِّنْ يَّاقُوتَةٍ حُمْرَاءٍ فَيَضْرِبُونَهَا بِصَفْقَتِهِمْ فَيَسْمَعُ
مِنْهُ الطَّنِينُ فَلَبَّغَ كُلُّ حُورٍ إِنْ

اور یہ سب ہر اس کو عطا کیا جائے گا جو رمضان کے روزے رکھے سوائے اس کے جو
باقی نیک عمل کے لئے باب نمبر ۴۴ (اہل جنت کے بیان میں) حدیث میں
ہے کہ پل صراط کے پیچھے صحرائیں ہیں جس میں اشجار کثیرہ پاکیزہ ہیں اور ہر درخت
کے نیچے دو پانی کے چشمے ہیں۔ جو جنت سے جاری ہیں ایک جنت کے دائیں اور دوسرا
اس کے بائیں جانب سے اور مومنین گزرائیں گے صراط سے اور تحقیق کھڑے ہوئے
وہ قبروں سے اور کھڑے ہوئے وہ حساب میں اور رکے وہ سورج کی گرمی میں تو جب
وہ آئیں گے اور پیئیں گے وہ دو چشموں میں ایک سے پس جب پانی ان کے سینوں
تک پہنچے گا زائل ہو جائے گا سب جو اس میں کھوٹ خیانت اور حسد تھا اور جب پانی
ان کے پیٹوں میں پہنچے گا تو خارج ہو جائے گا سب جو اس میں فذر اور خون اور
پیشاب تھا پس پاک ہو جائے گا ان کا ظاہر و باطن پھر دوسرے چشمے کے پاس آئیں
گے تو اس میں اپنے سر اور بدن دھوئیں گے تو ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند
کی طرح روشن ہو جائیں گے اور بدن ان کے ریشم کی طرح اور ان کے اجساد کی خوشبو

کستوری کی مانند ہوگئی پھر جب وہ باب جنت کے پاس آئیں گے اور مومنین جب دیکھیں گے کہ جنت کے لئے سرخ یا قوت سے حلقہ ہے تو اسے وہ اپنی ہتھیلیوں سے ماریں گے پس اس حلقہ سے باریک آواز سنیں گے تو وہ آواز ہر حور کو پہنچے گی جس سے وہ جان لیگی کہ اس کا شوہر آیا ہے۔

زَوْجَهَا قَدْ أَقْبَلَ فَيُخْرِجُ الْحُورَ وَتُعَانِقُ زَوْجَهَا وَتَقُولُ لَهُ أَنْتَ حَبِيبِي وَأَنَا رَاضِيَةٌ عَنْكَ لَا أَسْخَطُ أَبَدًا وَيَدُ خُلُونِ فِي الْجَنَّةِ بَيْتَهُمَا وَكَانَ فِي الْبَيْتِ سَبْعُونَ سَرِيرًا وَعَلَى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ فِرَاشًا وَعَلَى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ زَوْجَةً وَعَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مِنْهَا سَاقِيهَا مِنْ وَرَاءِ الْحُلَلِ وَفِي الْخَبَرِ لَوْ أَنَّ شَعْرَةً مِنْ شَعْرَاتِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَا ضَاءَ تَأْهِلُ إِلَّا رُضِيَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ بَيْضَاءُ يَتَلَاوُ لَا يَنَامُ أَهْلُهَا وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا يَوْمٌ وَلَا لَيْلَةٌ وَلَا نَوْمٌ فِيهَا لِأَنَّ النَّوْمَ أَخُ الْمَوْتِ وَوَرَاءَ الْجَنَّةِ سَبْعُ حَوَائِطَ مُحِيطَةٌ "بِالْجَنَانِ كُلِّهَا فَالْأَوَّلُ مِنْ فِضَّةٍ وَالثَّانِي مِنْ ذَهَبٍ وَالثَّالِثُ مِنْ يَاقُوتٍ وَالرَّابِعُ مِنْ لَوْلُؤٍ وَالْخَامِسُ مِنْ دُرٍّ وَالسَّادِسُ مِنْ زَبَرٍ جَدٍ وَالسَّابِعُ مِنْ نُّورٍ يَتَلَاوُ وَمَا بَيْنَ كُلِّ حَائِطَيْنِ مَسِيرٌ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَأَمَّا أَهْلُ الْجَنَّةِ فَجُرَدٌ مُرْدٌ مَكْحُولُونَ وَلِلرِّجَالِ شَوَارِبُ خَضِرَاءُ وَهُوَ أَمْلَحُ مَا يَكُونُ عَلَى

تو حور نکل کر اپنے شوہر سے بغلگیر ہو گئی اور اسے کہے گی کہ تو میرا محبوب ہے اور میں تجھ سے خوش ہوں اور کبھی غصہ نہیں کروں گی اور وہ جنت میں اپنے گھر داخل ہو جائیں گے جس گھر میں ستر تخت اور ہر تخت پر ستر بچھونے اور ہر بچھونے پر ستر بیہیاں اور ہر بی بی پر ستر لباس اور ان کی پنڈلی کی چمک لباسوں سے پار دکھائی دے گی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر جنتی عورتوں کے بالوں سے ایک بال زمین پر گر جائے تو تمام زمین روشن ہو جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت سفید روشن ہے اور اہل جنت سوئیں گے نہیں اور نہ اس میں آفتاب و ماہتاب اور نہ رات و دن اور نہ اس میں نیند کیونکہ نیند موت کی بہن ہے اور جنت کے پیچھے سات دیواریں ہیں کہ سب جنتوں کا احاطہ کئے ہوئے ہیں پس پہلی دیوار چاندی سے ہے اور دوسری سونے سے اور تیسری یا قوت سے اور چوتھی مروارید سے اور پانچویں موتیوں سے اور چھٹی زبرجد سے اور ساتویں درخشاں نور سے اور ہر دو دیواروں کے درمیان پانچ سو سال چلنے کی راہ ہے اور ہر حال اہل جنت بے ریش سر میلی آنکھوں والے اور مردوں کے لئے ابروئیں ہوگی سبز رنگ کی اور وہ کلجی رنگ ہے جو کہ بے ریش کو ہوتی ہیں۔

الْأَمْرُ ذَلِكَ لَتَمَيَّزَ الرَّجَالُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَكُونُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَنْقَلِبُ كُلُّ حُلَّةٍ فِي كُلِّ سَاعَةٍ سَبْعُونَ لَوْناً وَيَرَى وَجْهَهُ وَجْهَهُ فِي وَجْهَهَا وَصَدْرَهَا وَصَاقِئَهَا وَتَرَى وَجْهَهَا فِي وَجْهِهِ وَصَدْرَهُ وَصَاقِئَهُ وَلَا يَبْزُقُونَ وَلَا يَمْخِطُونَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ شَعْرٌ إِلَّا

بَطِّ وَالْعَبَانَةِ إِلَّا الْحَاجَبِينَ وَشَعْرُ الرَّاسِ وَالْعَيْنِ ثُمَّ يَزْدَادُونَ كُلَّ
يَوْمٍ جَمَالًا وَحُسْنًا كَمَا يَزْدَادُونَ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ مَا فِي الدُّنْيَا وَيُعْطَى
لِلرَّجُلِ قُوَّةُ مِائَةِ رَجُلٍ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجَمَاعِ وَيُجَامِعُونَ
كَمَا يُجَامِعُ أَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الْحَقْبَاءُ وَالْحَقَبُ ثَمَانُونَ
سَنَةً وَلَا نَمْلَ وَلَا قَمْلَةَ عَلَى ذَلِكَ الْفَرَّاشِ فَإِذَا جَامَعَ فِي كُلِّ يَوْمٍ
وَجَدَهَا عَذْرَاءً وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا سَمِعَ مِثْلَهَا فِي الْحُسْنِ وَ عَنْ
عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ
شَجَرَةً تَخْرُجُ أَغْلَاهَا الْحُلَلُ وَمِنْ أَسْفَلِهَا الْخَيْلُ ذَوَاتُ أَجْنِحَةٍ

اور یہ سبز ابرو عورتوں سے مردوں کے امتیاز کے لئے ہیں اور نبی کریم ﷺ سے حدیث
مبارکہ میں آیا ہے کہ بلاشبہ اہل جنت میں ہر ایک پر ستر لباس ہونگے اور ہر لباس ہر
گھڑی رنگ بدلے گا اور شوہر اپنا چہرہ اس کے چہرہ اور سینے اور پنڈلیوں میں دیکھے گا
اور زوجہ اپنا چہرہ شوہر کے چہرے اور سینے اور پنڈلیوں میں دیکھے گی اور نہ جنتیوں کو آب
وہن آئے اور نہ آب ناک اور نہ ان کی بغلوں کے بال اور نہ زیر ناف بال سوائے ابرو
اور سر کے اور آنکھوں کے بالوں کے پھر ہر دن ان کا حسن و جمال بڑھتا رہے گا جس
طرح کہ زیادہ ہوتے ہیں ہر دن دنیا میں اور ہر جنتی کو دنیا کے سو مردوں کے برابر قوت
دی جائے گی کھانے پینے اور جماع کرنے میں اور جنتی بیویوں سے جماع کریں گے
جیسے کہ اہل دنیا عورتوں سے جماع کرتے ہیں ایک ہفتہ اور ایک سال کا ہوگا
اور اس بستر پر نہ چوٹی اور نہ جوں ہوگی جب ہر دن اس سے جماع کرے گا اسے

کنواری پائے گا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حور کی مثل حسن کبھی نہیں سنا گیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کے بالائی حصہ میں حلہ جات اور زیرین حصہ سے پروں والے گھوڑے اور ان کی زینیں مرصع ہیں موتیوں اور یاقوت سے

سُرْجُهَا مُرْصَعَةٌ مَّكَلَّةٌ بِالْذَّرِّ وَالْيَاقُوتِ وَلَا تَرُوثُ وَلَا تَبُولُ فَيَرْكَبُ عَلَيْهَا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ فَتَطِيرُ بِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الَّذِينَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ يَا رَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادَكَ هَوْلًا بِهَذِهِ الْكَرَامَةِ يَقُولُ لَهُمْ أَنْكُمْ كُنْتُمْ تَنَامُونَ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَكَانُوا يَصُومُونَ وَأَنْتُمْ تَفْطُرُونَ وَأَنْهُمْ كَانُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ وَأَنْتُمْ تُمْسِكُونَ وَتَبْخَلُونَ وَكَانُوا يُجَاهِدُونَ وَأَنْتُمْ تَجْبَنُونَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً لَوْ يُسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَنَظِيرُهُ فِي الدُّنْيَا الْوَقْتُ الَّذِي قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوبِهَا إِلَى أَنْ يَدْخَلَ سَوَادُ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ يَعْنِي قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوبِهَا وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَنْبُكُمْ سَاعَةٌ هِيَ أَشْبَهُ بِسَاعَاتِ الْجَنَّةِ وَهِيَ السَّاعَةُ الَّتِي قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوبِ ظِلِّهَا دَائِمٌ

تو نہ وہ گھوڑے لہیدہ کریں گے اور نہ پیشاب پس ان پر اولیاء اللہ سوار ہونگے تو وہ انہیں

ایک جنت میں اڑیں گے پس کہیں گے وہ جوان سے نیچے ہونگے اے پروردگار کس سبب سے تیرے ان بندوں نے یہ کرامت پائی اللہ فرمائے گا تحقیق تم سوتے تھے اور وہ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے تھے اور پیتے تھے اور بے شک وہ اپنے مال خرچ کرتے تھے اور تم روکے رکھتے اور بخل کرتے تھے اور وہ جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی کرتے تھے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا جنت میں درخت ہے کہ اگر سوار اس کے سایہ میں سو سال بھی سیر کرتا رہے پھر بھی اس کا سایہ عبور نہ کر پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سایہ پھیلا ہوا ہے اور اس کی مثال دنیا میں وہ وقت جو طلوع آفتاب سے پہلے رات کی سیاہی آنے تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا آپ نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے سایہ کس طرح پھیلا دیا یعنی طلوع آفتاب سے پہلے اور اس کے غروب کے بعد۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ کیا میں تمہیں وہ وقت نہ بتاؤں جو جنت کے وقتوں کے مشابہ ہے اور وہ وقت طلوع آفتاب سے پہلے کا اور اس کے غروب سے بعد کا کہ اس وقت میں سایہ مسلسل ہوتا ہے۔

وَرَاحَتُهَا بِاسِطَةٍ“ وَبَرَكَتُهَا كَثِيرَةٌ“ وَرَوَىٰ أَيْضًا أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً“ ثَمَرُهَا أَلْبَنُ مِنَ الزَّبَدِ وَأَحْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَلَا يَأْكُلُهَا إِلَّا الْمُصَلُّونَ“ بَاب“ فِي ذِكْرِ حُورِ الْعَيْنِ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ وَجْهَ الْحُورِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلْوَانٍ أَبْيَضَ وَأَخْضَرَ وَأَصْفَرَ وَأَحْمَرَ وَخَلَقَ بَدَنَهَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَالْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ وَالْكَافُورِ وَخَلَقَ شَعُورَ هُنَّ مِنْ

میں دس انگوٹھیاں اور اس کے پاؤں میں دس پازیریاں جواہرات اور موتیوں سے ہونگی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ فِي الْجَنَّةِ حُورًا يُقَالُ لَهَا لُعْبَةٌ خَلَقَهَا اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ
مِنَ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ وَالْعَنْبَرِ وَالزَّاعْفُرَانِ وَغُجْنَتْ طِينُهَا بِمَاءِ
الْحَيَوَانِ وَجَمِيعِ الْحُورِ آءٍ لَهَا عُشَاقٌ وَلَوْ بَرَقَتْ فِي الْبَحْرِ بَرْقَةٌ
لَعَذِبَ مَاءُ الْبَحْرِ مِنْ رَيْقِهَا مَكْتُوبٌ عَلَى صَدْرِهَا مَنْ أَحَبَّ أَنْ
يَكُونَ لَهُ مِثْلِي فَلْيَعْمَلْ بِطَاعَةِ رَبِّي وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ
جَنَاتِ عَدْنٍ دَعَا جِبْرَائِيلَ وَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ وَانْظُرْ إِلَى مَا ذَا خَلَقْتُ
لِعِبَادِي وَأُولِيَائِي فَذَهَبَ جِبْرَائِيلُ وَطَافَ فِي ذَلِكَ الْجَنَانِ
فَاشْرَفَتْ إِلَيْهِ جَارِيَةٌ مِنْ حُورِ الْعَيْنِ مِنْ بَعْضِ تِلْكَ الْقُصُورِ
وَتَبَسَّمتُ إِلَى جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَارَتْ جَنَاتُ عَدْنٍ مِنْ ضَوْءِ
ثَنَائِهَا مَنْوَرَةٌ فَخَرَّ جِبْرَائِيلُ سَاجِدًا رَبَّهُ وَظَنَّ أَنَّهُ مِنْ نُورِ رَبِّ الْعِزَّةِ
فَنَادَتْ الْجَارِيَةُ يَا أَمِينَ اللَّهُ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک جنت میں حور ہے۔ اسے لعبہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے چار چیزوں سے پیدا کیا ہے کستوری و کافور و عنبر اور زعفران سے اور اس کی مٹی آنحیات سے خمیرہ کی گئی ہے اور تمام حوریں اس کی عشاق ہیں اور اگر وہ سمندر

میں تھوک ڈال دے تو اس کی تھوک سے سمندر کا سب پانی میٹھا ہو جائے اس کے سینہ پر لکھا ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اس کے پاس میری مثل ہو پس اسے چاہیے کہ اپنے رب کی فرمانبرداری کرے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب جنت عدن کو پیدا کیا تو جبریل کو بلایا اور اسے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھو جو میں نے نیک بندوں اور اپنے ولیوں کے لئے پیدا کیا پس جبریل گئے اور اس جنت میں گھومے تو جنتی محلات سے حورالعین میں سے ایک نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو سب جنت عدن اس کے دانتوں کی روشنی سے روشن ہو گئی پس جبریل علیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے اور گمان کیا کہ یہ نور رب العزت کے نور سے ہے تب حور نے آواز دی کہ اے اللہ کے امین اپنا سر اٹھا پھر جبریل نے اپنا سر اٹھایا۔

وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ فَنَادَتْ الْجَارِيَةُ يَا أَمِينَ اللَّهُ اتَّذَرْتَنِي لِمَنْ خُلِقْتُ قَالَ لَا فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنِي لِمَنْ أَثَرُ رِضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى هَوَا نَفْسِهِ وَعَلَى هَذَا جَاءَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ مَلَكَةً يَبْنُونَ قَصْرًا لَبَنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةً مِنْ فِضَّةٍ وَيَبْنُونَ كَذَلِكَ فَإِذَا قُومُوا عَنْ لَبْنَاءَ فَقُلْتُ لَهُمْ لِمَ كَفَفْتُمْ عَنِ الْبِنَاءِ قَالُوا قَدْ تَمَّتْ نَفَقَتُنَا قُلْتُ مَا نَفَقَتُكُمْ قَالُوا أَنَّ صَاحِبَ الْقَصْرِ يَذْكُرُ اللَّهَ تَعَالَى فَلَمَّا كَفَّ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ كَفَفْنَا عَنْ بِنَائِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِذَا أَكَلَ وَلِيُّ اللَّهِ مِنْ قَوْمِ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ يَشْتَاقُ إِلَى الطَّعَامِ فَيَأْمُرُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُقَدِّمُوا صُحُفَةً إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَأْتُونَ بِسَبْعِينَ أَلْفَ وَصِيفٍ أَلْفَ مَائِدَةٍ مِنْ دُرٍّ

يَا قُوتٍ وَعَلَى كُلِّ مَائِدَةٍ أَلْفُ صَحْفَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا

اور اس کی طرف دیکھا اور کہا پاکی ہے اس ذات کو جس نے تجھے پیدا کیا تو حور نے کہا
اے اللہ کے امین کیا آپ جانتے ہیں کہ میں کس کے لئے پیدا کی گئی جبرائیل علیہ
اسلام نے کہا نہیں پس حور بولی بے شک اللہ نے مجھے اس شخص کے لئے پیدا کیا جس
نے اپنی نفسانی خواہشوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو اختیار کیا اور اسی بناء پر نبی ﷺ سے
حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ فرمایا میں نے جنت میں ملائکہ کو محلات بناتے دیکھا کہ
سونے کی اینٹ کے ساتھ چاندی کی اینٹ لگاتے ہیں اور ایسے ہی وہ بناتے رہے پس
اچانک تعمیر سے رک گئے تو میں نے انہیں کہا تم تعمیر سے کیوں رکے وہ بولے ہمارا
خرچہ ختم ہو گیا ہے میں نے ان سے پوچھا تمہارا کیا خرچہ ہے وہ بولے بے شک
صاحب محل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا تھا جب وہ اللہ کے ذکر سے رکا تو ہم اس کی تعمیر سے
رک گئے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ کا ولی اپنی تمنا بھر جنتی
میوے کھائے گا اور پھر طعام کا مشتاق ہوگا تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کے سامنے
کھانا پیش کرو تو اس کے پاس ستر ہزار خدمتگارانہیں گے اور ہر خدمت گار کے پاس
ستر ہزار دسترخوان ہونگے۔ موتی اور یاقوت سے اور ہر دسترخوان پر ایک ہزار سونے
کے بڑے پیالے ہونگے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان پر سونے کے پیالوں اور
جاموں کا دور چلے گا اور اس میں ملیگا جو تمہارا جی چاہے اور آنکھیں لذت پائیں۔

تَشْتَهِيهِ إِلَّا نَفْسُ وَتَلَذُّ إِلَّا عَيْنٌ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَفِي كُلِّ صَحْفَةٍ
سَبْعُونَ أَلْفَ لَوْنٍ مِّنَ الطَّعَامِ لَمْ تَنْلُهُ النَّارُ وَلَمْ يَطْبَخْهُ الطَّبَّاخُ
وَلَمْ يَغْلِ فِي قِدْرِ نَحَاسٍ وَلَا غَيْرِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ بَلَا تَعَبٍ فَيَأْكُلُ وَلِيُّ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تِلْكَ الصَّحَافِ مَا
يَشَاءُ وَزَوْجَتُهُ مَعَهُ فَإِذَا شَبَعَا تَنَزَّلُ طُيُورٌ مِّنْ طُيُورِ جَنَّةٍ عَظُمَتِهَا

كَعْظَمِ الْبُخْتِ فَتَقْفُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ عَلَى رَأْسِ وَلِيِّ اللَّهِ تَعَالَى وَتَقُولُ
 كُلُّ لَحْمٍ طَرِيًّا يَا وَلِيُّ اللَّهِ أَنَا طَائِرٌ " كَذَا وَكَذَا وَشَرَبْتُ مِنْ مَاءِ
 السَّلْسَبِيلِ وَالْكَافُورِ كَذَا وَكَذَا وَارْتَعْتُ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَأَكَلْتُ
 مِنْهَا فَيَشْتَاقُ وَلِيُّ اللَّهِ إِلَى تِلْكَ الطُّيُورِ فَيَأْمُرُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا أَنْ
 يَقَعَ عَلَى الْمَائِدَةِ مِنْ أَيْ لَوْنٍ شَاءَ فَيَكُونُ مَشْوِيَةً فَيَأْكُلُ وَلِيُّ اللَّهِ
 مَا شَاءَ مِنْ لَحُومِهَا ثُمَّ يَرْجِعُ الطَّاهِرُ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَنْفَدُ طَعَامُ
 الْجَنَّةِ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهَا لَا يَنْقُصُ شَيْءٌ " وَنَظِيرُهُ فِي الدُّنْيَا الْقُرْآنُ
 يَتَعَلَّمُهُ النَّاسُ وَ

اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور پیالہ میں ستر ہزار ہزار رنگ کا کھانا ہوگا جیسے نہ آگ
 نے چھو ہا اور نہ باورچی نے پکایا اور نہ تانبے وغیرہ کی دیگ میں جوش دلایا لیکن اللہ
 تعالیٰ نے اسے فرمایا ہو جا تو وہ بلا مشقت ہو گیا۔ پس اللہ کا ولی ان پیالوں سے جو
 چاہے کھائے گا اور اس کی زوجہ بھی اس کے ساتھ تو جب دونوں سیر ہو جائیں گے پرندے
 اتریں گے جنتی پرندوں سے ان کا عظیم اونٹ کے عظیم کے برابر ہوگا پس وہ اپنے پروں
 کے ساتھ ولی اللہ کے سر پر ٹھہر جائیں گے اور ہر پرندہ کہے گا اے اللہ کے ولی میرا تازہ
 گوشت کھا کہ میں ایسا ایسا پرندہ ہوں اور میں نے سلسبیل کے چشمہ اور کافور سے پانی
 پیا ہے اور میں جنت کے باغوں سے " اور اس سے کھایا ہے پس اللہ کا ولی کھانے کا
 مشتاق ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے حکم دیگا کہ واقع ہو ان کے دسترخوان پر کہ جس قسم و رنگ
 میں وہ چاہتا ہے پس وہ ہو جائے گا بھنا ہوا تو اللہ کا ولی جس قدر چاہے گا اس کا گوشت
 کھائے گا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ پرندہ لوٹ جائے گا اور جنتی کھانا ختم نہ ہوگا
 اگرچہ اس میں سے کوئی جتنا چاہے کھائے اس سے کچھ کم نہ ہوگا اور اس کی مثال دنیا
 میں قرآن ہے کہ لوگ اسے سیکھتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔

يَعْلَمُونَ الْغَيْرَ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْءٌ " وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ
وَيَتَفَكَّهُونَ لَذَّةً ثُمَّ يَصِيرُ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ رِيحًا كَرِيمًا الْمِسْكِ
وَالْكَافُورِ وَنَظِيرُهُ" فِي الدُّنْيَا أَلْوَدُ فِي بَطْنِ الْأُمِّ لَا يَبُولُ وَلَا يَتَغَوَّطُ
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ.

اور وہ اپنے حال پر ہے کہ اس سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
شک اہل جنت کھائیں اور پیئیں گے اور برائے لذت میوے کھائیں گے پھر ان کا
کھانا پینا خوشبو ہو جائے گا کستوری کی خوشبو کے مانند اور اس کی مثال دنیا میں ماں
پیٹ میں بچہ ہے کہ وہ پیشاب کرے اور نہ پاخانہ اے خدا ہمیں بھی بطفیل نبی کریم
ﷺ اور آپ کی آل پاک کے صدقے عطا فرما آمین والحمد للہ رب العالمین
بفضلہ تعالیٰ کتاب مستطاب دقائق الاخبار للامام ابوالحامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا
اردو ترجمہ قرۃ الأبصار اختتام کو پہنچا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
بِحُرْمَةِ رَسُولِكَ الْكَرِيمِ الْأَمِينِ

تاریخ اختتام ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق یکم مارچ ۲۰۱۱ء بروز جمعہ المبارک

فقیر محمد محبت علی قادری

ترغیب الازکار

المعروف بہ

فضائل ذکر

تصنیف

عبدِ مصطفیٰ غلام رضا محمد محبت علی قادری

ازندام سید السادات زند الصلحا پیر طریقت ربہ شریعت

سید اعجاز علی شاہ گیلانی

زیب سجادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ

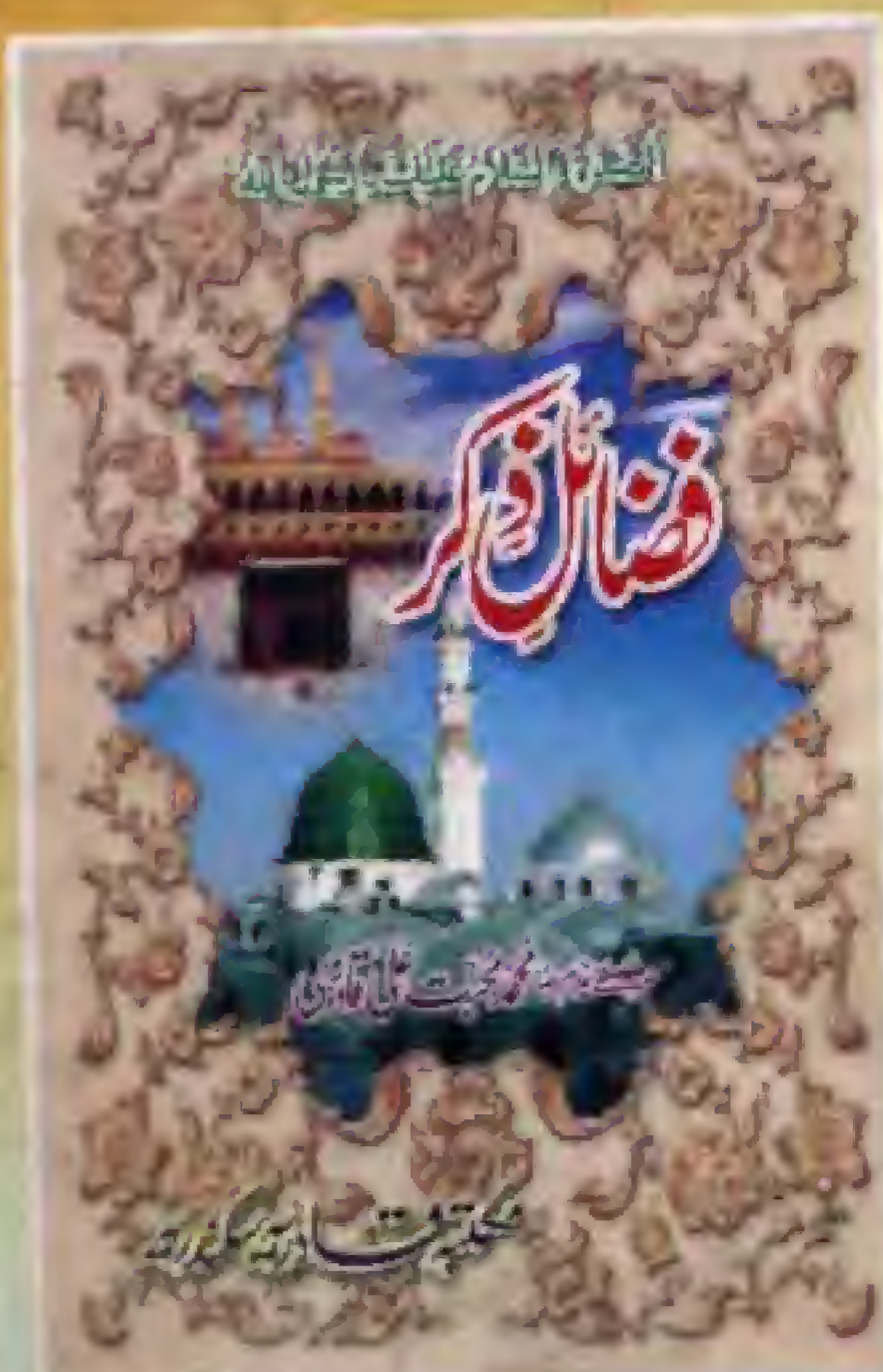
ناشر:

مکتبہ تادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ، لاہور

marfat.com

مصنف کی دیگر تصانیف



الکُوبَةُ الشَّهَابِيَّةُ

غیر مقلد وہابیہ کے رد میں ایک مسکت تحریر

الدَّلَائِلُ الْقَاطِعَةُ

غیر مقلدوں کی طرف سے اہل سنت پر اعتراضات کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الرَّيْحَانَيْنِ

امام کے پیچھے قرأت اور رفع یدین کی مخالفت کا ثبوت

مکتبہ روبرہ سکندریہ

ملنے کا پتہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور